اشرف الانشاء

اردو شرح

معلّم الانشاء

جلد دوم

مترجم وشارح

مولانا ابو حمزہ محمد شریف

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

اشرف الانشاء

اردو شرح

معلّم الانشاء

جلد دوم

مترجم وشارح

مولانا ابو حمزہ محمد شریف

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ھیں

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... اشرف الانشاء اردو شرح معلم الانشاء (جلد دوم)

مترجم وشارح: .... مولانا ابوحمزہ محمد شریف

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (پہلا سبق) (مبتداء کی خبر جملہ وشبہ جملہ کی صورت میں)	۷
(اَلْقِطَارُ وَالطَّائِرَةُ) (ریل اور ہوائی جہاز)	۲۹
اَلدَّرْسُ الثَّانِی (دوسرا سبق) (مضاف اور مضاف الیه کی صفت)	۳۱
مَصِیْرُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ الْعَرَبِیَّةِ (هندوستان کے مدارس عربیه کی حالت زار)	۴۰
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (تیسرا سبق)	۴۴
(وَصْفُ الْمَحَطَّةِ) (پلیٹ فارم کا آنکھوں دیکھا حال)	۵۱
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ (مَفَاعِیْلُ خَمْسَةٍ)	۶۵
اَلدَّرْسُ الخَامِسُ (مفعول له)	۸۰
اَلدَّرْسُ السَّادِسُ مفعول فیه (ظرف زمان و ظرف مکان)	۸۷
(ایک معلوماتی سفر) رِحْلَةٌ مَدْرَسِیَّةٌ	۹۵
اَلدَّرْسُ السَّابِعُ (حال)	۱۰۰
مُبَارَاةٌ فِی کُرَةِ الْقَدَمِ (فٹ بال میچ)	۱۱۶
مُسَابَقَةٌ فِی الْخِطَابَةِ (تقریری مقابله)	۱۲۲
اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ (آٹھواں سبق) (ممیّز)	۱۲۶
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (عدد وصفی و سنین)	۱۳۹
اَلشَّیْخُ الْاِمَامُ ابْنُ تَیْمِیَّةَ (ابن بطوطه)	۱۴۳

سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	۱۴۶
مُجَدِّدُ الْفِ الثَّانِیؒ	۱۵۳
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ (دسواں سبق)	۱۵۷
اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ تَمْرِيْنَاتٍ عَامَّةٍ (دوسرا باب عام مشقوں کے بیان میں)	۱۶۳
(فِي الصَّحْرَاءِ) صحرا میں (سفر)	۱۶۸
(فِي الطَّرِيْقِ اِلَى مِصْرَ) (راہ مصر پر)	۱۷۰
(طائف سے مکہ کی طرف سفر) مِنَ الطَّائِفِ اِلٰى مَكَّةَ	۱۷۳
فِي كَبِدِ السَّمَآءِ	۱۷۶
عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ (پانی کی سطح پر سفر)	۱۸۰
اَلدَّفِيْنُ الصَّغِيْرُ۔ (کم سن میت)	۱۸۳
اَلْإِمَامَانِ الشَّهِيْدَانِ (ا) دوشہید امام	۱۹۰
رِسَالَةُ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِی (اسلامی دنیا کا پیغام)	۱۹۲
نِظَامُ الْحَيَاةِ الْإِسْلَامِيِّ (اسلام کا نظام زندگی)	۱۹۶
اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْإِنْشَاءِ (تیسرا باب انشاء کے باب میں)	۱۹۹
وَصْفُ حَادِثَةِ اصْطِدَامٍ (ایک ایکسیڈنٹ کا واقعہ)	۲۱۱
(اَلْحَادِثَةُ	۲۱۳
حُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ (والدین کے حقوق)	۲۱۴
صِفِ الْفِيْلَ وَبَيِّنْ فَوَائِدَهُ (ھاتھی کی خوبیاں اور اس کے فوائد کو بیان کریں)	۲۱۸
اَلْبَقَرَةُ وَفَوَائِدُهَا	۲۲۰

صِفِ السَّيَّارَةَ وَتَحَدَّثْ عَنْ فَوَائِدِهَا وَمَضَارِهَا (گاڑی کا ذکر کریں اور اس کے فوائد اور نقصانات کو بیان کریں)	۲۲۱
اُكْتُبْ عَنِ الْمِذْيَاعِ (اَلرَّادِيُوْ) "اَلْمِذْيَاعُ" (اَلرَّادِيُوْ) (ریڈیو)	۲۲۴
حضرت عمر ابن خطابؓ کی سیرت کا ذکر	۲۲۵
اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الرَّسَائِلِ (چوتھا باب خطوط کے متعلق)	۲۳۶
اُكْتُبْ رِسَالَةً لِاَخِيْكَ التِّلْمِيْذِ	۲۳۸
رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة	۲۴۱
اَلرِّسَالَةُ اِلَى الْخَالِ (ماموں یا خالو کی طرف خط)	۲۴۴
رِسَالَةُ صَدِيْقٍ فِي الْاِعْتِذَارِ (دوست کے نام عذر پیش کرنے کا خط)	۲۴۵
تَهْنِئَةُ مَرِيْضٍ عُوْفِيَ (مریض کو صحت یاب ہو جانے پر مبارکباد دیں)	۲۴۹
اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى صَدِيْقِكَ (تَهْنِئَةُ بِنَجَاحِهِ فِي الْاِمْتِحَانِ) (اپنے دوست کی طرف خط لکھئے جس میں اس کو امتحان)	۲۵۱
تَعْزِيَةُ صَدِيْقٍ مَاتَ وَالِدُهُ (اپنے دوست کو والد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا خط لکھیں)	۲۵۳
رِسَالَةُ شُكْرٍ	۲۵۶
اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ اِسْلَامِيَّةٍ (ایک عربی اسلامی رسالے کے مدیر (ایڈیٹر) کی طرف خط لکھیں)	۲۵۹
اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ اِسْلَامِيَّةٍ تُرِيْدُ الْاِشْتِرَاكَ فِيْهَا	۲۶۲

رِسَالَةٌ اِلٰی عَالِمٍ جَلِیْلٍ وَ بَاحِثٍ اِسْلَامِیٍّ (ایک جلیل القدر اور مفکر اسلام عالم کی طرف خط)	٢٦٦
رِسَالَةُ تِلْمِیْذٍ اِلٰی نَاظِرِ الْمَدْرَسَةِ یَرْجُوْ فِیْهَا مَنْحَةَ الْمَجَانِیَةِ (ایک طالب علم کا ایک مدرسے کے نگران کی طرف خط)	٢٧٠
اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ مَوْضُوْعَاتٍ بِعَنَاصِرِهَا (پانچواں باب ایسے موضوعات کے بارے میں جن کے اجزاء مذکور هیں)	٢٧۴
وَصْفُ سَفَرٍ بِالْقِطَارِ (ریل گاڑی کے ذریعے سفر کا حال)	٢٧٦
اَلذَّیْلُ (ضمیمه)	٢٩٠

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ (پہلا باب)

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (پہلا سبق)

(مبتداء کی خبر جملہ وشبہ جملہ کی صورت میں)

پہلے حصے میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی مبتداء کی خبر آتے ہیں۔ مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی۔ اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں۔ ذیل کی مثالیں پڑھئے اور تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ جمع میں مبتداء وخبر کے مطابق پر غور کیجئے۔

(۱) اَلْمِصْبَاحُ ضَوْءُهٗ شَدِيْدٌ چراغ اس کی روشنی تیز ہے۔	(۲) اَلْبِنْتُ خِمَارُهَا جَمِيْلٌ لڑکی اس کا دوپٹہ خوبصورت ہے۔
(۲) اَلنَّجْمَانِ ضَوْؤُهُمَا شَدِيْدٌ دو ستارے ان دونوں کی روشنی تیز ہے	(۲) اَلْبِنْتَانِ اَبُوْهُمَا ضَعِيْفٌ دو لڑکیاں ان دونوں کا باپ کمزور ہے
(۳) اَلرِّجَالُ كَسْبُهُمْ حَلَالٌ لوگ ان کی روزی حلال ہے۔	(۳) اَلْبَنَاتُ مَلَابِسُهُنَّ نَظِيْفَةٌ لڑکیاں ان کے لباس صاف ستھرے ہیں

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح مبتداء کے لحاظ سے ضمیر بدلتی ہے۔ اسی طرح جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی مبتداء کے مطابق (واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی) ضمیر ہی بدلی ہے۔

پہلی مثال میں اَلْمِصْبَاحُ مبتداء ہے اور ضَوْؤُهٗ شَدِيْدٌ پورا جملہ اَلْمِصْبَاحُ

کی خبر ہے ضوؤہ میں ہٗ کی ضمیر اَلْمِصْبَاحُ کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ اس سلسلے میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ اَلْمُهَذَّبُ اَصْدِقَاؤُهٗ كَثِيْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیرون کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے مبتداء اَصْدِقَاء کے لحاظ سے ہے۔ رہا المهذب تو اس کے لئے اصدقاء ہ میں ہٗ واحد ہی کی ضمیر ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبہ جملہ:

شبہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصے میں بتایا جا چکا ہے جار مجرور اور ظرفُ زمان اور ظرف مکان ہے جارو مجرور کی مثال جیسے اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ ظرف زمان کی مثال جیسے اَلرَّاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ اور ظرف مکان کی مثال جیسے اَلسَّاعَةُ تَحْتَ الْوِسَادَةِ۔

حروف جارہ کی پہلی بحث حصہ میں گزر چکی ہے۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا۔ عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے) بَعْدُ (بعد میں) فوقَ (اوپر) تحت (نیچے)، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے) خلف، وَرَاءَ (پیچھے) إِزاءَ، حِذَاءَ (سامنے بالمقابل) تِلْقاءَ، تِجَاهَ (سامنے بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ

فائدہ:

(۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔

(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَیْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَامَ میں نسبت کا تکرار ہو جاتا ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لیے کرائی جا رہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں۔ ورنہ اردو اَلْمِصْبَاحُ ضَوْءُهٗ شَدِیْدٌ اور ضَوْءُ الْمِصْبَاحِ شَدِیْدٌ کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱) (مشق نمبر ۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ

کبوتری پیڑ پر ہے

(۲) اَلسَّبُّوْرَةُ قُدَّامَ التَّلَامِیْذِ

تختہ سیاہ شاگردوں کے سامنے ہے۔

(۳) اَلْمُنْتَزَهُ اَمَامَ الْبَیْتِ

سیر گاہ (پارک) گھر کے مقابل ہے۔

(۴) اَلْقَنْطَرَةُ فَوْقَ الْبَحْرِ

پل دریا کے اوپر ہے

(۵) اَلْعَنْدَلِیْبُ مِنْ طُیُوْرِ الْغُرْدِ

(۶) قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِیْ فِیْهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِیْ قَلْبِهٖ

بے وقوف کا دل اس کے منہ میں اور عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے

(۷) سَلَامَةُ الْمَرْءِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ

انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت کرنے میں ہے۔

(۸) اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

بہشت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

(۹) اَلْعَفْوُ بَعْدَ الْمُقْدَّرَةِ

معافی (حقیقت میں) قدرت (کنٹرول) پالینے کے بعد ہے۔

(۱۰) اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

حیاء ایمان (کا جز) سے ہے۔

(۱۱) یَدُاللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ

اللہ کا دست مبارک جماعت پر ہے۔

(۱۲) اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۱۳) اَلْغَلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

خیانت کا مال جہنم کی آگ سے ہے۔

(۱۴) اَلنِّیَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الجاهِلِیَّةِ

نوحہ کرنا (بین کرنا) جاہلیت کے عمل سے ہے

(۱۵) اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ كِلَاهُمَا فِی النَّارِ

رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

(۱۶) وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْهِ

اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲) (مشق نمبر۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) تکیہ چار پائی پر ہے۔

اَلزَّاوِيَةُ اَلْوِسَادَةُ عَلَى السَّرِيْرِ

(۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے۔

اَلْقَلَمُ فِي جِيْبِ الْقَمِيْصِ

(۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں۔

اَلْكُتُبُ فِي الصُّوَانَاتِ/ الْخِزَانَاتِ

(۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں۔

اَلْاَوْلَادُ فِي مَيْدَانِ اللَّعْبِ

(۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے۔

اَلْاِخْتِبَارُ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ

(۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں۔

اَلْاَسَاتِذَةُ فِي اِيْوَانِ الْاِخْتِبَارِ

(۷) تاج محل آگرہ میں ہے۔

اَلْمَحَلُّ التَّاجُ فِي الْآكِرَةِ

(۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے۔

اَلْحِصْنُ الْاَحْمَرُ تِلْقَاءَ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

(۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے۔

بَيْتُ الْمَقْدَسِ فِي فِلَسْطِيْنَ

(۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے۔

اَلْجَامِعَةُ الْاَزْهَرَ فِی مِصْرَ

(۱۱) مصلّٰی شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے۔

اَلْمُصَلَّی الشَّافِعِیُّ فَوْقَ بِئْرِ زَمْزَمَ

(۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے۔

اَلْمِیْنَاءُ تِجَاهَ الْمَحَطَّةِ

(۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے۔

قُطُبُ مِیْنَار فی الدِّهْلِیِّ

(۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں۔

اَلْاَجِیْرُوْنَ عَلٰی سَقْفِ الْبَیْتِ

(۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے۔

طَمَانِیْنَةُ الْقَلْبِ فِی ذِکْرِ اللّٰهِ

(۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے۔

اَمْنُ الْعَالِمَ فِی نِظَامِ الْاِسْلَامِ

اَلتَّمْرِیْنُ (مشق نمبر ۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اِنَّ الْاَمْرَ بِیَدِ اللّٰهِ

بے شک حکم (فیصلہ) اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) اِنَّ الْحُکْمَ بَعْدَ التَّجْرِبَةِ

بے شک فیصلہ کی صلاحیت (قوت) تجربہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

(۳) لَعَلَّ الْمِبْرَاةَ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ

شاید پنسل تراش میز پر ہے۔

(۴) كَانَ الْحَارِسُ خَلْفَ الْبَابِ

پہرہ دینے والا دروازے کے پیچھے تھا۔

(۵) لَيْتَ مَحْمُوْدًا فِي الْمَنْزِلِ

کاش محمود مکان میں ہوتا۔

(۶) اَصْبَحَ الطَّلُّ فَوْقَ الْاَزْهَارِ

پھولوں پر شبنم پڑ گئی۔

(۷) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي ظِلَالٍ وَّعُيُوْنٍ

بے شک بچنے والے (پرہیزگار) سایوں اور چشموں میں ہونگے۔

(۸) اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بے شک گرمی کا سخت ہونا جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔

(۹) صَارَ الْكَسْلَانُ فِي حَيْرَةٍ

سست آدمی حیران رہ گیا۔

(۱۰) لَعَلَّ السَّجِيْنَ مِنَ الْاَبْرِيَاءِ

شاید کہ قیدی بے جرم لوگوں میں سے ہے۔

(۱۱) اِنَّ الْقَلْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

بے شک دل رحمٰن ذات کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

(۱۲) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ

بے شک انسان نقصان میں ہے۔

(۱۳) مَازَالَ الْكَسْلَانُ فِي تَرَدُّدٍ وَّ تَمَنٍّ

سست آدمی سوچ و بچار اور تمنا (خواہش) میں رہا۔

(۱۴) اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

بے شک صبر پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔

(۱۵) اِنَّكَ فِي وَادٍ وَانَا فِي وَادٍ

ایک وادی میں تم ہو اور دوسری وادی میں میں ہوں۔

(۱۶) اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (مشق نمبر ۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔

لَعَلَّ مَحْمُوْدًا فِي الْمُسْتَشْفٰى

(۲) کاش تمہارے والد گھر پر (میں) ہوں۔

لَيْتَ اَبَاكَ فِي الْبَيْتِ

(۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

اِنَّ الْكَذِبَ مِنَ الْكَبَائِرِ

(۴) بلاشبہ کامیابی محنت اور کام کرنے میں ہے۔

اِنَّ الْفَوْزَ مِنَ الْجُهْدِ وَالْعَمَلِ

(۵) فی الواقع محرومی، سستی و کاہلی میں ہے۔

اِنَّ الْحِرْمَانَ فِي التَّكَاسُلِ وَالتَّغَافُلِ

(۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

اِنَّ اَنْفُسَنَا بِيَدِ اللّٰهِ

(۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اِنَّ الْعَالَمَ كُلَّهٗ فِي قَبْضَتِهٖ

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔

كَانَ النَّاسُ قَبْلَ بِعْثَةِ النَّبِيِّ فِي ضَلَالَاتٍ

(۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط وتفریط میں ہیں۔

اِنَّ النَّاسَ فِي الْاِ فْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ

(۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

اِنَّ الْحَقَّ بَيْنَهُمَا

(۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔

اَلْاُوْرُبَّا مَعَ عِلْمِهَا وَصَنَاعَتِهَا فِي الظُّلُمَاتِ

(۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے۔ لیکن اللہ ہمارے ساتھ تھا۔

اِنَّا كُنَّا فِي خَطَرٍ عَظِيْمٍ لٰكِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

(۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں۔ لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

اَحْكَامُ اللّٰهِ حَقٌّ لٰكِنَّ النَّاسُ فی غَفْلَةٍ/ اِهْمَالٍ

(۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اِنَّ الْكُسُوْفَ وَالْخُسُوْفَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

(۱۵) سچ مچ لوگ قسم قسم کی مشکلات میں (گھرے) ہیں۔

اِنَّ النَّاسَ مُتَوَرِّطُوْنَ بِمَشَاكِلَ مُخْتَلِفَةٍ

(۱۶) (مگر) توفیق باندازہ ہمت ہے ازل سے۔

(اِلَّا) اَنَّ التَّوْفِيْقَ بِقَدْرِ الْهِمَّةِ مِنَ الْاَزَلِ

اَلتَّمْرِيْنُ (۶) (مشق نمبر ۵)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

دِيْنُ الرَّحْمَةِ

كَانَتِ الْعَرَبُ فِى الْقَرْنِ السَّادِسِ لِلْمِيْلَادِ عَلٰى شَفَاجُرُفٍ هَارٍ، كَادُوْا يَتَهَالَكُوْنَ فِى الْحُرُوْبِ وَيَتَفَانَوْنَ فِيْهَا تَشْتَعِلُ فِيْهِمْ نِيْرَانُ الْحَرْبِ لِاَمْرٍ تَافِهٍ۔ فَتَسْتَمِرُّ اِلٰى سِنِيْنَ طِوَالٍ يَاْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ وَيَئِدُوْنَ الْبَنَاتَ وَيَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ وَيَسْجُدُوْنَ لَهَا وَكَانَتِ الدُّنْيَا كُلُّهَا فِى ظَلَامٍ وَكَانَ النَّاسُ فِى ضَلَالٍ وَّسَفَاهَةٍ۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ۔ وَاَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتٰبَ لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، فَهَدَاهُمُ الرَّسُوْلُ اِلَى الْحَقِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ۔ وَهَدَاهُمْ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَقَدْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ فِى ظُلُمَاتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَاحُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا، وَوَضَعَ عَنِ النَّاسِ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَشْكُرُوْنَ۔

عرب کے لوگ چھٹی صدی میلادی (عیسوی) میں سر کے بل گرنے والی کھائی کے کنارے پر کھڑے تھے، قریب تھا کہ آپس کی جنگوں کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہو جائیں۔ صرف تھوڑی سی بات کی وجہ سے ان کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی اور وہ کئی کئی سال تک جاری رہتی۔ وہ لوگ مردار کھاتے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے اور وہ بتوں کی پوجا کرتے اور ان کو سجدہ کرتے اور ساری دنیا اندھیروں (گمراہی) میں گھر گئی اور لوگ گمراہی اور بے وقوف میں مبتلا ہو چکے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان میں ان لوگوں ہی کی نسل سے ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان لوگوں کا تزکیہ کرتا اور ان کو کتاب حکمت کی تعلیم دیتا۔ اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے

اور اللہ نے اس رسول کے ساتھ کتاب اتاری تا کہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ پھر اس پیغمبرؐ نے ان لوگوں کی حق کی طرف رہنمائی کی اور ان کو سیدھے راستے کی راہ دکھلائی اور تحقیق اس سے پہلے وہ لوگ تہہ بہ تہہ (بہت زیادہ) تاریکیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ تو پس اللہ نے تمہیں اس سے بچایا اور اس نے لوگوں سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیئے جو کہ ان لوگوں پر پڑے ہوئے تھے اور یہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور لیکن بہت سے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

فَفَلَاحُ الْعَالَمِ فِي دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَصَلَاحُ الْمُجْتَمِعِ الْبَشَرِيِّ فِي اِتِّبَاعِ اَحْكَامِ اللّٰهِ۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يَضْمَنُ سَلَامَ الْعَالَمِ الْاِنْسَانِيِّ۔

پس جہاں کی کامیابی دین اسلام میں ہے اور معاشرۂ انسانیت کی اصلاح اللہ کے احکام ماننے میں ہے۔ بے شک یہ قرآن ایسے راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو کہ سیدھا ہے اور بے شک یہ دین تمام جہان کے انسانوں کی سلامتی کا ضامن ہے۔

وَاِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُخْرِجُ النَّاسَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَمِنْ جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰى عَدْلِ الْاِسْلَامِ، ولٰكِنَّ النَّاسَ فِي ضَلَالَاتٍ يَعْمَهُوْنَ وَلَا يَهْتَدُوْنَ اِلَى الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَمَامَهُمْ وَاِنَّ مَاجَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ مَعَهُمْ۔ وَاِنَّ الْكِتَابَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَ الرَّسُوْلِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ، بَلْ هُمْ فِي عِنَادٍ وَّسَفَاهَةٍ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ اِلَيْهِ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ اِلٰى دِيْنِ الرَّحْمَةِ۔

اور بے شک یہ دین لوگوں کو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف نکالتا ہے۔ اور ادیان کے ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف لاتا ہے اور لیکن لوگ گمراہیوں میں سرگرداں ہیں اور وہ حق کی طرف راہ نہیں پکڑتے حالانکہ حق ان کے سامنے ہے اور

بے شک وہ چیز (دین) جو اللہ کا رسول لایا ہے وہ ان کے پاس موجود ہے اور بے شک وہ کتاب جو پیغمبر کے ساتھ اتاری گئی وہ ان کے سامنے ہے اور لیکن وہ شک میں ہیں اس سے۔ بلکہ وہ عناد اور بے وقوفی میں ہیں حالانکہ وہ اس کی طرف محتاج ہیں اور رحمت والے دین کی ان کو ضرورت ہے۔

اَلتَّمرِیْنُ (٦) (مشق نمبر ٦)

اَلنَجَاۃُ فِی الصِّدقِ

کے موضوع پر ایک ڈیڑھ صفحے کا مضمون لکھیں اور کوشش کریں کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ''شبہ جملہ'' کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

اَلنَّجَاۃُ فِی الصِّدْقِ

اَلصِّدْقُ اَحَدُ الْعَادَاتِ الصَّالِحَۃِ۔ الَّتِیْ عَظَّمَ بِھَا الْمَذَاھِبُ السَّمَاوِیَّۃُ بَلْ غَیْرُھَا اَیْضًا وَاتَّحَدَ عَلٰی اِسْتِحْسَانِھَا کُلُّ النَّاسِ مَعَ اِخْتِلَافِ اَقْوَامِھِمْ۔ ھٰھُنَا نَذْکُرُ الْاَقْوَالَ الصَّالِحَۃَ عَنْ عَظْمَۃِ الصِّدْقِ الَّتِیْ جَاءَ تْ فِی الْقُرْآنِ وَالْحَدِیْثِ اَوْفِیْ اَقْوَالِ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی جَعَلَ الصِّدْقَ سَبِیْلاً لِلنَّجَاۃِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ نَفْسِہٖ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ النَّاسِ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ بِالصِّدْقِ وَالتَّقْوٰی۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ شَانِ الصِّدقِ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ فَقَالَ النَّاسُ الْعَاقِلُوْنَ اِنَّ الصِّدْقَ شَرَفٌ لَاشَرَفَ فَوْقَہٗ فَنَحْنُ اَیْضًا نَقُوْلُ بِالصِّدْقِ اِصْلَاحُ الْعَالَمِ مُمْکِنٌ وَبِالْکِذْبِ فَسَادُ الْعَالَمِ بَلْ فَوْزُ الْعَالَمِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ فِی الصِّدْقِ وَالْفَسَادُ فِی الْکِذْبِ۔ نَحْنُ

نَشَاهِدُ كُلَّ يَوْمٍ اَنَّ الصَّادِقَ مُعَزَّزٌ عِنْدَ النَّاسِ وَهُمْ يَعْتَمِدُوْنَ عَلَيْهِ اَيْضًا وَلٰكِنَّ الْكَاذِبَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ۔ الصَّادِقُ مُطْمَئِنٌّ فِي كُلِّ حَيَاتِهٖ ولٰكِنَّ الْكَاذِبَ مُذَبْذَبٌ فِي كُلِّ وَقْتٍ۔ فَاِنَّ الصِّدْقَ فَارِقٌ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ فَعُلِمَ اَنَّ الصِّدْقَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ وَالْكِذْبَ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ۔

نجات سچائی میں ہے

سچائی ان نیک عادات میں سے ایک ایسی عادت ہے جس کو آسمانی مذاہب بلکہ ان کے علاوہ مذاہب نے بھی عظیم جانا ہے اور تمام لوگ اس کے اچھا ہونے پر باوجود اپنی اقوام کے مختلف ہونے کے متفق ہیں۔ ہم یہاں پر سچائی کے متعلق وہ اچھے اقوال اور فرامین ذکر کریں گے جو کہ قرآن اور احادیث اور لوگوں کے اقوال میں آئے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سچائی کو نجات کا راستہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے متعلق فرمایا ''اللہ سے زیادہ قول کا سچا کون ہوسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ مسلمان مخلص لوگوں کے متعلق سچائی اور تقویٰ کے بارے میں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کہ سچے ہیں اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور اللہ کے رسول نے مسلمانوں کو سچائی کی شان کے متعلق فرمایا کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف راہ دکھلاتی ہے پس عقل مند لوگوں نے کہا کہ بے شک سچائی ایسا شرف ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ سچائی کے ساتھ جہان کی اصلاح ممکن ہے اور جھوٹ کے ساتھ جہان کا فساد ہے۔ بلکہ جہان کی دنیا اور آخرت میں کامیابی سچا آدمی میں ہے اور فساد جھوٹ میں ہے ہم ہر دن اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ بے شک سچائی لوگوں کے ہاں عزت والا ہے اور لوگ اس پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ جبکہ جھوٹا

آدمی اس کی طرح نہیں۔ سچا آدمی اپنی ساری زندگی میں مطمئن رہتا ہے اور لیکن جھوٹا آدمی ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ بے شک سچائی مومن اور منافق کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز ہے پس معلوم ہوا کہ سچائی مومن کا شعار ہے اور جھوٹ منافق کی علامت ہے اور فرمان نبویؐ ہے کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷) (مشق نمبر ۷)

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْحَدِيْقَةُ اَزْهَارُهَا جَمِيْلَةٌ

باغیچہ اس کے پھول خوبصورت ہیں۔

(۲) اَلْبُسْتَانُ اَشْجَارُهٗ مُتَّسِقَةٌ

باغ اس کے درخت گھنے ہیں۔

(۳) اَلشَّجَرَةُ اَغْصَانُهَا مُوْرِقَةٌ

درخت اس کی شاخیں پتے دار ہیں۔

(۴) اَلدَّارُ فِنَاؤُهَا وَاسِعٌ

گھر اس کا صحن کشادہ ہے۔

(۵) اَلْمَسْجِدُ مَنَارَتَاهُ عَالِيَتَانِ

مسجد اس کے دو مینارے اونچے ہیں۔

(۶) سَاعَتِيْ مِيْنَاءُهَا جَمِيْلٌ

میری گھڑی اس کا ڈائل خوبصورت ہے۔

(۷) اَلتَّلَامِيْذُ مَلَابِسُهُمْ نَظِيْفَةٌ

طلبہ ان کے کپڑے صاف ہیں۔

(۸) اَلْمُسْلِمُوْنَ شِعَارُهُمُ الصِّدْقُ

مسلمان ان کا شعار سچائی ہے۔

(۹) اَلْفِلْفِلُ طَعْمُهٗ حِرِّيْفٌ

مرچ اس کا ذائقہ تیز ہے۔

(۱۰) اَلظُّلْمُ مُرْتِعُهٗ وَخِيْمٌ

ظلم اس کا انجامِ کار بُرا ہے۔

(۱۱) اَلْاِبْلُ لَوْنُهَارَ مَادِيٌّ

اونٹ اس کا رنگ خاکی ہے۔

(۱۲) اَلْاَرْنَبُ جَرْيُهَا سَرِيْعٌ

خرگوش اس کی دوڑ تیز ہے۔

(۱۳) اَلسُّلْحَفَاةُ مَشْيُهَا بَطِيْءٌ

کچھوا اس کی چال سست ہے۔

(۱۴) اَلْخَطِيْبُ صَوْتُهٗ جَهْوَرِيٌّ

خطیب اس کی آواز اونچی ہے۔

(۱۵) اَلْاَسَاتِذَةُ رَأْيُهُمْ سَدِيْدٌ

اساتذہ ان کی رائے درست ہے۔

(۱۶) اَلْمَدْرَسَةُ اَسَاتِذَتُهَا بَارِعُوْنَ

مدرسہ اس کے اساتذہ ماہر ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۸) (مشق نمبر ۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) نیکی اس کا پھل[ا] میٹھا ہے۔

اَلْبِرُّ ثَمَرُهٗ حُلْوٌ

(۲) احمد اس کا خط اچھا ہے۔

اَحْمَدُ كِتَابَتُهٗ جَمِيْلٌ

(۳) فاطمہ اس کا دوپٹہ سبز ہے۔

فَاطِمَةُ خِمَارُهَا اَخْضَرُ

(۴) محمود اس کی ٹوپی نئی ہے۔

مَحْمُوْدٌ قَلَنْسُوَتُهٗ جَدِيْدَةٌ

(۵) انگوٹھی اس کا نگینہ قیمتی ہے۔

اَلْخَاتَمُ فَصُّهٗ ثَمِيْنٌ

(۶) لومڑی اس کا مکر مشہور ہے۔

اَلثَّعْلَبُ مَكْرُهٗ مَشْهُوْرٌ

(۷) اونٹ اس کی گردن لمبی ہے۔

اَلْجَمَلُ رَقَبَتُهٗ طَوِيْلٌ

(۸) انار اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔

اَلرُّمَّانُ طَعْمُهٗ بَيْنَ الْحَامِضِ وَالْحُلْوِ

(۹) دارالاقامہ اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔

اَلسَّكَنُ غُرَفُهَا نَظِيْفَةٌ

[ا] اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو ورنہ ظاہر ہے اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔]

(۱۰) مدرسہ اس کی عمارت شاندار ہے۔

اَلْمَدْرَسَةُ مَبْنَاهَا رَائِعَةٌ

(۱۱) مسجد اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔

اَلْمَسْجِدُ فَرْشُهٗ مِنَ الرُّخَامِ

(۱۲) گھڑی اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔

اَلسَّاعَةُ عَقْرَبَاهَا لَامِعَتَانِ

(۱۳) فرشتے ان کی طینت طاعت و بندگی ہے۔

اَلْمَلَائِكَةُ جِبِلَّتُهُمْ طَاعَةٌ وَعِبَادَةٌ

(۱۴) انبیاء ان کے پیغام برحق ہیں۔

اَلْاَنْبِيَاءُ رِسَالَاتُهُمْ حَقٌّ

(۱۵) اسلام اس کا نظام رحمت ہے۔

اَلْاِسْلَامُ نِظَامُهٗ رَحْمَةٌ

(۱۶) کمیونزم اس کا مزاج شکست و ریخت ہے۔

اَلْاِشْتِرَاكِيَّةُ مِزَاجُهَا كَسْرٌ وَهَدْمٌ

اَلتَّمْرِيْنُ (۹) (مشق نمبر ۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اِنَّ الْوَلَدَ زِيْنَتُهُ الْاَدَبُ

بے شک لڑکا اس کی زینت ادب ہے۔

(۲) اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَوْعِدُهُ الْجَنَّةُ

بے شک مومن اس کے وعدے کی جگہ بہشت ہے۔

(۳) كَاَنَّ الْيَوْمَ حَرُّهٗ شَدِيْدٌ

گویا کہ آج کا دن اس کی گرمی سخت ہے۔

(۴) اَصْبَحَ الْمَرِيْضُ حَالُهٗ حَسَنَةٌ

مریض اس کا حال صبح کے وقت اچھا ہوگیا۔

(۵) لَعَلَّ الدَّوَاءَ طَعْمُهٗ مُرٌّ

شاید دوا اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

(۶) صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ

سردی کا موسم اس کی ٹھنڈک سخت ہوگئی۔

(۷) كَانَ الْاِمْتِحَانُ اَسْئِلَتُهٗ سَهْلَةٌ

امتحان اس کے سوالات آسان تھے۔

(۸) وَلٰكِنَّ التَّلَامِيْذَ الْفَائِزُوْنَ مِنْهُمْ قَلِيْلُوْنَ

اور لیکن شاگرد ان میں کامیاب ہونے والے تھوڑے ہیں۔

(۹) اِنَّ الْكَسَلَ مُغِبَّتُهُ النَّدَامَةُ

حقیقتاً سستی اس کا انجام کار شرمساری ہے۔

(۱۰) لَاشَكَّ اَنَّ الْعَبْدَ خَطِيْئَاتُهٗ كَثِيْرَةٌ

بے شک بندہ اس کی خطائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۱) لٰكِنَّ اللّٰهَ مَغْفِرَتُهٗ وَاسِعَةٌ

لیکن اللہ تعالیٰ کی بخشش وسیع ہے۔

(۱۲) اِنَّ الْاَمَانَةَ اَهْلُهَا قَلِيْلُوْنَ

بے شک امانت اس کی پاسداری کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(۱۳) اِنَّ الْاِنْسَانَ اَمَانِيُّهٗ كَثِيْرَةٌ

بے شک انسان اس کی تمنائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۴) اَصْبَحَ الْوَرْدُ رَائِحَتُهٗ زَكِيَّةٌ وَلَوْنُهٗ زَاهٍ

گلاب کا پھول اس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ دل کو بھانے والا ہے۔

(۱۵) ظَلَّ النَّاطِقُوْنَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ عَدَدُهُمْ كَبِيْرٌ

عربی زبان بولنے والے ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔

(۱۶) اِنَّ الْكُهْرَبَآءُ فَائِدَتُهَا عَظِيْمَةٌ

بے شک بجلی اس کا فائدہ بہت بڑا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۰) (مشق نمبر ۱۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) بے شک حق اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔

اِنَّ الْحَقَّ مُتَّبِعُوْهُ قَلِيْلُوْنَ

(۲) اس لئے کہ حق اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔

لِاَنَّ الْحَقَّ اِتِّبَاعُهٗ شَاقٌّ عَلَى النَّفْسِ

(۳) بلاشبہ آدمی اس کی عمر تھوڑی ہے۔

اِنَّ الْآدَمِيَّ عُمُرُهٗ قَلِيْلٌ

(۴) لیکن انسان اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔

لٰكِنَّ الْاِنْسَانَ اَمَانِيُّهٗ كَثِيْرَةٌ

(۵) بے شک سورج اس کا حجم بہت بڑا ہے۔

اِنَّ الشَّمْسَ حُجْمُهَا كَبِيْرًا جِدًّا

(۶) لیکن سورج اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔

لٰكِنَ الشَّمْسَ مُسَافَتُهَا مَلَا يِيْنَ مِيْلاً مِنَ الْاَرْضِ

(۷) شاید یہ کتاب اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔

لَعَلَّ هٰذَا الْكِتَابَ تَمَارِيْنُهُ يَسِيْرَةٌ جِدًّا

(۸) بے شک تاج محل اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔

اِنَّ تَاج مَحَلْ مَبْنَاهَا وَحِيْدَةُ الدَّهْرِ

(۹) شاید بیمار اس کی حالت نازک ہے۔

لَعَلَّ الْمَرِيْضَ حَالُهُ خَطِيْرَةٌ

(۱۰) فی الواقع ٹیلی فون اس کے فائدے بہت ہیں۔

اِنَّ الهَاتِفَ فَوَائِدُهُ كَثِيْرَةٌ

(۱۱) بے شک دلی اس کی تہذیب بہت پرانی ہے۔

اِنَّ الدِّهْلِيَّ ثِقَافَتُهَا قَدِيْمَةٌ جِدًّا

(۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ اس کا منظر عجیب ہے۔

اِنَّ الْكَعْبَةَ مَنْظَرُهَا عَجِيْبٌ

(۱۳) بے شک نماز اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔

اِنَّ الصَّلوٰةَ اِقَامَتُهَا فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ

(۱۴) درحقیقت یہ لوگ ان کے رجحانات غیر دینی ہے۔

اِنَّ هٰؤُلَآءِ النَّاسُ مُيُوْلُهُمْ لَادِيْنِيَّةٌ

(۱۵) بے شک دنیا اس کا زوال یقینی ہے لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔

اِنَّ الدُّنيا زَوَالُهَا حَقٌّ لٰكِنَّ النَّاسَ مُغْتَرُّوْنَ

(۱۶) بے شک قیامت اس کا وعدہ برحق ہے لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

اِنَّ الْقِيَامَةَ وَعْدُهَا حَقٌّ وَلٰكِنَّ النَّاسَ فِي غَفْلَةٍ

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۱) (مشق نمبر ۱۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

اَلْبَاخِرَةُ

اَلْبَاخِرَةُ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ هٰذَا الزَّمَانِ، وَهِيَ مِنَ اَعْظَمُ وَسَائِلِ الْحَمَلَ وَالْاِنْتِقَالِ۔ اِنَّ الْبَاخِرَةَ فَائِدَتُهَا عَظِيْمَةٌ وَهِيَ عَامِلٌ قَوِيٌّ فِي اِتِّسَاعِ التِّجَارَةِ وَتَقَدُّمِ الْعُمْرَانِ۔ وَالتِّجَارَةُ الْعَالَمِيَةُ عِمَادُهَا الْبَوَاخِرُ كَانَ النَّاسُ فِي قَدِيْمِ الزَّمَانِ يَتَّخِذُوْنَ الْمَرَاكِبَ وَالسُّفُنَ الشِّرَاعِيَةَ لِرُكُوْبِ الْبِحَارِ۔ وَكَانَ الْعَرَبُ لَهُمْ فَضْلٌ كَبِيْرٌ فِي ذَالِكَ وَ كَانَتِ الْبِحَارُ وَرُكُوْبُهَا فِي خَطَرٍ عَظِيْمٍ لِاَنَّ السُّفُنَ الشِّرَاعِيَّةَ تَحْتَ حُكْمِ الْاَرْيَاحِ۔ وَالْاَرْيَاحُ هُبُوْبُهَا وَرُكُوْدُهَا بِنِظَامِ الْكَوْنِ فَاِنْ وَافَقَتْ سَارَتِ السَّفِيْنَةُ وَاِنْ خَالَفَتْ وَقَفَتْ وَاِنْ عَانَدَتْ صَدَمَتْهَا بِصَخْرَةٍ اَوْ قَلَبَتْهَا فَرُبَمَا كَانَتِ السَّفِيْنَةُ نِهَايَتُهَا اِلَى الْغَرْقِ وَالرُّبَّانُ مُصِيْرُهٗ اِلَى الْهَلَاكِ

سمندری جہاز دور حاضر کی ایجادات میں سے ہے اور وہ نقل وحمل کے بہت بڑے وسائل میں سے ہے بے شک سمندری جہاز اس کا عظیم فائدہ ہے۔ اور وہ تجارت کی وسعت اور آبادی کے اضافے کا ایک طاقتور عامل (ذریعہ) ہے۔ بین الاقوامی تجارت اس کا بنیادی ستون سمندری جہاز ہے۔ زمانہ قدیم میں انسان مختلف سواریاں بادبانی کشتیاں بحری سفر کے لئے استعمال کرتے تھے اور اہل عرب کو اس میں بہت فضیلت (برتری) حاصل تھی۔ اور لیکن سمندر اور ان کا سفر بہت بڑے خطرے میں تھا کیونکہ بادبانی کشتیاں ہواؤں کے رحم وکرم پر تھیں۔ اور ہوائیں ان کا چلنا اور ان کا ٹھہرنا کائنات کے نظم ونسق کے ساتھ تھا پس اگر ہوائیں موافقت میں چلتیں تو کشتی چل پڑتی اور اگر ہوائیں خلاف ہوتیں تو کشتی ٹھہر جاتی اور اگر ہوائیں اس کی ضد میں چلتیں تو اسے کسی

چٹان سے ٹکرا دیتیں یا الٹا کر دیتیں۔ اکثر اوقات کشتی کا انجام کار غرق ہونا اور ملاح کا حشر ہلاکت ہوتا۔

فَفَكَّرَا الْمُخْتَرِعُوْنَ وَفَكَّرُوْا وَالْمُخْتَرِعُوْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ فَمَازَالُوْا يَفْكُرُوْنَ حَتّٰى تَمَّ لَهُمُ النَّجَاحُ۔ وَاهْتَدَوْا اِلٰى صَنْعِ سَفِيْنَةٍ تَجْرِىْ بِقُوَّةِ الْبُخَارِ۔ فَكَانَتِ الْبَوَاخِرُ مُنْذُ ذَالِكَ الْيَوْمِ۔ وَكَانَتْ اَوَّلُ بَاخِرَةٍ مُخْتَرِعُهَا رَجُلٌ اَمْرِيْكَانِىٌّ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْفَنُّ وَتَحَسَّنَتِ الْاٰلَاتُ فَوْقَ مَاكَانَتْ اِلٰى اَنْ اَصْبَحَ الرُّبَّانُ يَعْبُرُ الْمُحِيْطَ الْاِطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيْكَا اِلٰى اَوْرُبَّا فِىْ خَمْسَةِ اَيَّامٍ وَكَانَ الْمُحِيْطُ الْاَطْلَنْطِىُّ مَسِيْرُهٗ شَهْرَانِ بِالسَّفِيْنَةِ الشِّرَاعِيَّةِ وَالْبَوَاخِرُ بَعْضُهَا كَبِيْرَةٌ جِدًّا حَتّٰى كَاَنَّهَا حَارَةٌ مِنْ حَارَاتِ الْبَلَدِ اَوْقَرْيَةٌ مِنَ الْقُرٰى۔

تو نئی چیز ایجاد کرنے والوں نے غور وفکر کیا اور بار بار تدبر کیا تو ان کی امیدیں دور دور کی تھیں تو پس وہ ہمیشہ غور وفکر کرتے رہے۔ یہاں تک ان کو پوری کامیابی و کامرانی حاصل ہوگئی اور ان لوگوں نے ایک ایسی کشتی تیار کرنے کی طرف رہنمائی حاصل (پائی) کی جو کہ بھاپ کی طاقت سے چلنے والی ہو۔ پس سمندری جہاز اس روز سے ہی چلنے لگے اور پہلا سمندری جہاز اس کا ایجاد کرنے والا ایک امریکی آدمی تھا پھر اس ہنر نے ترقی کی اور پہلے کی نسبت اعلیٰ قسم کے آلات ایجاد ہو گئے۔ حتیٰ کہ بحر اٹلانٹک کو امریکہ سے یورپ تک پانچ دن کے اندر پار کرنے لگے اور بحر اٹلانٹک کا سفر بادبانی کشتی کے ذریعے دو مہینوں کا تھا۔ اور سمندری جہاز ان میں سے بعض بہت بڑے ہیں گویا کہ وہ ایک محلہ ہے شہر کے محلوں میں سے یا گاؤں (بستی) ہے بستیوں میں سے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۲) (مشق نمبر۱۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

اَلْقِطَارُ وَالطَّائِرَةُ

(ریل اور ہوائی جہاز)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانے کی ایجادات میں سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ درحقیقت ملکی تجارت اس کا دارومدار تو اسی پر ہے اگر ریل نہ ہوتو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے۔ اندرون ملک اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

اَلْقِطَارُ وَالطَّائِرَةُ مِنْ مَخْتَرَعَاتِ الزَّمَانِ الْحَاضِرِ۔ اَلْقِطَارُ اَفَادِيَّتُهٗ عَظِيْمَةٌ اِنَ التِّجَارَةَ الدَّوْلِيَّةَ اِسْتِنَادُهٗ عَلَيْهِ۔ لَوْلَا الْقِطَارُ لَتَبَرَّدَتْ رَوَاجُ التِّجَارَةِ۔ اَمَّا دَاخِلُ الْبِلَادِ اَكْثَرُ سَفَرِهَا بِالْقِطَارِ۔ لَاشَكَّ فِيْهَا اَنَّ السَّفَرَ صُعَوْبَاتُهٗ قَدِ انْتَهَتْ

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے۔ اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے کے لئے کئی کئی دن اور ہفتے لگ جاتے تھے۔ اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی۔ مگر ریل گاڑی کی ایجاد نے سفر کو آسان کردیا۔ اس کی رفتار بہت تیز ہے۔ اس لئے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

النَّاسُ كَانُوْا فِى اَوَّلِ الزَّمَانِ يُسَافِرُوْنَ عَلٰى عَرَبَاتِ الثِّيْرَانِ وَالْعَجَلَاتِ۔ وَيَسْتَصْرِفُ السَّفَرُ مِن بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ آخَرَ اَيَّامًا كَثِيْرَةً وَّ اَسَابِيْعَ كَثِيْرَةً وَالسَّفَرُ كَانَتْ مُشَقَّتَهٗ جِدًّا۔ لٰكِنَّ الْقِطَارَ اِخْتِرَاعُهٗ يَسَّرَ السَّفَرَ۔

اَلْقِطَارُ جَرْيُهُ سَرِيْعٌ جِدًّا وَلِهٰذَا جَعَلَ النَّاسُ يُسَافِرُوْنَ فِي هٰذِهِ الْاَيَّامِ فِي اَقَلِّ الْوَقْتِ بِسُهُوْلَةٍ

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن اس کی کامیابی محال ہے۔ اس لئے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے مگر مخترعین ان کے عزائم بلند تھے وہ کام کرتے اور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ زمین اس کی مسافت گویا سمٹ آئی۔ یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا جیسے وہ تخت رواں پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

اَلطَّائِرَةُ اِخْتِرَاعُهَا شَيْئٌ عَجِيْبٌ كَانَ النَّاسَ يَتَخَيَّلُوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّيْرَانِ فَوْزُهُ مَحَالٌ۔ لٰكِنَّ الْاِنْسَانَ عَزَائِمُهُ مَحْدُوْدَةٌ۔ وَلِاَنَّ الْاِنْسَانَ لَيْسَتْ خِلْقَتُهُ كَخِلْقَةِ الطُّيُوْرِ اِلَّا اَنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ عَزَائِمُهُمْ شَامِخَةٌ فَمَازَالُوْا يَعْمَلُوْنَ وَيَجْتَهِدُوْنَ اِلٰى اَنْ فَازُوْا فِى عَزَائِمِهِمْ۔ وَالْاَرْضُ كَاَنَّ مُسَافَتَهَا طُوِيَتْ حَتّٰى صَارَ الطَّيَّارُ يَعْبُرُ الْمُحِيْطَ الْاَطْلَنْطِيَّ فِي سَاعَاتٍ كَاَنَّهُ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ جَارِيٍ۔ اَلطَّائِرَةُ جَرْيُهَا اَسْرَعُ مِن جَرْيِ الْقِطَارِ بِاَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِی

(دوسرا سبق)

(مضاف اور مضاف الیہ کی صفت)

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیونکہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے۔ اس لئے طالبعلم کے لئے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس مضاف کی صفت چونکہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف وصفت میں فصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اکثر طلبا اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیئے۔

رِیْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِیْنِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت رِیْشَةُ الْقَلَمِ الثَمِیْنَةُ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثَمِیْن، قَلَم (مضاف الیہ) کی صفت ہے اس لئے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثَّمِیْنَةُ، رِیْشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لیے مونث اور مرفوع ہے کیونکہ رِیْشَةُ مرفوع ہے پھر چونکہ رِیْشَةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے۔ اس لئے الثَّمِیْنَةَ کو بھی ''ال'' کے ذریعے معرفہ بنالیا گیا ہے۔ اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔ ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیئے۔

(۱) سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہئے پھر مضاف کی صفت

مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔

(۲) مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔

(۳) مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہئے تا کہ صفت اسی کے مطابق لکھی جا سکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔

(۴) اضافت سے چونکہ اسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے۔ اس طرح وہ اسم نکرہ اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (مشق نمبر ۱۳)

(مضاف الیہ کی صفت)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) ضَوْءُ الْمِصْبَاحِ الْكَهْرُبَائِی سَاطِعٌ

بجلی کے بلب کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

(۲) يَكْمُلُ الْقَمَرُ فِی وَسَطِ الشَّهْرِ الْعَرَبِيِّ

چاند عربی ماہ کے درمیان میں پورا ہوتا ہے۔

(۳) حَزِنَ النَّاسُ بِمَوْتِ عَالِمٍ جَلِيْلٍ

ایک بڑے مرتبے والے عالم کی موت پر لوگ غمگین ہوئے۔

(۴) نَتِيْجَةُ الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ حَسَنَةٌ

سالانہ امتحان کا نتیجہ اچھا ہے۔

(۵) خَرِّيْجُوْ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ هُمُّهُمُ الدِّيْنُ

عربی مدرسوں سے فاضل (فراغت پانے والے) لوگوں کا ارادہ دین کی خدمت ہے۔

(۶) بُنْيَانُ الْجَامِعَةِ الْقَوْمِيَّةِ شَامِخٌ

قومی یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔

(۷) طَلَبَةُ الْكُلْيَاتِ الْاَنْكِلِيْزِيَّةِ مَلَابِسُهُمْ فَاخِرَةٌ

انگریزی کالجوں کے طلباء کے لباس قیمتی ہیں۔

(۸) لَكْنَوءُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ ذَاتَ حَدَائِقَ جَمِيْلَاتٍ وَمُنْتَزَهَاتٍ فَسِيْحَةٍ

لکھنؤ خوبصورت باغوں، پارکوں اور وسیع تفریح گاہوں والا عمدہ شہر ہے۔

(۹) مَشْوَرَةُ النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ لَاتُرَدُّ

نصیحت کرنے والے امانت دار آدمی کا مشورہ رد نہیں کیا جاتا۔

(۱۰) تَتَغَرَّدُ الطُّيُوْرُ عَلٰى غُصُوْنِ الْاَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ

بہت اونچے درختوں کی شاخوں پر پرندے چہچہاتے ہیں۔

(۱۱) رُؤْيَةُ الْمَنَاظِرِ الْبَهِيْجَةِ يَوُدُّهَا الشُّعَرَآءُ

پر رونق اور دل کو لبھانے والے مناظر سے شاعر لوگ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۲) كَانَ سَحْبَانُ مِنْ خُطَبَاءِ الدَّوْلَةِ الْاُمْوِيَّةِ

سحبان مملکت بنی امویہ کے مشہور خطباء میں سے تھا۔

(۱۳) فَلَاحُ الْمُجْتَمِعِ الْبَشْرِيِّ فِي اِتِّبَاعِ دِيْنِ اللّٰهِ

انسانی معاشرے کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے دین کی پیروی میں ہے۔

(۱۴) سِيَاسَةُ الْحُكُوْمَاتِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ تُفْسِدُ عَلَى الْمَرْءِ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ

جمہوری حکومتوں کی سیاست آدمی کے دین و اخلاق کو برباد کر دیتی ہے۔

(۱۵) اِنَّ مَسْئَلَةَ الْحَيَاةِ الْاِنْسَانِيَّةِ تَعَقَّدَتْ الْيَوْمَ

یقیناً آج انسانی زندگی کا مسئلہ بڑا مشکل ہو کر رہ گیا ہے۔

(۱۶) كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ، فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ

وہ ایسے مرے ہوئے پڑے ہیں جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے کیا تو ان میں سے کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتا ہے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۴) (مشق نمبر ۱۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

قَوَاعِدُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَيْسَتْ بِمُشْكِلَةٍ جِدًّا

(۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء ایسے مشکل سمجھتے ہیں۔

لٰكِنْ طُلَبَاءُ الدَّرَجَاتِ الْاِبْتِدَائِيَّةِ يَظُنُّونَهَا مُشْكِلَةً

(۳) جسمانی ورزش کے بہت فائدے ہیں۔

فَوَائِدُ الرِّيَاضَةِ الْجَسَدِيَّةِ كَثِيْرَةٌ

(۴) صفائی و ستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔

اَلطَّهَارَةُ وَالنَّظَافَةُ عَلَامَةُ الذَّوْقِ النَّظِيْفِ

(۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔

طُلَبَاءُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ لَايَتَفَكَّرُوْنَ/ لَا يَتَخَيَّلُوْنَ بِالطَّهَارَةِ

(۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

سُرِرْتُ/ فَرِحْتُ بِفَوْزِ الطُّلَبَاءِ الْمُجِدِّيْنَ سُرُوْرًا/ فَرْحًا لَااِنْتِهَاءَ لَهٗ۔

(۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔

مَنَافِعُ سَعْيِ الْمُسَلْسَلِ وَالْعَمَلِ الدَّائِمِ مَجْهُوْلُ الْعَدَدِ۔

(۸) برفستانی کے علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔

مَوَاطِنُو اَصْعَاعِ الثَّلَجِيَّةِ يَلْبَسُوْنَ الْجُلُوْدَ الْقُطْنِيَّةَ۔

(۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دکان سے خریدا گیا تھا۔

كَانَ هٰذَا الْبِسَاطُ اُشْتُرِىَ مِنْ دُكَّانِ تَاجِرٍ اِيْرَانِيٍّ

(۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔

تَقْلِيْدُ الْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ قِسْمٌ مِنَ اللَّعْنَةِ۔

(۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔

لَسْنَا بِجَاهِلِيْنَ عَنْ مُقْتَضِيَاتِ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ

(۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔

حِكَايَةُ/ قِصَّةُ هَلَاكَةِ الْاَقْوَامِ الضَّالَّةِ عَجِيْبَةٌ جِدًّا۔

(۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔

اَلدُّنْيَا جَاهِلَةٌ عَنْ بَرَكَاتِ الْقَوَانِيْنَ الْاِسْلَامِيَّةِ

(۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک وسعید عہد تھا۔

عَهْدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ كَانَ عَهْدًا مُبَارَكًا وَسَعِيْدًا۔

(۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔

مَاءُ الْعَيْنِ الْعَذْبِ وَفَيْءُ الشَّجَرِ الْكَثِيْفِ نِعْمَةٌ عَجِيْبَةٌ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۵) (مشق نمبر ۱۵)

مضاف کی صفت

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) يَسْكُنُ مَحْمُوْدٌ وَاَخُوْهُ الصَّغِيْرُ فِى بَيْتٍ صَغِيْرٍ

محمود اور اس کا چھوٹا بھائی ایک چھوٹے گھر میں رہتے ہیں۔

(۲) اَخِی الْاَوْسَطُ اَکْبَرُ مِنْ اَخِی الصَّغِیْرِ بِسَنَتَیْنِ۔

میرا درمیانہ بھائی میرے چھوٹے بھائی سے دو سال بڑا ہے۔

(۳) اَلنَّحْلَةُ لَسَعَتِ الْوَلَدَ فِی اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰی

شہد کی مکھی نے لڑکے کی درمیانی انگلی میں ڈس لیا۔

(۴) اِنْعَقَدَتِ الْحَفَلَةُ فِی قَاعَةِ دَارِ الْعُلُوْمِ الْوَاسِعَةِ۔

دار العلوم کے کھلے میدان میں جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

(۵) اَلْقَنْغَرُ کَالْاَرْنَبِ رِجْلَاہُ الْخَلْفِیَّتَانِ اَطْوَلُ مِنْ رِجْلَیْهِ الْاَمَامِیَّتَیْنِ

کنگرو خرگوش کی طرح ہے اس کی پچھلی دو ٹانگیں اگلی دو ٹانگوں سے لمبی ہیں۔

(۶) لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ رَبُّکُمْ وَرَبُّ آبَائِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ

نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پہلے
والے آباؤ اجداد کا پالنہار ہے۔

(۷) اَفَرَأَیْتُمْ مَاکُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ، اَنْتُمْ وَآبَاؤُکُمُ الْاَقْدَمُوْنَ۔

کیا دیکھا تم نے ان کو کہ جن کو تم پوجتے رہے اور تمہارے پہلے والے باپ داد
بھی پوجتے رہے۔

(۸) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِی تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ۔

وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کہ دلوں پر جا پہنچے گی۔

(۹) اَلْوَرْدَةُ الْمُفَتَّحَةُ تُعَطِّرُ الْهَوَآءُ بِرَائِحَتِهَا الزَّکِیَّةِ

گلاب کا کھلا ہوا پھول اپنی پاکیزہ خوشبو سے ساری ہوا کو خوشبودار کر دیتا ہے۔

(۱۰) اَلْبَعُوْضَةُ بِلَسْعَاتِهَا الْمُؤْذِیَةِ وَطَنِیْنِهَا الْمَبْغُوْضِ تُحْرِمُ الْمَرْءَ لَذَّةَ
الْکَرٰی

مچھر اپنے تکلیف دہ ڈنگوں اور مبغوض آواز کی وجہ سے آدمی کی نیند کی لذت کو

حرام کر دیتا ہے۔

(۱۱) **اِنَّ الْمِذْيَاعَ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ الْعَصْرِ الْحَدِيْثِ الْعَجِيْبَةِ**

بے شک ریڈیو موجودہ زمانے کی عجیب ایجادات میں سے ہے۔

(۱۲) **نَظْرِيَةُ الْإِسْلَامِ السِّيَاسِيَّةُ غَيْرُ نَظَرِيَّةِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ وَالشُّيُوْعِيَّةِ**

اسلام کا سیاسی نظریہ جمہوریت اور کمیونزم کے نظریے سے جدا ہے۔

(۱۳) **كَانَتِ اَحْوَالُ الْعَرَبِ الدِّيْنِيَّةُ كَاَحْوَالِهِمُ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ فَوْضٰى بِغَيْرِ نِظَامٍ۔**

عرب کے مذہبی حالات بھی ان کے اجتماعی حالات کی طرح کسی نظم ونسق کے نہ ہونے کی وجہ سے بدنظمی کا شکار تھے۔

(۱۴) **اَلشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تُشْرِقَ بِضِيَاءِ هَا الْبَاهِرِ تُرْسِلُ مِنْ اَشِعَّتِهَا الْخَفِيَّةِ الْمُخْتَلِفَةِ الْاَلْوَانِ**

سورج اپنی بہت تیز روشنی کے ساتھ نکلنے سے پہلے ہلکی مختلف رنگوں کی شعاعیں چھوڑتا/نکلتا ہے۔

(۱۵) **هَلُمَّ بِنَا نَخْرُجُ اِلٰى بَعْضِ ضَوَاحِي الْبَلَدِ الْقَرِيْبَةِ لِنَتَمَتَّعَ بِمَنْظَرِهَا الْجَمِيْلِ وَنَنْشَقَ هَوَاءَ هَا الْعَلِيْلَ۔**

آیئے ہم شہر کے آس پاس کو نکل جائیں تا کہ ان کے حسین منظر سے لطف اندوز ہوں ہلکی پھلکی ہوا کھائیں۔

(۱۶) **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔**

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے اور جو ایمان والے تمہارے متبع ہو گئے ہیں ان سے تواضع کے ساتھ پیش آیئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۶) (مشق نمبر۱۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔

عِبَادُ اللّٰهِ الْبَارُّوْنَ يَسْهَرُوْنَ فِي اللَّيَالِ

(۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔

فَاطِمَةُ تَحْرُسُ عَلٰى كُتُبِهَا الدَّرْسِيَّةِ حَرْسًا۔

(۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔

اَخِي الصَّغِيْرُ يَدْرُسُ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ

(۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک باکمال مقرر ہے۔

اَخُوْ اَسْلَمَ الْاَوْسَطُ خَطِيْبٌ مَاهِرٌ/ فَاضِلٌ

(۵) خالد گھر کی چھت سے گر پڑا اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔

سَقَطَ خَالِدٌ مِنْ سَقْفِ الْبَيْتِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى

(۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔

بَقَرَةُ مَحْمُوْدِ نِ السَّوْدَآءُ حَلُوْبٌ

(۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلباء اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔

طُلَبَاءُ دَارِ الْعُلُوْمِ الصِّغَارُ يَتَدَرَّبُوْنَ عَلَى الْخِطَابَةِ فِي الْاُرْدِيَّةِ

(۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔

فَلَّاحُوْ الْهِنْدِ سَيِّئُ الْحَالِ/ الْمُعْوِزُوْنَ الشَّعِثُوْنَ/ الْبَائِسُوْنَ يَمُوْتُوْنَ جُوْعًا

(۹) امراء اور اہل ثروت اپنی شاندار کوٹھیوں میں دادعیش دیتے ہیں۔

اَلْاُمَرَآءُ وَالْمُتْرَفُوْنَ يَتَنَعَّمُوْنَ فِي مَحَلَّاتِهِمْ/ قُصُوْرِهِمُ الْفَاخِرَةِ

(۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گرگئی۔

عَقْرَبُ سَاعَتِی الصَّغِیْرَةِ لاَ اَدْرِی اَیْنَ سَقَطَتْ۔

(۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔

مَنَارَةُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ الْعَالِیَةُ تُنْظَرُ مِنْ بَعِیْدٍ

(۱۲) شہر کی بڑی دکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔

حَوَانِیْتُ الْبَلَدِ الْکَبِیْرَةُ تُفْتَحُ بَعْدَ السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ

(۱۳) میں نے ایک فاختہ شکار کی اور اس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔

صِدْتُ یَمَامَةً وَذَکَّیْتُهَا/ ذَبَحْتُهَا بِمِقْشَتِی / بِسِکِّیْنِیْ الْکَبِیْرِ الْحَادِّ

(۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و برکت کے ہیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الْمُبَارَکُ وَالْعَشْرَةُ الْاَخِیْرَةُ خَاصَّةً ذُوَ بَرَکَةٍ وَمُبَرَّةٍ تَامَّةٍ

(۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطۂ نظر جمہوری اور اشترا کی نقطۂ نظر سے مختلف ہے۔

وِجْهَةُ نَظْرِ الْاِسْلَامِ الْاَخْلَاقِیَّةُ مُخْتَلِفٌ عَنْ وِجْهَةِ نَظْرِ الْجَمْهُوْرِیَّةِ وَالشُّیُوْعِیَّةِ/ الْاِشْتِرَاکِیَةِ۔

(۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔

سِیَاسَةُ الْاِسْلَامِ الْعَادِلَةُ وَ نِظَامُهُ الْبَارُّهُمَا الَّذَانِ یُصْلِحَانِ اَنْ یُنَجِّیَا الْاِنْسَانِیَةَ

(۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔

مَسْئَلَةُ الْاِنْسَانِ الْاِقْتِصَادِیَّةُ صَارَتِ الْیَوْمَ مَسْئَلَةً اَهَمَّ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۷) (مشق نمبر ۱۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مَصِیْرُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ الْعَرَبِیَّةِ

ہندوستان کے مدارس عربیہ کی حالت زار

مَدَارِسُ الْهِنْدِ الْعَرَبِیَّةُ فِیْ اِحْتِضَارٍ، تَلْفَظُ نَفَسَهَا الْاَخِیْرَ فَاِنْ لَمْ یَتَدَارَکْهَا عُلَمَاؤُهَا الْعَامِلُوْنَ، وَرِجَالُهَا الْمُخْلِصُوْنَ لَسَوْفَ یُقْضٰی عَلَیْهَا، فَمِنْهَا مَاتَعَطَّلَتْ وَمِنْهَامَا اضْطَرَبَ حَبْلُ نِظَامِهَا الدَّاخِلِیِّ وَتَضَعْضَعَ بُنْیَانُهَا، وَذَالِكَ الْاَسْبَابُ۔

ہندوستان کے عربی مدرسے موت اور زندگی کی حالت میں ہیں وہ زندگی کا آخری سانس لے رہے ہیں۔ پس اگر اس کے عمل کرنے والے عالموں نے اور مخلص لوگوں نے تدارک نہ کیا تو عنقریب وہ ختم ہو جائیں گے۔ بعض ان میں تعطیل کا شکار ہو گئے اور بعض کے اندرونی نظام کی رسی اضطراب کا شکار ہوگئی اور ان کی بنیادیں اکھڑ گئی ہیں اور یہ صورتحال کئی اسباب کی بناء پر ہے۔

فَمِنْ تِلْكَ الْاَسْبَابِ عَدَمُ حِمَایَةِ الدَّوْلَةِ، وَمِنْهَا قِلَّةُ رَغْبَةِ النَّاسِ فِی الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ، وَتَرْكُ الْجُمْهُوْرِ مُسَاعَدَتَهَا، وَمِنْهَا بَعْضُ النَّقْصِ فِیْ مِنْهَاجِ الدَّرْسِ، وَنِظَامِهَا التَّعْلِیْمِیِّ وَمِنْهَا اَنَّ الْهِنْدَ بَعْدَ مَاخَرَجَتْ مِنْ اَیْدِی الْاِنْکِلِیْزِ الْغَلَّابَةِ وَنَالَتْ حُرِّیَّتَهَا الْمَرْجُوَّةَ۔ ثُمَّ وَقَعَ فِیْهَا مَاوَقَعَ مِنَ الْاِضْطِرَابَاتِ الْهَائِلَةِ الْمُؤْلِمَةِ اضْطَرَّ کَثِیْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی اَنْ یُغَادِرُوْا مَوْطِنَهُمُ الْقَدِیْمَ وَدِیَارَهُمُ الْعَزِیْزَةَ فَحُرِمَتِ الْمَدَارِسُ مِنْ کَثِیْرٍ مِنْ اُولٰٓئِكَ الْمُتَبَرِّعِیْنَ الَّذِیْنَ کَانَ یَعْنِیْهِمْ تَعْلِیْمُهَا الدِّیْنِیُّ لِعِنَایَتِهِمْ بِشُئُوْنِ الْمُسْلِمِیْنَ الدِّیْنِیَّةِ

وَالْخُلُقِيَّةِ۔

پس ان اسباب میں سے ایک سبب حکومت کی عدم حمایت ہے اور ان میں سے ایک سبب لوگوں کی علوم دینیہ میں رغبت کی کمی اور عوام کا تعاون نہ کرنا ہے اور ان میں سے ایک سبب درس کا طریق کار اور تعلیمی نظام کے نقائص ہیں اور ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ جب انگریز کے پنجوں سے ہندوستان نے خلاصی پائی اور اپنی متوقع آزادی حاصل کی تو پھر ان خوفناک اور المناک واقعات پیش آنے کی وجہ سے بہت سے مسلمان اپنے آباؤ اجداد کے وطن کو اپنے پیارے ملک کو خیر باد کہنے پر مجبور ہو گئے۔ پس مدارس ان بہت سے سارے عطیہ دینے والے اور خیرات کرنے والے لوگوں سے محروم ہو گئے جو کہ مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی حالت زار پر توجہ رکھنے کے تعلق کی وجہ سے مدارس کی دینی تعلیم کی فکر رکھتے تھے۔

وَلَا اَرَى الْيَوْمَ اَنَّ حُكُوْمَةَ الْهِنْدِ اللَّا دِيْنِيَّةَ سَتُمَتِّعُ بِحِمَايَتِهَا مَدَارِسَهَا الدِّيْنِيَّةَ، فَعَلٰى مُسْلِمِي الْهِنْدِ وَمُحِبِّي الدِّيْنِ خَاصَّةً اَنْ يَقُوْمُوْا لَهَا وَيَبْذُلُوْا فِيْ سَبِيْلِهَا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعَ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔

آج مجھے دکھائی نہیں دیتا کہ ہندوستان کی موجودہ بے دین حکومت اپنی حمایت سے ملک کے دینی مدرسوں کو نفع دے۔ پس ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً دین سے محبت کرنے والوں پر ضروری ہے ان کے باقی رکھنے کیلئے کمر بستہ ہو جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی کوششوں کو اس راستے (مدرسوں کی ضروریات) میں خرچ کریں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی راہ پیدا کر دے۔

وَالْمَدَارِسُ فِيْ اَرْجَاءِ الْهِنْدِ الْوَاسِعَةِ كَثِيْرَةٌ تَحْتَاجُ اِلٰى تَغْيِيْرٍ وَاِصْلَاحٍ كَبِيْرٍ فِيْ نِظَامِ التَّعْلِيْمِ وَمِنْهَا جِهَا الْعَقِيْمِ لَوْ اَتَاحَ اللّٰهُ لِلْقَائِمِيْنَ

بِهَا اِصْلَاحَهَا وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

اور مدارس وسیع وعریض ہندوستان کے طول وعرض میں بہت تعداد میں ہیں جو کہ تعلیم کے نظام اور کمزور تعلیمی نصاب میں تبدیلی اور بڑی اصلاح کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالٰی ان مدارس کو قائم کرنے والوں کو ان کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں اور یہ چیز اللہ پر مشکل نہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۱۸) (مشق نمبر ۱۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے، رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادین) حکومت اسے دیس نکالا دے رہی ہے۔

لُغَةُ الْهِنْدِ الْاُرْدِيَّةُ لُغَةٌ مُتَقَدِّمَةٌ/ صَاعِدَةٌ يَنْطِقُ بِهَا وَيَفْهَمُهَا كُلُّ رَجُلٍ / فَرْدٍ مُتَعَلِّمًا مُثَقَّفًا اَوْ اُمِّيًا اَمَّا اِصْطَلَاحَاتُهَا الْعِلْمِيَّةُ وَالسِّيَاسِيَّةُ فَعَدَدُ فَاهِمِيْهَا لَيْسَ بِقَلِيْلٍ اَيْضًا لٰكِنَّ الْحُكُوْمَةَ اللَّادِيْنِيَّةَ تُخْرِجُهَا مِنْ اَرْضِ الْوَطَنِ اَلْيَوْمَ۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے کیونکہ اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اس کا فارسی رسم خط ہندی کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی بو آتی ہے۔ جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے منافی

بَعْضُ النَّاسِ يَتَحَدَّثُوْنَ / يُخْبِرُوْنَ عن حُرُمِهَا الْاُرْدِيَّةِ انَّهَا لُغَةُ مُسْلِمِى الْقَوْمِيَّةُ/ الْمِلِّيَّةُ لِاَنَّهَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَدَدٌ كَبِيْرٌ مِنْ كَلِمَات عَرَبِيَّةٍ وَفَارِسِيَّةٍ وَخَطُّهَا الْفَارِسِيُّ لَايُلَايِمُ خَطَّ الْهِنْدِ السَّنْسِكْرَتِى وَلِاَنَّهَا تَنْبَعِثُ مِنْهَا رَائِحَةُ ثَقَافَةِ مُسْلِمِي الْاِسْلَامِيَّةِ الَّتِىْ هِىَ ضِدُّ تَهْذِيْبِ / حَضَارَةِ الْهِنْدِ الْقَدِيْمَةِ وَتُعَارِضُ/ حُكُوْمَتُهَا الْعَلْمَانِيَّةَ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

(تیسرا سبق)

صفت جملے کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتداء کی خبر ہوتا ہے، اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے۔ مبتداء وخبر اور موصوف وصفت کے درمیان جو فرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ مبتداء معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ اور موصوف وصفت معرفہ ونکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہیں سے بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا۔ کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہوگا یا خبر ہوگا۔

	مبتداء	خبر		موصوف	صفت
(۱)	اَلْوَلَدُ	یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ	(۲)	وَلَدٌ	یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ

پہلی مثال میں اَلْوَلَدُ مبتدا ہے اور یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی خبر ہے۔ اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ اس کی صفت ہے۔

فائدہ:

اوپر کی مثال میں اَلْوَلَدُ معرفہ اور شروع میں ہونے کی وجہ سے مبتداء ہے اس لئے یَرْکَبُ اس کی خبر بن گیا ہے۔ مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ حال ہوا کرتا ہے جیسے۔

ذوالحال فاعل　　حال

(۱) جَاءَنِی الْوَلَدُ یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ (لڑکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا)

فاعل موصوف   صفت

(۲) جَاءَنِیْ وَلَدٌ یَرْکَبُ الدَّرَّاجَةَ (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے)۔

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اصل یہ ہے کہ مبتداء اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) مبتداء کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال بن گیا۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لئے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں مبتداء بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔

موصوف وصفت کے درمیان تذکیر وتانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو مبتداء وخبر کے سلسلہ میں درس نمبر 13 حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہو اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہئیں تو موصوف وصفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعے لانی چاہئے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِیْ قَتَلَ الْاَسَدَ (آیا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا) یہاں درحقیقت الرَّجُلُ کی صفت الَّذِیْ اسم موصول ہے۔ جو معرفہ ہے اور قَتَلَ الْاَسَدَ صلہ ہے۔ اَلَّذِی کا اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر الرَّجُلُ کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جَاءَ رَجُلٌ اَلَّذِی قَتَلَ الْاَسَدَ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ رَجُلٌ نکرہ ہے اَلَّذِی معرفہ ہے یہ غلطی طلباء بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جَاءَ الرَّجُلُ

قَتَلَ الْاَسَدُ بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ قَتَلَ الْاَسَدَ یہاں نکرہ ہے اس لئے الرَّجُلُ کی صفت نہیں بن سکتا تا آنکہ قَتَلَ الْاَسَدَ سے پہلے الَّذِیْ کا اضافہ نہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہئے تاکہ موصوف وصف میں پوری مطابقت ہو سکے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (١٩) (مشق نمبر ١٩)

اردو ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(١) قَطَفَ مَحْمُوْدٌ زَهَرَةً رَائِحَتُهَا ذَكِيَّةٌ وَلَوْ نُهَازَاهٍ

محمود نے ایک ایسا پھول توڑا کہ جس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ خوشنما ہے۔

(٢) اَنَا اَسْكُنُ فِی قَرْيَةٍ صَغِيْرَةٍ تَحِيْطُ بِهَا الْاَنْهَارُ وَالْحُقُوْلُ الْخَضْرَآءُ

میں ایک ایسی چھوٹی بستی میں رہتا ہوں جس کو نہروں اور سرسبز کھیتوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

(٣) وَحَوْلُ قَرْيَتِیْ اَشْجَارٌ عَالِيَةٌ قَطُوْفُهَا دَانِيَةٌ لَامَقْطُوْعَةٌ وَلَامَمْنُوْعَةٌ

اور میری بستی کے چاروں طرف اونچے اونچے درخت ہیں جن کے پھول جھکے ہوئے ہیں جو نہ تو ختم ہونیوالے ہیں۔ اور نہ استعمال کے اعتبار سے ممنوع ہیں۔

(٤) شَاهَدْتُ الْيَوْمَ طِفْلاً صَغِيْرًا يَعْبُرُ الطَّرِيْقَ فَصَدَمَتْهُ سِيَّارَةٌ سَرِيْعَةٌ

میں نے آج ایک ایسا چھوٹا بچہ دیکھا جو راستہ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار موٹر نے اسے ٹکر ماردی۔

(٥) جَاءَنِی الْيَوْمَ غُلَامَانِ صَغِيْرَانِ يَنْطِقَانِ بِالْعَرَبِيَةِ الْفَصِيْحَةِ۔

آج میرے پاس چھوٹی عمر کے دو بچے آئے جو فصیح عربی بولتے تھے۔

(٦) اَلْمَدَارِسُ يَقْصُدُهَا التَّلَامِيذُ مِنْ كُلِ نَاحِيَةٍ فَيَتَلَقَوْنَ الْعِلْمَ عَلٰى اَسَاتِذَةٍ بَرَرَةٍ۔ يُهَذِّبُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَيُثَقِّفُوْنَ عَقُوْلَهُمْ وَيُعَوِّدُوْنَهُمْ

مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

مدارس ان میں شاگرد (طلباء) ہر طرف سے آتے ہیں اور اچھے کردار والے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ان کو تہذیب سکھاتے ہیں اور ان کی عقلوں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کو اچھے اخلاق کا عادی بناتے ہیں۔

(۷) **قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "مَاهَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنی قدر (مرتبہ) کو پہچان لیا وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا۔

(۸) **وَقَالَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ اَوْسَكَتَ فَسَلَّمَ**

اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے بھلائی کی بات کی تو اس نے غنیمت حاصل کی۔ یا وہ خاموش رہا تو سلامت رہا۔

(۹) **اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَايُسْتَجَابُ لَهَا۔**

اے پروردگار بے شک میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو اور ایسے دل سے جو خشوع والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(۱۰) **قَالَ اللّٰہَ تَعَالٰی "قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا اَذًى"**

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بھلی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ جس کے بعد تکلیف دی جائے۔

(۱۱) **ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔**

اللہ نے ایک مثال ستھری بات کی بیان کی جیسے ایک ستھرا درخت جس کی جڑ

مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

(۱۲) **وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ**

اور مثال گندی بات کی ایسے گندے درخت کی طرح ہے کہ جس کو زمین کے اوپر سے اُکھاڑ لیا تو اس کے لئے کوئی ٹھہراؤ نہیں۔

(۱۳) **اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارِ**

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

(۱۴) **مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ**

مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس دانے کی مثل ہے جس نے سات بالیاں اگائیں ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

(۱۵) **مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِنِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ**

مثال ان لوگوں کی کہ جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر زور دار ہوا چلے آندھی کے دن (اور اسے اڑا لے جائے)

(۱۶) **مَثَلُ مَايُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ**

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں مثل ایسی ہوا کے ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ جا لگے ایسی قوم کی کھیتی کو جس نے ظلم کیا اپنی جانوں پر پھر اس کو ہلاک کر دیا اور نہیں ظلم کیا اللہ نے ان پر لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۱۷) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتّٰى اِذَا جَاءَ هٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ اَوْكَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشٰهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ، سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال مثال ایسے سراب کے ہیں کہ جنگل میں پیاسا اس کو پانی جانے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچا تو اس کو کچھ نہ پایا اور پالیا اللہ کو اپنے پاس پھر اس کو پورا کر دیا اس کا لکھا حساب۔ یا اندھیرے گہرے دریا کی طرح اس پر چڑھ آتی ہے ایک لہر پر لہر اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۰) (مشق نمبر ۲۰)

(۱) ننھا خالد محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لئے جو ابھی کھلے نہیں تھے۔

دَخَلَ خَالِدُ نِ الصَّغِيْرُ فِي بُسْتَانِ مَحْمُوْدٍ وَقَطَفَ اَزْهَارًا لَمَّا تَتَبَسَّمْ

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے گلاب کا ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

فَمَنَعَهٗ مَحْمُوْدٌ عَنْ هٰذَا الْعَمَلِ ثُمَّ قَطَفَ لَهٗ وَرْدَةً مُتَفَتِّحَةً زَاهِيَةً لَوْنُهَا

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور

مہذب ہیں۔

يَسْكُنُ زَمِيْلِى فِى قَرْيَةٍ سُكَّانُهَا مُتَعَلِّمُوْنَ و مُثَقَّفُوْنَ / مُهَذَّبُوْنَ

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

شَاهَدْنَا فِى الْبَارِحَةِ خَطِيْبًا فِى حَفْلَةٍ كَانَ يَسْحَرُ قُلُوْبَ النَّاسِ بِخُطْبَتِهٖ

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

قَبَضَتِ الشُّرْطَةُ/ الْبُوْلِيْسُ عَلٰى سَارِقٍ كَانَ يَسْعَى النَّقْبَ

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی گرفتار سے چل رہی تھی۔

لَمَّا رَجَعْنَا مِنْ بَمْبَایَ رَكِبْنَا قِطَارًا كَانَ يَجْرِىْ خَمْسِيْنَ مِيْلاً فِى سَاعَةٍ

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

زُرْنَا بِمَحَطَّةِ بَمْبَایَ قِطَارًا/ صُنِعَ عَلٰى طَرْزٍ جَدِيْدٍ۔

(۸) مخترعین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کے ذریعے چاند تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے۔

اِخْتَرَعَ الْمُخْتَرِعُوْنَ صَوَارِيْخَ سَهُلَ الْوُصُوْلُ بِهَا اِلَى الْقَمَرِ۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے سے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

هَبَّتْ فِى الْبَارِحَةِ عَاصِفَةٌ اِقْتَلَعَتِ الْاَشْجَارَ الْبَاسِقَةَ وَالْعَظِيْمَةَ

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق سے نہیں سمجھتے تھے۔

لَقِيْنَا الْيَوْمَ بِرِجَالٍ لَايَفْهَمُوْنَ شَيْئًا مِنَ اللُّغَةِ الْاُرْدِيَةِ ۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

اِشْتَرىٰ عَمِّي حَدِيْقَةً يُثْمِرُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ سنی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

سَمِعْنَا الْبَارِحَةَ صُرَاخًا دُهِشْنَا مِنْهُ وَسَائِرُ رُفَقَائِنَا

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔

يَحْتَاجُ مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ اِلٰى قَائِدٍ يَتَّسِمُ بِسِيْرَةٍ اِسْلَامِيَةٍ يَحْمِلُ سُلُوْكًا اِسْلَامِيًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۱) (مشق نمبر ۲۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(وَصْفُ الْمُحَطَّةِ)

(پلیٹ فارم کا آنکھوں دیکھا حال)

جَاءَتْ بَرْقِيَةٌ اِلٰى اَبِيْ مِنْ صَدِيْقٍ لَهٗ كَانَ قَادِمًا مِنْ سَفَرِهِ الْمَيْمُوْنِ۔ فَخَرَجَ اَبِي اِلَى الْمُحَطَّةِ لِيَسْتَقْبِلَهٗ وَاسْتَصْحَبَنِي مَعَهٗ فَرَكِبْنَا سَيَّارَةً سَارَتْ بِنَا اِلَى الْمُحَطَّةِ بِسُرْعَةٍ عَظِيْمَةٍ۔ فَمَا هِيَ اِلَّا دَقَائِقُ حَتّٰى وَصَلَتِ السَّيَّارَةُ وَوَقَفَتْ فِي سَاحَةٍ كَبِيْرَةٍ وَاسِعَةِ الْأَرْجَاءِ، بَعِيْدَةِ الْاَنْحَاءِ بِهَا، كَثِيْرٌ مِنَ الْمَرَاكِبِ وَالسَّيَارَاتِ وَامَامَهَا بِنَاءٌ شَامِخٌ بِهٖ غُرُفَاتٌ كَثِيْرَةٌ وَ حُجُرَاتٌ وَاسِعَةٌ۔ فَقَالَ اَبِي هٰذِهٖ هِيَ الْمُحَطَّةُ۔ فَنَزَلْنَا مِنَ السَّيَارَةِ وَمَشٰى بِي اَبِي اِلٰى غُرْفَةٍ بِهَا نَوَافِذُ عَدِيْدَةٌ وَعَلٰى كُلِّ نَافِذَةٍ مِنْهَا رَجُلٌ جَالِسٌ يَبِيْعُ التَّذَاكِرَ

فَوَقَفَ بِیْ اَبِیْ عِنْدَ نَافِذَةٍ وَاشْتَرٰی تَذْکِرَتَیْنِ لِلرَّصِیْفِ۔ وَقَالَ هٰذَا مَکْتَبُ التَّذَاکِرِ، وَرَاَیْتُ هُنَاكَ غُرْفَةً اُخْرٰی تَشَابَهُ الْاُوْلٰی هَیْئَةً وَبِنَاءً وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهَا اِزْدِحَامٌ وَلَا بَیْعٌ وَلَاشِرَاءٌ فَسَئَلْتُ اَبِیْ عَنْهَا فَقَالَ هٰذَا مَکْتَبُ الْاِسْتِعْلَامِ۔

میرے والا صاحب کے پاس ایک دوست کی طرف سے ایک تار آئی جو کہ مبارک سفر سے آ رہے تھے پس میرے والد ان کا استقبال کرنے کے لئے گئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ ہم نے ایک ایسی موٹر کار پر سواری کی جو ہم کو بہت تیزی رفتاری کے ساتھ اسٹیشن لے گئی۔ بس تھوڑے سے ہی منٹ گزرے تھے کہ موٹر کار پہنچ گئی اور ایک بہت بڑے لمبے چوڑے میدان میں رک گئی۔ اس میں اور بھی بہت سی کاریں اور سواریاں ٹھہری ہوئی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ایک شاندار عمارت تھی جس میں بہت سے بالا خانے اور کھلے کھلے کمرے تھے۔ پس میرے والد نے بتایا کہ یہی ریلوے اسٹیشن ہے۔ پھر ہم موٹر کار سے نیچے آئے اور میرے والد مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک ایسے کمرے کی طرف چل دیئے کہ اس کمرے میں بہت سی کھڑکیاں تھیں اور ہر ایک کھڑکی پر ایک شخص بیٹھا ٹکٹیں فروخت کر رہا تھا۔ تو میرے والد بھی میرے ساتھ ایک کھڑکی کے پاس کھڑے ہو گئے اور پلیٹ فارم کی دو ٹکٹیں خرید لیں اور مجھے بتایا کہ یہ ٹکٹ گھر ہے اس کے علاوہ میں نے وہاں ایک دوسرا کمرہ بھی دیکھا جو شکل وصورت اور طرز تعمیر میں پہلے کمرے سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن وہاں لوگوں کی بھیڑ تھی نہ ہی کسی قسم کی کوئی خرید وفروخت میں نے اس کے بارے میں اپنے والد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ معلومات کا دفتر ہے۔

ثُمَّ قَصَدْنَا دَاخِلَ الْمُحَطَّةِ فَاِذَا نَحْنُ بِبَابٍ عَظِیْمٍ مِنَ الْحَدِیْدِ یَدْخُلُ مِنْهُ الْمُسَافِرُوْنَ وَ یَخْرُجُوْنَ وَبِجَانِبِهٖ عَامِلٌ یَثْقُبُ التَّذَاکِرَ بِمِقْرَاضِهٖ،

وَيَرْقَبُ الْغَادِيْن وَالرَّائِحِيْنَ اَخَذَ اَبِی بِيَدِیْ وَجَازَ مَعِیَ الْبَابَ، وَرَأَيْتُ هُنَاكَ فناءً فَسِيْحًا يَمُوْجُ بِالْاُنَاسِيِّ مِنْ مُخْتَلِفِ الطَّبَقَاتِ۔ فَقَالَ اَبِی هٰذَا هُوَ الرَّصِيْفُ وَكَانَتْ بِجَوَانِبِهِ مَقَاعِدُ رُصِفَتْ بِنَسْقٍ وَّتَرتِيْبٍ يَجْلِسُ عَلَيْهَا الْمُسَافِرُوْنَ وَالْمُوَدِّعُوْنَ۔ فَجَلَسْنَا عَلٰى مَقْعَدٍ مِنْهَا كَانَ عَلٰى قُرْبٍ مِنَ الْمَنْظَرَةِ وَاَعْجَلَنِیْ مِنْ رُؤيَتِهَا قُرْبُ مَوْعِدُ الْقِطَارِ ثُمَّ جَاءَ قِطَارٌ يَتَهَادٰى فَخَفَّ اِلَيْهِ الْمُسَافِرُوْنَ يَتَزَاحَمُوْنَ وَيَتَدَافَعُوْنَ وَقَامَ اَبِی يَلْتَمِسُ صَدِيْقَهُ الْقَادِمَ وَيَتَصَفَّحُ الْوُجُوْهُ وَلٰكِنَّنَا لَمْ نَجِدْهُ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ لَاتَزِيْدُ عَلٰى دَقَائِقَ آذَنَ الْقِطَار بِالرَّحِيْلِ وَصَفَّرَ صَفِيْرًا خَفَقَتْ لَهٗ قُلُوْبُ الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُوَدِّعِيْنَ ثُمَّ اِنَّ الْقِطَارَ غَادَرَ الْمَكَانَ وَجَدَّ فِی السَّيْرِ۔ وَكُنَّا كَذٰلِكَ اِذَا رَأَيْتُ مُسَافِرًا يَقْدُمُ اِلَيْنَا فَاِذَا هُوَ ذٰلِكَ الْقَادِمُ الَّذِیْ جِئْنَا لِاِسْتِقْبَالِهِ فَتَعَانَقَ مَعَ اَبِیْ وَمَسَحَ هُوَ عَلٰى رَأسِیْ فَفَرِحْنَا جِدًّا وَرَجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ۔

پھر ہم نے اسٹیشن کے اندرونی حصہ کی طرف کا ارادہ کیا تو اچانک ہم ایک لوہے کے بڑے گیٹ پر پہنچ گئے۔ جس سے مسافر داخل ہو رہے اور نکل رہے تھے اور دروازہ کے ایک طرف ایک ملازم (ٹکٹ چیک کرنے والا) اپنی (پنچ مشین) کے ساتھ ٹکٹوں میں چھید کر رہا تھا اور آنے جانے والوں کا بڑی توجہ سے جائزہ لے رہا تھا۔ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ ساتھ لئے ہوئے دروازہ سے گزر گئے اور میں نے وہاں پر ایک وسیع صحن دیکھا جو مختلف اقسام کے لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ میرے والد نے کہا یہی پلیٹ، فارم ہے اس کے اطراف میں کچھ بنچ رکھے ہوئے تھے۔ جو ترتیب وار سلیقے سے جوڑے گئے تھے۔ جن پر مسافر اور ان کو الوداع کرنے والے لوگ بیٹھتے ہیں۔ پھر ہم انتظارگاہ کے پاس ایک بنچ پر بیٹھ گئے اور میں گاڑی کے پہنچنے کے وقت کے قریب ہونے کی وجہ سے انتظارگاہ کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا پھر گاڑی

آہستہ سے چلتی ہوئی آئی تو مسافر آپس میں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے اس کی جانب لپکے اور میرے والد ایک جگہ کھڑے اپنے دوست کو تلاش کر رہے تھے اور چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے لیکن ہم نے ان کو نہ پایا اور تھوڑی دیر بعد گاڑی نے روانہ ہونے کا ہارن دیا اور ایسی سیٹی بجائی کہ جس سے مسافروں اور الوداع کرنے والوں کے دل دہل گئی۔ پھر گاڑی روانہ ہوئی اور رفتار میں تیز ہوئی اور ہم اسی حال میں کھڑے ہوئے تھے کہ میں نے اچانک ایک مسافر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا یہی وہ میرے والد کا آنے والا دوست تھا جس کے استقبال کے لئے ہم آئے ہوئے تھے۔ پس وہ میرے والد سے گلے ملا اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا پس ہم بہت خوش ہوئے اور ہم گھر کی طرف لوٹ آئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۲) (مشق نمبر ۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہسپتال کا حال

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانے میں کام کرتا تھا ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرے میں ہے۔ جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی۔ میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

كَانَ لِی جارٌ یَعْمَلُ فِی مَصْنَعٍ فَذَاتَ مَرَّةً مَرَضَ مَرْضًا اِضْطَرَبَتْ مِنْهُ اَهْلُهُ وَتَخَوَّفُوْا الْمَوْتَ ذَهَبْتُ لِعِیَادَته اِلٰی بَیْتِهٖ۔ فَرَأَیْتُ فِیْ خُجْرَةٍ ضَیِّقَةٍ مُظْلِمَةٍ لَایَدْخُلُ فِیْهَا الْهَوَآءُ وَلَاالضَّوْءُ فَاَشَرْتُ عَلٰی اَهْلِهٖ اَنْ تُدْخِلَهْ فِی

مُسْتَشْفًی یُوْجَدُ فِیْهِ اِعْتِنَاءٌ لَائِقٌ بِالْمَرْضٰی۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اس کی عمارت کے لئے ایسے جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جو بازار کے شورشغب سے دور ہوں۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لئے ایسے کمرے تیار کئے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہوسکے اس کے آس پاس خوشنما پارک اور چمن ہوتے ہیں۔ جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں ایسے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اس میں ایسے تیماردار ہوتے ہیں۔ جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کے پاس رات بھر جاگتے رہتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اَلْمُسْتَشْفٰی مَکَانٌ یُعْتَنٰی فِیْهِ بِالنَّظَافَةِ غَایَةَ الْاِعْتِنَاءِ یُنْتَخَبُ لِعِمَارَتِهٖ مَوَاضِعَ تَکُوْنُ بَعِیْدَةً عَنْ صَخَبِ السُّوْقِ فِی اَلْمُسْتَشْفٰی حُجُرَاتٌ کَثِیْرَةٌ تَتَوَفَّرُ فِیْهَا اَسْبَابُ الصِّحَّةِ تُنْشَأُ لِلْمَرْضٰی غُرُفَاتٌ یَتَیَسَّرُ مِنْهَا مُرُوْرُ الْضَوْءِ وَالرِّیْحِ وَتُوْجَدُ وَرَاءَهٗ مُنْتَزَهَاتٌ رَائِعَةٌ وَبَسَاتِیْنُ یَتَسَلّٰی بِهَا قَلْبُ الْمَرِیْضِ وَیَتَحَدَّثُ فِی صِحَّتِهٖ اَثَرٌ صَالِحٌ وَیُوْجَدُ الْمُسْتَشْفِیَاتِ دَکَاتِرَةٌ حُذَّاقٌ یُوَاسُوْنَ بِالْمَرْضٰی وَفِیْهَا مُمَرِّضُوْنَ وَعُیِّنُوْا لِخِدْ مَتِهِمْ خَاصَّةً هُمْ یَسْهَرُوْنَ عِنْدَ الْمَرْضٰی تَمَامَ اللَّیْلِ اَلْمُسْتَشْفٰی مَکَانٌ تُوْجَدُ فِیْهِ اَلَاتُ الْجَرَاحِیَّةِ وَاَدْوِیَّةٌ مِنْ کُلِّ نَوْعٍ فِی کُلِّ وَقْتٍ۔

اس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جوان کے گھر کے قریب ہی تھا۔ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض

صحت یاب ہو کر واپس آیا گیا اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انہوں نے میرے مشورے کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

فَاَخَذَ اَهْلُ الْمَرِيْضِ بِمَشُوْرَتِي۔ وَاَدْخَلُوْهُ فِي مُسْتَشْفَى كَانَ مُجَاوِرًا لِبَيْتِهِمْ فَمَا مَضَى اُسْبُوْعٌ حَتَّى رَجَعَ الْمَرِيْضُ بَرِيْئًا فَفَرِحَ اَهْلُهُ جِدًّا وَشَكَرُوْا لِمَشُوْرَتِي وَدَعَوْا لِيْ فَقُلْتُ الصِّحَةُ وَالْمَرَضُ كِلَاهُمَا بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۳) (مشق نمبر ۲۳)

(۱) يُزْرَعُ الْاَرُزُّ فِي الْاَرَاضِي الْهَضَبَةِ الَّتِي تَكْثُرُ فِيْهَا الْمِيَاهُ

دھان ان میدانی علاقوں میں بویا جاتا ہے جہاں پانی کی بہتات ہوتی ہے۔

(۲) اَلْجِبَالُ حُصُوْنٌ طَبِيْعِيَّةٌ لِلْبِلَادِ الَّتِي تُجَاوِرُهَا وَمِنْهَا تُنْحَتُ وَالْحِجَارَةُ الَّتِي تُسْتَعْمَلُ فِي الْبِنَاءِ۔

پہاڑ اپنے ہمسایہ ممالک کے قدرتی قلعے ہیں اور ان سے ایسی چٹانیں اور پتھر تراشے جاتے ہیں جن کو عمارت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) اَبَلَّ اَبِيْ مِنْ مَرَضِهِ الشَّدِيْدِ الَّذِيْ اَنْهَكَ قُوَاهُ وَاَضْنَى جِسْمَهُ

میرے والد اس سخت بیماری سے صحت مند ہو گئے جس نے ان کے قوی کو کمزور اور جسم کو دبلا کر دیا تھا۔

(۴) لَايَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَلْتَمِسَ مِنَ الدُّنْيَا غَيْرَ الْكَفَافِ الَّذِيْ يَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰى عَنْ نَفْسِهِ

عقل مند آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دنیا سے اس سے زیادہ روزی کی طلب کرے کہ جس سے وہ جان سے تکلیف کو دور کر سکے۔

(۵) اَلْكَرِيْمُ يَرَى الْمَوْتَ اَهْوَنَ مِنَ الْحَاجَةِ الَّتِى تُحَوِّجُ صَاحِبَهَا اِلَى الْمَسْئَلَةِ لَاسِيَّمَا مَسْأَلَةَ الْاَشِحَّاءِ

شریف آدمی موت کو زیادہ آسان سمجھتا ہے اس ضرورت سے جو کہ ضرورت مند کو مانگنے پر مجبور کر دے خاص کر ایسے سوال پر جو بخیل لوگوں سے کیا جائے۔

(٦) وَاشْكُرْ لِمُعَلِّمِكَ الَّذِى يَعْنِى بِتَعْلِيْمِكَ وَيَتَّعِبُ فِى تَأْدِيْبِكَ لِتَصِيْرَ نَافِعًا لِاُمَّتِكَ وَخَادِمًا لِدِيْنِكَ وَوَطِنِكَ الَّذِى فِيْهِ نَشَأْتَ وَتَرَعْرَعْتَ۔

اور اپنے استاد کا شکریہ ادا کر جو تیری پڑھائی کا بندوبست کرتا ہے اور تجھے ادب سکھانے کی مشقت اٹھاتا ہے تاکہ تو اپنی قوم کے لئے مفید اور اپنے دین اور اپنے وطن کے لئے خادم ثابت ہو جس میں تو نے تربیت پائی اور پل کر جوان ہوا۔

(۷) اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِى تَشْرَبُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ۔

بھلا دیکھو تو تم اس پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں۔

(۸) اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِى تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ

بھلا دیکھو تو اس آگ کو جو تم نکالتے ہو درخت سے کیا تم نے اس درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

(۹) لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِى سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

البتہ تحقیق اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر مہربانی کی جنہوں نے اس کی

مشکل گھڑی میں پیروی کی۔

(۱۰) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

پس وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور اس کو عزت دی اور اس کی مدد کی اور پیروی کی انہوں اس نور کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۱۱) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى لَا يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى۔

پس ڈرایا میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے نہیں داخل ہوگا اس میں کوئی مگر وہ بڑا بد بخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور بچا رہے گا اس سے وہ جو کہ بڑا متقی ہے۔ وہ جو کہ اپنا مال دیتا ہے تا کہ پاک ہو۔

(۱۲) قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا۔

پوچھ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے یہ ان کے عملوں کا بدلہ ہے اور رہنے کا ٹھکانا ہے۔

(۱۳) وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اور نہیں بدلہ لیا گیا ان سے مگر یہ کہ وہ ایمان لائے اللہ پر جو کہ غالب ہے بزرگی والا ہے اس ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔

(۱۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَاْمُرُنَا؟ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ

الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِی لَکُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد لوگوں میں خود غرضی اور کچھ دوسرے امور ایسے ظاہر ہونگے جن کو تم پسند نہیں کرو گے۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں اس وقت کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ جو تم پر حق ہو وہ ادا کرتے رہو اور جو تمہارا حق ہو اس کے لئے اللہ سے سوال کرتے رہو۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۴) (مشق نمبر ۲۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔

اَلطُّلَابُ الَّذِیْنَ یَتکَاسَلُوْنَ فِی الْجُهْدِ یَتَسَاهَلُوْنَ فِی الْاِجْتِهَادِ یَرْسُبُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانَاتِ الْکَثِیْرَةِ

(۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں گے جو سالا امتحان میں اول آئے ہیں۔

یُقَسَّمُ الْجَوَائِزُ فِی حَفْلَةِ الْیَوْمِ بیْنَ الطُّلَّابِ الَّذِیْنَ نَجَحُوْا بِالشَّهَادَةِ الْاُوْلٰی فِی الْاِخْتِبَارِ السَنَوِیِّ۔

(۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہیں۔

اَلْاَطْفَالُ الصَّغِیْرَةُ کَثِیْرًامَا یَرْتَکِبُوْنَ فَعُلَاتٍ یَصْعَبُ فَهْمُ مَعَانِیْهَا

(۴) محمود نے اپنی وہ جائیداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔

بَاعَ مَحْمُوْدٌ اَمْلَاکَهٗ الَّتِی مَلَکَهَا وِرَاثَةً بِثَمَنٍ رَخِیْصَةٍ۔

(۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا مگر راستہ بھر میں ہم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔

اَلْقِطَارُ الَّذِی سَافَرْتُمْ فِیْهِ اَمْسِ كُنْتُ اَنَا مُسَافِرًا فِیْهِ اَیْضًا لٰكِنْ مَارَاٰی اَحَدٌ مِنَّا الآخَرَ فِی طُوْلِ الطَّرِیْقِ۔

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی وہ غار ثور کہلاتی ہے۔

اَلْغَارُ الَّذِی كَانَ اٰوٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَثْنَاءَ الْهِجْرَةِ یُقَالُ لَهٗ غَارُثُوْرٍ

(٧) اور وہ غار جس میں آپ نبوت سے پہلے عبادت کرتے تھے وہ غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔

وَالْغَارُ الَّذِی كَانَ یَتَعَبَّدُ فِیْه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ مَوْسُوْمٌ بِاِسْمِ غَارِ حِرَاءَ۔

(٨) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے۔ لیکن کچھ لوگ غلطی سے اسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔

اَلنَّهْرُ الَّذِی اُغْرِقَ فِیْه فِرْعُوْنُ بَحْرُالْاَحْمَرِ لٰكِنْ بَعْضُ النَّاسِ یَظُنُّوْنَهٗ خَطَأً بَحْرَ النِّیْلِ۔

(٩) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک مقام ہے۔

اَلْمَكَانُ الَّذِیْ یَلْتَقِی فِیْهِ كَنْكَا وَ جَمْنَا مَكَانٌ مَیْمُوْنٌ عِنْدَ الْهَنَادِكِ۔

(١٠) جو جہاز کل تجارتی سامان لیکر بمبئی روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

اَلْبَاخِرَةُ قَامَتْ مِنْ مِیْنَاءِ بَمْبَای بِبَضَائِعَ تِجَارِیَّةٍ غَرِقَتْ فِی الطَّرِیْقِ

(١١) انہیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

لَاتَسْتَهِیْنُوْبِهِمْ فَهٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِیْنَ یَفْتَخِرُبِهِمْ تَارِیخُ الْهِنْدِ

الْاِسْلَامِی فِی زَمَانِ الآتِی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۵) (مشق نمبر ۲۵)

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کریں پھر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۱) الطبیب، تدخله، البیت، لایدخله، الشمس، الذی

(۲) اُصِیب، علی، لاتقس، فِی ماله، رجل، اَو أهله، وَعَیَالَهٗ

(۳) الشَباك، تجلسون، الهواء الفاسد، یصرف الذی، من الحجرات

(۴) یضرکم، فیها اوتنامون، التی لایهابون، علیها، التلامیذ، فی القرأة، الامتحان، الذین یجتهدون، ویواظبون۔

(۵) شکرنا، جمعت کثیرًا، لاساتذتنا الکرام، الفرصة، السعیدة، الذین، من الاخوان و ذوی الفضل، اتاحو الناتلك، التی۔

(۶) اِنَّ الکعبة، ابراهیم، و اسمعیل، علیهما الصلوة والسلام، صنماً التی لعبادة اللّٰه وحده، ثلث مائةٍ و ستون بناها، فیها، کان۔

الفاظ کی ترتیب، اعراب کے ساتھ اور ترجمہ

(۱) اَلْبَیْتُ الَّذِیْ تَدْخُلُهٗ الشَمْسُ لایَدْخُلُهٗ الطَبِیْبُ

وہ گھر جس میں سورج داخل ہوتا ہے (دھوپ آتی ہے) ڈاکٹر اس گھر میں نہیں داخل ہوتا۔

(۲) لاتَقُسُ عَلٰی رَجُلٍ اُصِیْبَ فِی مَالِهٖ اَوْاَهْلِهٖ وَعِیَالِهٖ

تو ایسے شخص سے سنگ دلی کا برتاؤ نہ کر جو اپنے مال اور اہل وعیال کے صدمہ سے دوچار ہو۔

(۳) اَلشُّبَّاكُ یَصْرِفُ الْهَوْآءَ الْفَاسِدَ الَّذِیْ یَضُرُّکُمْ مِنَ الْحُجُرَاتِ الَّتِی تَجْلِسُوْنَ فِیْهَا اَوْتَنَامُوْنَ

کھڑکی ان کمروں سے اس خراب ہوا کو خارج کر دیتی ہے جن کمروں میں تم بیٹھتے ہو یا سوتے ہو۔

(۴) اَلتَّلَامِیْذُ الَّذِیْنَ یَجْتَهِدُوْنَ فِی الْقِرَاْءَةِ وَیُوَاظِبُوْنَ عَلَیْهَا لَایَهَابُوْنَ الْاِمْتِحَانَ

جو شاگرد پڑھائی میں محنت کرتے ہیں اور اس پر دوام اختیار کرتے ہیں وہ امتحان سے نہیں گھبراتے۔

(۵) شَکَرْنَا لِاَسَاتِذَتِنَا الْکِرَامِ الَّذِیْنَ اَتَاحُوْا لَنَاتِلْكَ الْفُرْصَةَ السَّعِیْدَةَ الَّتِی جَمَعَتْ کَثِیْرًا مِنَ الْاِخْوَانِ وَذَوِی الْفَضْلِ

ہم اپنے معزز اساتذہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہم کو یہ مبارک موقع فراہم کیا کہ جس نے بہت سے احباب اور اصحاب فضل وکمال کو جمع کر دیا۔

(۶) اِنَّ الْکَعْبَةَ الَّتِی بَنَاهَا اِبْرَاهِیْمُ وَاِسْمَاعِیْلُ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ کَانَ فِیْهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا

بے شک وہ کعبہ جس کو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے بنایا اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے لئے اس میں تین سو ساٹھ بت تھے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۶) (مشق نمبر ۲۶)

(۱) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جن میں ''جملہ'' کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۱) لَقِیْتُ طَالِبَ کُلِیَّةٍ لَایَقْدِرُ اَنْ یَتَکَّمَ بِالْاِنْجِلِیْزِیَه

میں ایک کالج کے ایسے طالبعلم سے ملا کہ جو انگریزی بولنے پر قادر نہیں تھا۔

(۲) فَقُلْتُ اَسَفًا عَلٰی طَالِبٍ یَبْذُلُ عُمْرَهٗ فِی جَوِّ الْاِنْجِلِیْزِیَة لٰکِنْ مَازَال غَیْرَ مَاْنُوْسٍ۔

پس میں نے کہا افسوس ہے ایسے طالب علم پر جس نے انگریزی کے ماحول میں

اپنی عمر گزار دی لیکن وہ بالکل مانوس نہ ہوا۔

(۳) قَالَ اِهْدِنِی عَلٰی کِتَابٍ یُمِدُّنِیْ وَیَنْفَعُنِیْ۔

اس نے کہا میری کسی ایسی کتاب پر رہنمائی کر جو میری مدد کرے اور مجھ کو نفع دے۔

(۴) قُلْتُ لَهٗ اِلْزِمْ الْعَتِیْقَ الْاِنْجِلِشْ الْکُتَیْبَةَ فَاِنَّهَا رِسَالَةٌ سَهَّلَتْ تَمَارِیْنُهَا النُّطْقَ بِالْاِنْجِلِیْزِیَّةِ لِغَیْرِ النَّاطِقِیْنَ بِهَا

میں نے اس کو کہا تو عتیق انگلش رسالے کا مطالعہ کر بے شک وہ ایسا رسالہ ہے کہ انگلش نہ بولنے والے کے لئے اس کی مشقیں انگلش بولنا آسان کر دیتی ہیں۔

(۵) وَعَامِلٌ اَطْلَقَ الْسِنَةَ کَثِیْرٍ مِنَ الْخُرْسِ۔

اور یہ ایک ایسا محرک ہے جس نے بہت سے نہ بولنے والوں کی زبان چلا دی۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جس میں جملہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو۔

(۱) وَبَعْدَ زَمَانٍ قَلِیْلٍ لَقِیْتُهٗ مَرَّةً ثَانِیَةً فَتَذَکَّرَ تِلْكَ الْجُمْلَةَ الَّتِیْ کَانَتْ جَرَتْ بَیْنَنَا۔

اور تھوڑی سی مدت کے بعد میں اس کو دوسری مرتبہ پھر ملا تو وہ جملہ جو ہمارے درمیان جاری ہوا تھا دوبارہ یاد آیا۔

(۲) فَرَحَّبَ لِیْ وَحَبَّذَ بِمَشْوَرَتِی الَّتِیْ کُنْتُ اَشَرْتُهَا عَلَیْهِ۔

اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اس مشورے کی تعریف کی۔

(۳) وَقَالَ مُتَنِّیًا عَلٰی مَشْوَرَتِیْ صَدِیْقِی الْعَزِیْزُ دَلَّلْتَنِیْ عَلٰی ضَالَّتِی الَّتِیْ کُنْتُ فِیْ اَثْرِهَا۔

اور میرے مشورے کی داد دیتے ہوئے بولا پیارے دوست آپ نے مجھے میری گمشدہ متاع کا پتہ دیا میں جس کی تلاش میں تھا۔

(۴) وَلَاشَكَّ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ الَّذِیْ حَلَّ مَشَاكِلَ الْاِنْشَاءِ الْاِنْجِلِیْزِیِّ حَقَّ الْحَلِّ۔

اور کوئی شک نہیں اس بات میں یہ وہ کتاب ہے کہ جس نے انگریزی ادب کی مشکلات کو حل کردیا جیسا کہ ان کو حل کرنے کا حق تھا۔

(۵) فَقُلْتُ هَنِیْئًا لِلْجَادِّ الْوَاجِدِ بُغْیَتَهٗ

پس میں نے کہا تلاش میں لگ کر محنت کرنے والے کو مبارک ہو۔

٥

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

چوتھا سبق

مَفَاعِيْلُ خَمْسَةٍ

(پانچ مفعولوں کا بیان)

علماء نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں (۱) مفعول[1] (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول فیہ اور (۵) مفعول مَعَہٗ، ان سب کی مفصل بحث آپ صرف ونحو کی کتابوں میں پڑھ چکے ہونگے تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہٗ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق:

اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لئے لایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اعتراض میں سے کسی ایک غرض کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَرَى مَحْمُوْدٌ جَرْيًا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا) وَثَبَ الْقِطُّ وُثُوْبَ الْاَسَدِ (بلی شیر کی طرح جھپٹی) اَكَلَ الْوَلَدُ اَكْلَتَيْنِ (لڑکے نے دو مرتبہ کھایا)

اوپر کی تعریف اور مالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال تین

---

[1] مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ الحمار اس کی مشق وتمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہٗ تو اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واوَ معیت لکھا جاتا ہے جیسے اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلتے جاؤ) یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا اور جیسے جاء زَيْدٌ وَالْكُتُبَ (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا)

معنوں میں ہوتا ہے (۱) تاکید (۲) نوعیت (۳) عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے۔ **جَرَیٰ محمودٌ** میں مخاطب کے لئے اس شبہ کا امکان تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے۔ جسے **الجری** سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر جریًا کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً ''بہت زیادہ'' ''خوب'' ''اچھی طرح'' ''واقعی'' وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو صرف فعل کے ترجمے پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ ''بہت زیادہ'' ''خوب'' وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے۔

دوسری مثال نوعیت کی ہے۔ **وثب القط** سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ ''بلی جھپٹی'' مگر **وثوب الاسد** بڑھانے سے ایک نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلی شیر کی طرح جھپٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے اس میں **اکلتین** بڑھانے سے جس نئے معنیٰ کا اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دومرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا ہے بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام بن کر آتا ہے جس کو مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے۔ ذیل میں اس کی صورتیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اس مصدر کا کوئی مترادف لفظ جیسے **جَلَسَ محمودٌ قعودًا**
(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے **جری محمود سریعًا** (یعنی **جریاً سریعًا**)
(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے جیسے **رَجَعَ الجیش القہقریٰ** یعنی **رجوع القہقھری**۔

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے جیسے ناكل فى اليوم مرتين (یعنی اكلتين)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ الولَدُ الْحِصَانَ سوطاً (ضربًا بالسوط)

(۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اقبل التلميذ على القراءةِ كُلَّ الْاِقْبَالِ۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اجتهد محمود بعض الاجتهادِ

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اَحْسَنْتُ اِلَيْهِ ذلك الاحسان

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اَكْرَمْتُهٗ اِكْرَامًا لَآ اُكْرِمُهٗ اَحَدًا

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۷) (مشق نمبر ۲۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلْعَصَافِيْرُ تُشَقْشِقُ عَلَى الْاَشْجَار الْبَاسِقَةِ شَقْشَقَةً وَتُغَرِّدُ عَلَيْهَا الطُّيُوْرُ تَغْرِيْدًا حَسَنًا

چڑیاں بلند درختوں پر آواز سے چہچہاتی ہیں۔ اور دوسرے پرندے بھی ان پر خوب گاتے ہیں۔

(۲) اَلصِّلُّ حَيَّةٌ خَبِيْثَةٌ دَاهِيَةٌ قَدْ تَلْدُغُ الْاِنْسَانَ لَدْغًا فَتَسْقِيَهٗ كَاْسَ الرَّدٰى

سیاہ سانپ ایک خبیث اور چالاک سانپ ہے کبھی انسان کو ایسا ڈنگ مارتا ہے کہ موت کا پیالہ پلا دیتا ہے۔

(۳) اَلدَّبَّابَةُ مِنَ الآلاتِ الْحَرْبِيَةِ الْجَدِيْدَةِ تَزْحَفُ عَلَى الْاَرْضِ زَحْفَ

السُّلْحَفَاتِ فَلَايَعُوْقُهَا وَهَادُ وَلَاهِضَابِ۔

ٹینک نئے جنگی ہتھیاروں میں سے ایک ہے جو زمین پر کچھوے کی طرح رینگتا ہے۔ نہ کوئی گڑھا اس کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے نہ کوئی ٹیلہ۔

(۴) اَرْضُ الْهِنْدِ الشِّمَالِيَّةِ تَكْثُرُ فِيْهَا الْاَمْطَارُ كَثْرَةً لَايُقَاسُ بِهَا قِيَاسًا فِي اَرْضٍ لَاتَجُوْدُ عَلَيْهَا السَّمَآءُ اِلَّا قَلِيْلًا

شمالی ہندوستان کی سرزمین پر اتنی زیادہ بارشیں ہوتی ہیں کہ اس پر کسی زمین کو قیاس نہیں کیا جا سکتا جس پر آسمان نہ برستا ہو مگر تھوڑا۔

(۵) تَثُوْرُ الْبَرَاكِيْنُ فِي بَعْضِ الْجِهَاتِ ثَوْرَانًا شَدِيْدًا فَتَهْدِمُ الْمَنَازِلَ هَدْمًا وَتَدُكُّ الْمَبَانِيَ دَكًّا وَتَقْذِفُ النِّيْرَانَ قَذْفًا مُسْتَمِرًّا۔

بعض اطراف میں آتش فشاں پہاڑ اس طاقت سے پھٹتے ہیں کہ مکانوں کو بالکل گرا دیتے ہیں اور عمارتوں کو نیست و نابود کر دیتے ہیں اور لگاتار شعلے پھینکتے ہیں۔

(۶) رَأَيْتُ فَتًى مُكْتَمِلَ الشَّبَابِ قَدْدَاسَتْهُ سَيَّارَةٌ مُسْرِعَةٌ فَصَرَخَ صَرْخَةً عَالِيَةً اَحْدَثَتْ فِي النُّفُوْسِ هَلَعًا۔

میں نے ایک مکمل شباب والے جوان کو دیکھا کہ جس کو ایک تیز رفتار موٹر نے کچل کر روند ڈالا اس نے ایسی طاقتور چیخ ماری جس نے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی۔

(۷) اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مَطَرًا غَزِيْرًا سَالَتْ بِهِ الْاَوْدِيَةُ وَالشَّوَارِعُ وَامْتَلَأَتِ الْحُفَرُ وَالْاٰبَارُ امْتِلَاءً وَفَاضَتِ الْاَنْهَارُ فَيْضَانًا عَظِيْمًا فَطَمَّ الْوَادِي عَلَى الْقُرٰى وَبَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى وَجَعَلَ النَّاسُ يَخَافُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ خَوْفًا شَدِيْدًا۔

آسمان ایسا موسلا دھار برسا کہ جس سے نالے اور سڑکیں بہنے لگیں۔ گڑھے اور

کنوئیں پوری طرح بھر گئے۔ نہروں میں بڑی طغیانی آئی وادی بستیوں پر چڑھ گئی اور سیلاب بلند ٹیلوں تک پہنچ گیا لوگ اپنی جانوں اور مالوں پر سخت اندیشہ کرنے لگے۔

(۸) مَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعۡیَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعۡیُهُمۡ مَشۡكُوۡرًا

جو شخص آخرت کا طلبگار ہو اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے ضرورت ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔

(۹) مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَاعَاهَدُوۡا اللّٰهَ عَلَیۡهِ فَمِنۡهُمۡ مَنۡ قَضٰی نُحِبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَنۡ یَنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلاً۔

ایمان والوں میں کتنے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے اس پر وعدہ کیا تھا تو ان میں سے بعض اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ منتظر ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کو ذرا نہ بھولا۔

(۱۰) وَاِذَا اَرَدۡنَا اَنۡ نُهۡلِكَ قَرۡیَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِیۡهَا فَفَسَقُوۡا فِیۡهَا فَحَقَّ عَلَیۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنَاهَا تَدۡمِیۡرًا۔

اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ہو تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو برائی پر مقرر کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے پھر اس پر عذاب کا حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔

(۱۱) وَلَقَدۡ اَتَوۡا عَلَی الۡقَرۡیَةِ الَّتِیۡ اُمۡطِرَتۡ مَطَرًا السَّوۡءِ اَفَلَمۡ یَكُوۡنُوۡا یَرَوۡنَهَا بَلۡ كَانُوۡا لَا یَرۡجُوۡنَ نُشُوۡرًا

اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح سے بارش برسائی گئی تھی کیا وہ اس کو نہیں دیکھتے ہوں گے بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کی امید نہیں

رکھتے تھے۔

(۱۲) وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَاتَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا۔

اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا اور زمین کو بالکل برابر کر دے گا جس میں نہ تو کجی دیکھو گے نہ ٹیلا۔

(۱۳) اِذْ جَآؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا. هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا۔

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل خوف کے مارے گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طریقے سے ہلائے گئے۔

(۱۴) فَلَا وَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَايَجِدُوْا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

تیرے رب کی قسم یہ لوگ جب تم کو اپنے باہر جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو بخوشی تسلیم کریں تب تک مومن نہیں ہونگے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۲۸) (مشق نمبر ۲۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) کل رات خوب بارش ہوئی کھیت اور تالاب سب بھر گئے کسان خوش خوش نظر آنے لگے۔

نَزَلَ مَطَرٌ فِی الْبَارِحَةَ مَطَرًا غَزِیْرًا فَامْتَلَأَتِ الْحُقُوْلُ وَالْغُدُرُ وَظَلَّ الْفَلاَّحُوْنَ فَرْحَانِیْنَ مُبْتَهِجِیْنَ۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا میں نے اس میں دو تقریریں کیں ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

اِنْعَقَدَت فِی مَدْرَسَتِنَا فِی السَّنَةِ الْجَارِیَةِ حَفْلَةٌ رائِعَةٌ خَطَبْتُ فِیْهَا خُطْبَتَیْنِ خُطْبَةً بِالْاُرْدِیَّةِ وَخُطْبَةً بِالْعَرَبِیَّةِ۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا۔

قَرَعَ اَحَدٌ الْبَابَ فِی هٰذا اللَّیْلِ قَرْعًا عِنْدَ سَاعَةِ الْعَشَرِ لٰکِنْ لَمَّا خَرَجْنَا مَاکَانَ اَحَدٌ مَوْجُوْدًا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار کے لئے گئے جیسے ہی ہم پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا میں نے ایک فائر کیا اور وہ زمین پر ڈھیر ہوگیا۔

خَرَجْنَا مَرَّةً لِلْاِصْتِیَادِ فَحَالَمَا وَصَلْنَا اِلَی الْغَابَةِ هَرَبَ اَمَامَنَا غَزَالٌ هَرْبًا سَرِیْعًا اَطْلَقْتُ عَلَیْهِ طَلْقًا فَاِذًا هِیَ جُثَّةٌ بَارِدَةٌ عَلَی الْاَرْضِ۔

(۵) بچھو ایک موذی جانور ہے۔ یہ ہے تو ذرا سا مگر جب کسی کو ڈنگ مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے۔ پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

اَلْعَقْرَبُ حَیَوَانٌ مُوْذِیٌّ وَهُوَ صَغِیْرٌ جِدًّا لٰکِنَّهٗ اِذَا لَدَغ اَحَدًا فَضَجَّرَهٗ فَهُوَ یَضْطَرِبُ کَمَلْدُوْغِ ثُعْبَانَ ولایَسْتَقِرُّ فَی اَیِّ حَالَةٍ قَرَارًا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح ہوا میں اڑتا ہے چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور آن کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا

ہے۔

اَلطَّیَّارَۃُ تَطِیْرُ فی الْھَوَآءِ کَطُیُوْرٍ وَتُعَلِّقُ/ تَقِفُ فِی الْجَوِّ وَقُفَ الْحَدَاۃِ تَرْمِی الْقَنَابِلَ عَلٰی دَوْلَۃِ الْاَعْداءِ وَتُحْرِقُھَا فِی لَمْحَۃٍ وَاحِدَۃٍ۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں۔ بوڑھے بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

اَلْاَقْوَامُ الْغَرَبِیَّۃُ تُغِیْرُ عَلٰی بِلَادِ الْاَعْدَاءِ اَغَارَۃَ الذِّئبِ۔ الذِئَابِ یُفْنُوْنَ الْکُلَّ مِنَ الشُیُوْخِ وَالْاَطْفَالِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنْ طَرْفٍ وَاحِدٍ وَلاَ یُمَیِّزُوْن بَیْنَ اَحَدٍ مِنْھُمْ تَمْیِیْزًا۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

ھٰؤُلاٰءِ النَّاسُ الَّذِیْنَ یَتَّھِمُوْنَ عَلَی الْاِسْلَامِ بالْبَرْبَرِیَّۃِ وَلاَ یَخْجَلُوْنَ فِی قُلُوْبِھِمْ/ اَنْفُسِھِمْ شَیْئًا قَلِیْلاً۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا۔ مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔

مَنْ قَال فَصَدَقَ اِنَّ اِنْسَانَ الْیُوْمِ/اِنْسَانَ وَقْتِ الْحَاضِرِ یَطِیْرُ فِی الْھَوَاءِ طَیْرَانَ الطُّیُوْرِ وَلٰکِنْ لَمْ یَتعَلَّمْ مَشْیًا/ سَیْرًا عَلَی الْاَرْضِ

(۱۰) مغرب کے مقلدین مغربی تہذیب کے بڑے دل دادہ ہیں ان کی عورتیں بھی مغربی قوموں کی طرح لباس پہننے لگیں۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی (چال) بھی بھول گیا۔

مُقَلِّدُوْ الْمَغْرِبِ مُؤْلِعُوْنَ حَضَارَۃَ الْمَغْرِبِ وَنِسَاؤُھُمْ یَلْبَسْنَ مَلَابِسَ

الْمَغْرِبِ۔ مَشَى الْغُرَابُ مَشْيَةَ الْحَجَلَةِ فَنَسِيَ مَشْيَتَهُ۔

التَّمْرِيْنُ (۲۹) (مشق نمبر ۲۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) عَنَى اَبِى اَعْظَمَ عَنَايَةٍ بِتَعْلِيْمِى وَنَشَّأَنِى اَحْسَنَ تَنْشِئَةً وَزَوَّدَانِى بِكَثِيْرٍ مِنْ نَصَائِحِهِ الثَّمِيْنَةِ۔

میرے والد نے میری تعلیم پر توجہ دی اور میری بہت اچھی تربیت کی اور مجھے بہت قیمتی نصیحتوں کا ذخیرہ/ زادراہ دیا۔

(۲) مَرِضْتُ اَنَا ثَلَاثًا كُلَّمَا مَرِضْتُ خَافَتْ عَلَىَّ اُمِّى شَدِيْدًا وَفَاضَتْ عَيْنَاهَا دُمُوْعًا۔

میں تین دفعہ بیمار ہوا میں جس وقت بھی بیمار ہوا میری والدہ مجھ پر بہت خوفزدہ ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

(۳) ضَرَبَ الْوَلَدُ الْقَاسِى كَلْبَهُ بِعَصًا فَغَضَبَ الْكَلْبُ اَشَدَّ الْغَضَبِ وَعَضَّهُ بِاَنْيَابِهِ الْحَادَةِ عَضًا اَسَالَ مِنْهُ الآمَ۔

بے رحم لڑکے نے اپنے کتے کو چھڑی سے مارا تو پس کتا سخت غصہ میں ہوا اور اس کو اپنے تیز نوکیلے دانتوں سے کاٹا اور اس سے خون بہایا۔

(۴) اَلرِّيَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ تَزِيْدُ الْاَعْصَابَ وَالْعُضُلَاتِ قُوَّةً فَعَلَى الْاِنْسَانِ اَنْ يَعْنِىَ بِهَا كُلَّ الْعِنَايَةِ وَيَحْسُنُ بِهِ اَنْ يَمْشِىَ فِى الْحُقُوْلِ الْخَضْرَآءِ كَثِيْرًا۔ وَاَنْ يَسْبَحَ فِى الْاَنْهَارِ عَوْمًا۔ وَاَنْ يَمْتَطِىَ صَهَوَاتِ الْخَيْلِ رُكُوْبًا وَاَنْ يَشْتَغِلَ فِى حَدِيْقَتِهِ اَوْفِى الزِّرَاعَةِ ثَلَاثًا اَوْمَرَّتَيْنِ فِى الْاُسْبُوْعِ۔

جسمانی ورزش اعصاب اور عضلات کو طاقت کرتی ہے پس انسان پر ضروری ہے

کہ اس کا پورا خیال رکھے اور اس پر تمام تر توجہ مرکوز رکھے اور اس کے لیے اچھا یہ ہے کہ وہ سرسبز کھیتوں میں سیر کرے اور یہ کہ نہروں میں خوب تیرا کی کرے اور گھوڑوں کی پیٹھ پر سواری کرے اور ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ باغ یا کھیت میں مشغولیت اختیار کرے۔

(۵) اَحْبِبْ حَبِیْبَکَ هَوْنَامَّا، عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ بِغَیْضِكَ یَوْمًا مَّا وَابْغِضْ بِغَیْضِكَ هَوَناً مَّا عَسٰی ان یَکُوْنَ حَبِیْبُكَ یَوْمًا مَّا۔

اپنے دوست سے دوستی رکھنے میں میانہ روی اختیار کر ہوسکتا ہے کہ وہ کسی روز تیرا دشمن بن جائے (تیرا راز فاش کر دے) اپنے دشمن سے بھی دشمنی رکھنے میں اعتدال رکھ ہوسکتا ہے کہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے۔

(۶) وَجَاءَ فِی صِفَةِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انَّهٗ کَانَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَألَاءُ وَجْهُهٗ تَلَالُؤُ الْقَمَرُ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَاِذَا زَالَ زَال قَلْعًا یَخْطُوْا تکَفِّیًا وَیَمْشِی هَوْنًا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے آتا ہے کہ آپؐ اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے شان والے تھے غیروں کی نظروں میں بھی بڑے مرتبے والے تھے آپؐ کا رخ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا جب آپؐ چلتے تھے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور اور آگے کو جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا۔

(۷) وَعِبَادُ الرَحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔

اور اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جو زمین پر آہستہ رفتار میں چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔

(۸) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ۔

اے ایمان والو! تم سے وہ لوگ اجازت لیا کریں تین مرتبہ جو کہ تمہارے غلام ہیں اور باندیاں اور وہ بچے جو کہ بلوغت کو نہیں پہنچے۔

(۹) فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً۔

پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو سلام کیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت والا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

(۱۰) وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

اور ہم نے کہہ دیا کتاب میں بنی اسرائیل کو کہ تم دو دفعہ فساد مچاؤ گے زمین میں اور بڑی بغاوت سرکشی کرو گے۔

(۱۱) لَاتَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔

نہ ڈال (کر) تو اپنے ہاتھوں کو اپنی گھردن میں بندھا ہوا اور نہ پھیلا اس کو پوری طرح پھیلانا پھر تو ملامت زدہ محسور ہو کر بیٹھ جائے۔

(۱۲) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

اور ہر گز استطاعت نہیں رکھتے تم یہ کہ عدل کرو تو عورتوں کے درمیان اور اگر تم تمنا کرو تو پس تم نہ مائل ہو ایک طرف کہ دوسری کو چھوڑ دو تم مثل لٹکی ہوئی کے۔

(۱۳) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ

كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ

ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر اس سے اچھے قصے (واقعات) بسبب اس کے کہ وحی کیا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اگرچہ تھے تم اس پہلے بے خبر لوگوں میں سے۔

(۱۴) قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بے شک میں ضرور تم پر دستر خوان اتارنے والا ہوں پھر جس شخص نے تم میں سے ناشکری کی بس بے شک میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

(۱۵) قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجَانَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ۔

آپ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو تم کو خشکی اور تری میں اندھیروں سے نجات دیتا ہے پکارتے ہو تم اس کو آہ وزاری اور نیاز مندی (خفیہ طریقے) کے ساتھ اگر ہم کو نجات دے دے اللہ اس سے البتہ ضرور ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۰) (مشق نمبر ۳۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) آپ کا گرامی نامہ ملا (مجھے) حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

وَصَلَتْنِیْ رِسَالَتُكَ فَفَرِحْتُ غَايَةَ الْفَرْحَةِ قَرَأْتُهٗ مِرَرًا وَسُرِرْتُ كُلَّ مَرَّةٍ فَرْحَةً جَدِيْدَةً۔

(۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ اَنَا مُشْتَغِلٌ فِیْ حُصُوْلِ التَّعْلِیْمِ وَالْکِتَابَةِ اَشَدُّ اِشْتِغَالاً وبَاذِلٌ فِیْهَا مَجْهُوْدِیْ

(۳) میرے استاذ مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

یُحِبُّنِیْ اَسَاتِذَتِیْ حُبًّالَا اِنْتِهَاءَ لَهٗ وَاَنَا اُکْرِمُهُمْ اَیْضًا اِکْرَامًا لَّا اُکْرِمُهٗ اَحَدًا

(۴) محمود نے ایک مرتبہ گھر آنے کی دعوت دی پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

دَعَانِیْ مَحْمُوْدٌ اِلٰی بَیْتِهٖ ثُمَّ اَصَرَّ اِصْرَارًا جِدًّا۔

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصے سناتا رہا۔ پھر وہ فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہوگئی۔

مَازَالَ حَامِدٌ یَقُصُّ عَلٰی اَصْدِقَائِهٖ قِصَصًا حَسَنَةً تَمَامَ اللَّیْلِ حتّٰی اَصْبَحَ ثُمَّ نَامُوْا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰی جَاءَ عَلَیْهِمُ الظُّهْرُ۔

(۶) کسی ایسے باپ کیلئے جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہوجائے۔

لَایَنْبَغِیْ لِاَیِّ اَبٍ لَهٗ اَبْنَاءٌ اَنْ یَمِیْلَ اِلَی اَحَدِ الْاَبْنَاءِ کُلَّ الْمَیْلِ۔

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے کچھ نیند میں سو چکا تھا جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بندوق سنبھالی اور ہوا میں دو فائر کئے فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

تَصَعَّدَ عَلٰی حَائِطِ مَنْزِلِیْ سَارِقَانِ وَقَدْ کُنْتُ نِمْتُ قَلِیْلاً فَاسْتَیْقَظْتُ سَرِیْعًا وَتَحَمَّلْتُ بِبَنْدُوْقِیَتِیْ فَاَطْلَقْتُ اِطْلَاقَیْنِ فِی الْجَوِّ فَاُذْهِشَا بِصَوْتِ الْاِطْلَاقِ جَرَیَا تَارِکَیْنَ اَسْلِحَتَهُمَا۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

رَأَیْنا صَیَّادًا حَاذِقًا قَدْ رَمٰی بَقَرَۃً وَحْشِیَۃً رَمْیًا شَقَّ صَدْرَھَا وَمَرَقَ۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں

نَحْنُ نَطْعَمُ فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ لٰکِنَّ الْاَطْفَالَ الصِّغَارَ یَطْعُمُوْنَ فِی الْیَوْمِ مِرَارًا۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی۔ وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفایاب ہو جائیں ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا میں نے دیکھا کہ ایک دیو ہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا میں اس کی مدد کے لئے دوڑا ڈاکو نے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا پھر شیر کی گرج بادل کی طرح کڑکا اور یکبارگی مجھ پر ٹوٹ پڑا میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا پھر ایک گھونسہ رسید کیا وہ کچھ پیچھے ہٹا پھر میری طرف بڑھا اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خنجر نکال لیا میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی۔ تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے۔ تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا۔ میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

مَرَّۃً وَاحِدَۃً خَاطَرْتُ مُخَاطَرَۃً رَاَیْتُ قَاطِعَ الطَرِیْقِ قَوِیَّ الْجُثَّۃِ یَتَفَکَّرُ

فِي قَتْلِ تَاجِرٍ وَالتَّاجِرُ يَصِيْحُ صَيْحَةً فَبَادَرْتُ لِاِغَاثَتِهٖ فَاَوَّلاً شَزَرَنِيْ النَّهَّابُ شَزْرًا ثُمَّ زَأَرَ زَأْرًا الْاَسَدِ وَرَعَدَ رَعْدَ السَّحَابِ وَهَجَمَ عَلَيَّ دَفْعَةً فَدَفَعْتُهٗ دَفْعًا ثُمَّ وَكَزْتُهٗ وَكْزًا فَتَأَخَّرَ قَلِيْلاً ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَيَّ وَكَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلَنِيْ اَيْضًا فَجَرَّدَ الْخَنْجَرَ وَسَلَلْتُ سَيْفِيْ اَيْضًا وَلَمَعَ السَّيْفُ لَمْعَانَ الْبَرْقِ فَضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَضَتْ عَلٰى حَيَاتِهٖ رَأَيْتُهٗ فَاِذَا هُوَ مُتَلَوِّثٌ بِالدَّمِ اِسْتَلَمَ التَّاجِرُ يَدِيْ فَشَكَرْتُ اللّٰهَ شُكْرًا عَلٰى اَنْ نَجَّانَا مِنْ عَدُوٍّ كَبِيْرٍ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

(پانچواں سبق)

مفعول لہٗ

مفعول لہٗ ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب وعلت بتاتا ہے۔ جیسے سَافَرَ مَحْمُوْدٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لئے سفر کیا) تَصَدَّقْتُ علی الْفُقَرَآءِ اَمَلاً فِی الثَّوَابِ (میں نے محتاجوں میں ثواب کی امید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لئے عربی میں دو طریقے ہیں۔ ایک مفعول لہٗ جیسے اوپر کی مثال میں دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سَافَرْتُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ لِاَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ / لِاَطْلُبَ الْعِلْمَ۔ جہاں مفعول لہٗ کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعے علت بیان کی جائے۔

مفعول لہٗ اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لہٗ بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

(۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو۔

(۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہو۔

(۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو۔

(۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو۔

یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی جانی چاہئیں ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم مفعول لہٗ نہیں بن سکتا ایسی صورت میں لام سببیہ ہی علت بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر

غور کیجئے۔

(۱) جِئتُكَ لِلْكُتُبِ: یہاں پہلی شرط یعنی مصدریت مفقود ہے۔

(۲) جِئتُكَ كُوْبًا: یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔

(۳) جِئتُكَ لِلْسَفَرِ غدًا: یہاں تیسری شرط یعنی اتحاد زمانہ مفقود ہے۔ اگرچہ مصدریت وتعلیل پائی جاتی ہے۔

(۴) جِئتُكَ لِاَمرِكَ اِيَّایَ: یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیونکہ جئتك کا فاعل (تُ) ضمیر متکلم ہے۔ اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔

اَلتَّمرِيْنُ (۳۱) (مشق نمبر ۳۱)

ترجمہ کریں اوراعراب کریں۔

فائدہ:

جس اسم پر لام سببیہ جو حرف جار ہوتا ہے داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اسے ''مفعول لہ'' نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے ملکر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

(۱) اِذَا اَتَتْ مِن صَدِيْقِكَ زَلَّةٌ فَتَجَاوَزْ عَنْ هَفوَتِهِ اِبقَاءً عَلٰى مَوَدَّتِهِ وَرَغْبَةً فِي اِصْلَاحِهِ۔

جب تیرے ساتھی / دوست سے کوئی خطاء سرزد ہو جائے تو اس کی دوستی کو باقی رکھنے کیلئے اس کی اصلاح کی طرف توجہ میں اس کی لغزش سے درگزر کر۔

(۲) اَلْجَبَانُ اِذَا رَأَى ذُعْرًا طَارَ لُبُّهُ فَزَعًا وَجَبَتْ نَفْسُهُ هَلَعًا وَكَادَ يَهْلِكُ جَزَعًا۔

بزدل آدمی جب کوئی ڈر یا خوف کی بات دیکھتا ہے تو اس کی عقل گھبراہٹ کی وجہ

سے پرواز کر جاتی ہے، پریشان ہوکر گر پڑتا ہے اور بے صبری میں مرنے کو آتا ہے۔

(۳) لَاتُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ اِلٰى غَدٍ اِعْتِمَادًا عَلٰى نَفْسِكَ وَثِقَةً بِقُدْرَتِكَ وَاتِّكَالًا عَلٰى صِحَّتِكَ۔

آج کا کام کل پر مت ڈال اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے اور طاقت پر اطمینان رکھتے ہوئے اور صحت پر یقین/توکل کرتے ہوئے۔

(۴) لَاتُبَذِّرْ مَالَكَ وَلَا تَبْعَثْ بِهٖ عَبَثًا مُجَاوَرَةً لِلاَغْنِيَاءِ فِي مَلَابِسِهِمُ الْاَنِيْقَةِ وَقُصُوْرِهِمُ الشَّامِخَةِ

مت فضول خرچ کر اپنے مال کو اور نہ ہی بے فائدہ خرچ کر مالدار لوگوں کی برابری کرنے کے لئے ان کے صاف لباسوں اور ان کے اونچے محلات کو دیکھ کر۔

(۵) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّوْغِلُ فِي نَفَقَاتِ الْعُرْسِ وَالزِّيْنَةِ حُبًّا فِي الظُّهُوْرِ الْكَاذِبِ وَذَالِكَ قَدادّٰى بِكَثِيرٍ مِنَ الْبُيُوْتِ الْعَامِرَةِ اِلَى الْخَرَابِ

اور لوگوں میں سے بعض حد سے بڑھ جاتے ہیں جھوٹی نمود و نمائش کے لئے شادی بیاہ زیب و زینت کے تصرفات میں اور اس ناپسندیدہ رسم نے بہت سے ہنستے بستے گھروں کو اجڑنے تک پہنچا دیا۔

(۶) اَلْمُجِدُّوْنَ تَمْنَحُهُمُ الْحُكُوْمَاتُ أَوْسِمَةً وَجَوَائِزَ اِعْتِرَافًا بِفَضْلِهِمْ وَحَثًّا لِغَيْرِهِمْ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ۔

محنت کرنے والوں کو حکومتیں کے ان کمال محنت کے اعتراف کے طور پر دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دینے/ابھارنے کے لئے اعزازی تمغات اور انعامات عنایت فرماتی ہے۔

(۷) لَابُدَّ لِلنَّاجِحِیْنَ مِنَ الطَّلَبَةِ اَنْ یُکَافَئُوْا بِالْجَوَائِزِ تَشْجِیْعًا لَهُمْ وَتَشْوِیْقًا لِلْاٰخِرِیْنَ۔

ضروری ہے کہ کامیابی حاصل کرنے والے طالب علموں کو ان کا حوصلہ بڑھانے اور دوسروں کو شوق دلانے کے لئے انعامات کے ساتھ نیک بدلہ دیا جائے۔

(۸) یَخْرُجُ النَّاسُ اِلٰی شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ وَالْحُقُوْلِ الْخَضْرَآءِ تَرْوِیْحًا لِاَنْفُسِهِمْ عَنْ عَنَاءِ الْاَشْغَالِ، وَیَهْرَعُوْنَ اِلٰی الْاَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ لِیَتَمَتَّعُوْا بِظِلِّهَا الظَّلِیْلِ وَهَوَائِهَا الْعَلِیْلِ، فَاِذَا هَبَّتْ عَلَیْهِمُ الرِّیْحُ تَرٰی اَغْصَانَهَا تَهْتَزُّ فَرَحًا اَوْرَاقُهَا تَصْفِقُ طَرَبًا وَالزُّرُوْعَ تَتَمَایَلُ اَفْنَانُهَا عَجَبًا تَمَایُلَ النَّشْوَانِ، فَیَکُوْنَ مَنْظَرًا بَهِیْجًا۔

لوگ نہروں کے کناروں اور سرسبز کھیتوں کی جانب اپنے آپ کو تھکاوٹ سے راحت پہنچانے کیلئے نکلتے ہیں اور اونچے درختوں کی طرف تیزی سے چلتے ہیں تاکہ ان کے گھنے سائے اور ہلکی نرم ہوا سے فائدہ اٹھائیں۔ پس جب ان پر ہوا چلتی ہے تو ان کی شاخوں کو تو دیکھے گا کہ خوشی سے جھومتی ہیں۔ اور ان کے پتے مستی میں تالیاں بجاتے ہیں اور کھیتوں کی شاخیں مستی سے بھرپور آدمی کی طرح جھومتی ہیں۔ پس ایک روح کو سکون دینے والا منظر ہوتا ہے۔

(۹) لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ کَانَ خِطْأً کَبِیْرًا۔

اپنی اولاد نہ قتل کرو اپنی مفلسی کے ڈر کی وجہ سے ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بے شک ان کا قتل کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

(۱۰) قَدْ خَسِرَالَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفْهًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وحَرَّ مُوْا۔ مَارَزَقَهُمُ اللّٰهُ اِفْتِرَآءً عَلٰی اللّٰهِ قَدْضَلُّوا وَمَاکَانُوْا مُهْتَدِیْنَ۔

تحقیق وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی و بے علمی کی وجہ سے قتل کر دیا اور حرام کر دیا اس رزق کو جو اللہ نے دیا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے تحقیق وہ گمراہ ہو گئے اور نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والے۔

(۱۱) قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیٓ اِذًا لَّاَ مْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔

فرما دیجئے کہ اگر ہو جاؤ تم میرے پروردگار کے خزانوں کے مالک تو تم روک لیتے خرچ ہو جانے کے خوف سے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

(۱۲) وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ م بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ، فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

اور مثال ان لوگوں کی کہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنے کے لئے یہ اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور جب اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ پڑے تو پھوار ہی سہی اور اللہ دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔

(۱۳) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

پس (اے پیغمبر) شاید کہ تم اپنے نفس کو ان کی وجہ سے رنجیدہ کر کے ہلاک کر ڈالو گے اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں۔

(۱۴) تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءًم بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جدا رہتے ہیں ان کے پہلو بچھونوں سے پکارتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو خوف

اور امید سے اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو رزق دیا کوئی جی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ بدلہ ہے اس چیز (ان عملوں) کا جو وہ کرتے تھے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۳۲) (مشق نمبر ۳۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

لَمَّا سَمِع خَبْرَ فَوْزِهٖ تَهَلَّلَ وَجْهُهٗ بِشْرًا فَرْحًا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اس نے اپنی گردن جھکا لی۔

لَمَّا زَجَرْتُ مَحْمُوْدًا عَلٰی تَقْصِیْرِهٖ فَاسْتَسْلَمَ رَأْسَهٗ حَیَاءً۔

(۳) تھانیدار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

لَمَّا شَرَعَ رَئِیْسُ الشُّرْطَةِ یَزْجُرُ الْمُجْرِمَ تَغَیَّرَ وَجْهُهٗ فَرَقًا

(۴) مجرمین کی سرکوبی کے لئے تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

یَجِبُ التَّأْدِیْبُ کَبْتًا لِلْمُجْرِمِیْنَ وَهٰذِهٖ هِیَ حِکْمَةُ الْقِصَاصِ۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو۔ وقت بڑی قیمتی شی ہے۔

لَاتُضَیِّعُوْا وَقْتَکُمُ الْعَزِیْزَ کَسْلًا فَاِنَّ الْوَقْتَ شَیْءٌ ثَمِیْنَةٌ جِدًّا

(۶) جب کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کے لئے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو۔ مبادا کہ وہ اُکتا جائے۔

اِذَا ذَهَبْتُمْ لِعِيَادَةِ مَرِيْضٍ لَاتَجْلِسُوْا عِنْدَهُ طَوِيْلاً يُمْكِنُ اَنْ يَضْجَرَ۔

(۷) اہل ثروت نام ونمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

يَصْرِفُ الْاَغْنِيَاءُ اَمْوَالَهُمْ سُمْعَةً بِغَيْرِ اِحْتِيَاطٍ وَيُنْفِقُوْنَ النُّقُوْدَ الرُّوْبِيَةَ يَمِيْنًا وَشِمَالاً۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے اپنے مہمانوں کی ضیافت میں اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے۔

كَانَتِ اَهْلُ الْعَرَب مَشْهُوْرِيْنَ فِي جُوْدِهِمْ وَكَرَمِهِمْ حتّٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا يُذَبِّحُوْنَ جِمَالَ رَاحِلَتِهِمْ ضِيَافَةً لِّضُيُوْفِهِمْ۔

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

لٰكِنَ فِي الْطَرْفِ الآخَرِ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْعَرَبِ اَيْضًا كَانُوْا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ / اَطْفَالَهُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ بَلْ كَانَ فَوْقَ ذَالِكَ مِنْ قَسَاوَتِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَئِدُوْنَ بَنَاتَهُمْ عَارًا۔

(۱۰) وہ صحابہ کرامؓ ہی تھے کہ جنہوں نے اعلاء کلمۂ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

اُوْلٰئِكَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ الَّذِيْنِ ضَحُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ اِعْلَاءً لِكُلِمَةِ اللّٰهِ وَرَفْعًا لِّدِيْنِه۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

(چھٹا سبق)

مفعول فیہ (ظرف زمان وظرف مکان)

مفعول فیہ:

وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سِرْتُ لَيْلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں ''تحت اور لَيْلاً'' مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان اور ظرف مکان کا دوسرا نام ہے ظرف زمان سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام۔ پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو۔ نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار (نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لیلاً مفعول فیہ ہے مگر سرت فی اللیل میں اللیل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان:

خواہ مختص و معین ہو، خواہ مبہم ہو اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بناء پر مفعول فیہ بن سکتا ہے۔ جیسے سَافَرْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسماء مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے جسے اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدم، خلف، یمینا، شمالاً) اور اسماء مساحت جیسے فرسخًا، میاً، بریدًا وغیرہ اسی طرح اسمائے ظروف مشتقہ جیسے ذَهَبْتُ مَذْهَبَ خالِدٍ اور جَلَسْتُ مَجْلِسَ الْأُسْتَاذِ وغیرہ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی

مادہ سے ہو جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذَهَبْتُ مَجْلِسَ الْاُسْتَاذِ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذَهَبْتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ، تو ظرفیت کی بناء پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت ''فی'' کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ صلَّیْتُ فی المسجد، اقمتُ فِی السوقِ، اور جلست فِی الدَّارِ وغیرہ اس کے برخلاف صلیتُ المسجد، اقمت السوق اور جلست الدار صحیح نہیں ہے۔ ہاں البتہ دَخَلْتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعًا یہ بات جائز رکھی گئی کہ اس کا استعمال ''فی'' اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے۔ جیسے دخلت فی المسجد و فی الدار اور دخلت المسجدَ، والدارَ وغیرہ۔

ذیل میں چند اسمائے ظروف لکھے جاتے ہیں، ان کو زبانی یا لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

لَيْلاً، نهارًا، ساعةً، سنةً، شهرًا، اسبوعا، دقيقةً، صباحًا، مساءًا، فجرًا، ضحيً، غدوةً، عشيةً، بكرةً، اصيلاً، ظهرًا، عشاءً، عصرًا، ظهيرةً، اَمْسِ، غدًا، برهةً، هنيهةً، زمنًا، حينًا، عامًا، دهرًا، ابدًا، دائِماً، قَطُّ، عَوْضُ، اوَّلَ، قبلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، خَلْفُ، امام، وراء، تلقاءِ، تجاه، ازاء، حذاء، يميناً، شمالاً۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے تو ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ لِلّٰه الْاَمْرُ مِنْ قبلُ ومِنْ بَعْدُ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو تو

دونوں صورتوں میں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں جیسے جَلَسْتُ فَوْقَ الکرسی اور جئتُ اَوَّلاً یا اَفْعَلُ ھٰذا اوّلاً، پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے "اَمْسِ، کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے مگر اَمْسِ پر اگر الف لام (ال) داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ ماضی کے معنیٰ میں ہو جاتا ہے جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بِالْاَمْسِ کَانَ کذَاو کذَا۔

قَطُّ اور عَوضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں۔ قَطُّ زمانہ ماضی کے لئے اور عَوضُ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ جیسے مافعَلْتُ ھٰذَا قَطُّ اور لااَفْعَلُ ھٰذَا عَوْضُ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۳۳) (مشق نمبر ۳۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) یَظْھَرُ قُرْصُ الشَّمْسِ صَبَاحًا مِنَ جِھَةِ الشَّرْقِ بَعْدَ الْفَجْرِ بِنَحْوِ سَاعَةٍ فَیُذْھِبُ وَحْشَةَ اللَّیْلِ وَیَمْلَأُ الْکَوْنَ حَرْکَةً وَّنَشَاطًا۔

صبح کے ایک گھنٹہ بعد سورج کی ٹکیہ مشرق کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے اور رات کی وحشت چلی جاتی ہے اور بھر دیتی ہے جہان کو حرکت اور چستی کے اعتبار سے۔

(۲) وَالشَّمْسُ تَخْتَفِیُ مَسَاءً عِنْدَ الْأُفُقِ الْغَرْبِیِّ فَیَظْھَرُ الشَّفَقُ وَیَنْشُرُ الظَّلَامُ اَجْنَحِتَہٗ عَلَی الدُّنْیَا شَرْقًا وَغَرْبًا۔

اور سورج شام کے وقت مغرب کے افق میں چھپ جاتا ہے، پس شفق ظاہر ہوتا ہے اور تاریکی شرقاً غرباً دنیا میں اپنے پر پھیلا لیتی ہے۔

(۳) وَالْقَمْرُ کَوْکَبٌ مُسْتَدِیْرٌ سَیَّارٌ یَکْسِبُ ضَوْءُہٗ مِنَ الشَّمْسِ فَیُنِیْرُ الْاَرْضَ لَیُلاً۔

اور چاند ایک ایسا ستارہ ہے کہ جو گردش کرنے والا سیارہ ہے وہ اپنی روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے اور زمین کو رات کے وقت منور کر دیتا ہے۔

(۴) وَيُصَابُ الْقَمَرُ بِالْخُسُوْفِ اَحْيَانًا فَيَنْطَفِئُ نُوْرُهٗ وَيَحْمَرُّ قُرْصُهٗ فَتَعْبَسَ الدُّنْيَا وَيَعُمُّهَا الظَّلَامُ وَيَبْقِى ذَالِكَ بَعْضَ الْاَحَايِيْنَ سَاعَاتٍ۔

اور چاند کو بعض اوقات گرہن لگ جاتا ہے پس اس کا نور ختم ہو کر بجھ جاتا ہے اور اس کی ٹکیہ سرخ ہو جاتی ہے لہٰذا دنیا پریشان ہو جاتی ہے، اور اس پر عام اندھیرا چھا جاتا ہے اور بعض اوقات گھنٹوں یہ حال رہتا ہے۔

(۵) وَالنُّجُوْمُ حُلْيَةُ السَّمَآءِ وَزِيْنَتُهَا لَيْلاً وَهِيَ كَثِيْرَةٌ لَايُمْكِنُ عَدُّهَا۔

اور ستارے رات کے وقت آسمان کا زیور اور زینت ہیں اور وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں۔

(۶) تُغْلَقُ الْمَدَارِسُ صَيْفًا لِاَنَّ الْحَرَّ يُخْمِلُ الْجِسْمَ وَالذِّهْنَ وَيُسْعِفُ الطُّلَّابَ وَيُقْلِقُهُمْ لَيْلاً وَنَهَارًا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الدَّرْسَ وَالْمُطَالَعَةَ۔

مدارس (سکول) گرمیوں میں بند ہو جاتے ہیں اس لئے کہ گرمی جسم کو اور ذہن کو سست کر دیتی ہے اور طالب علموں کو پریشان کرتی ہے اور ان کو شب و روز مضطرب رکھتی ہے پس وہ سبق پڑھنے اور مطالعے کی قدرت نہیں رکھ سکتے۔

(۷) تُرَشُّ الشَّوَارِعُ الْمُدُنُ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَتُضَاءُ بِالْمَصَابِيْحِ الْكَهْرُبَائِيَةِ لَيْلاً۔

شہروں کی شاہراہوں پر ہر روز صبح اور شام کے وقت پانی کا چھڑکا کیا جاتا ہے اور رات کے وقت ان کو بجلی کے بلبوں سے روشن کیا جاتا ہے۔

(۸) ذَهَبْتُ اَمْسِ مَعَ وَالِدِى اِلَى الْحَقْلِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَمَشَيْنَا سَاعَةً۔ حَوْلَ الزُّرُوْعِ ثُمَّ جَلَسْنَا تَحْتَ شَجَرَةٍ بَاسِقَةً عَلٰى ضِفَّةِ النَّهْرِ وَكُنَّا نَسْمَعُ

خَرِيْرَ الْمِيَاهِ تَحْتَ اَقْدَامِنَا وَالطُّيُوْرُ فَوْقَنَا تَشْدُوْ عَلَى الْغُصُوْنِ الْعَالِيَةِ فَرَاقَنِي ذَالِكَ الْمَنْظَرُ الْبَهِيْجُ، فَبَقِيْتُ بُرْهَةً اَمْتَعُ النَّفْسَ بِتِلْكَ الْمُشَاهَدَةِ السَّاحِرَةِ وَنُقَلِّبُ الطَّرْفَ بَيْنَ مَنَاظِرِ الزَّرْعِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ قُمْتُ مَعَ اَبِي وَعُدْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ قُبَيْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

میں گزشتہ روز اپنے باپ کے ساتھ میدان کی جانب گیا اور ایک گھنٹہ تک ہم کھیتوں کے اردگرد پیدل چلتے رہے پھر نہر کے کنارے ایک اونچے پیڑ کے نیچے بیٹھ گئے۔ اور ہم اپنے پاؤں کے نیچے پانی بہنے کی آواز سنتے رہے اور پرندے ہمارے سروں کے اوپر اونچی شاخوں پر گا رہے تھے۔ پس یہ دل کو لبھانے والا نظارہ مجھے بہت اچھا لگا اور اس لئے میں دیر تک اس حیرت انگیز منظر سے اپنے دل کو لطف اندوز کرتا رہا اور سرسبز کھیت کی جانب ہم نظر گھماتے رہے پھر میں اپنے والد کے ساتھ اٹھا اور ہم سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے گھر لوٹ آئے۔

(٩) تَرْجُوْا النَّجَاةَ وَلَمْ مَسَالِكَهَا اَنَّ السَّفِيْنَةَ لَاتَجْرِيْ عَلَى الْيُبْسِ۔

تو نجات کی امید رکھتا ہے اور اس کے راستوں پر نہیں چلتا بے شک کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔

(١٠) لَايَحِلُّ لِاِمْرِئٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔

کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین روز سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے۔

(١١) سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى۔

پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد کو ہم نے برکت دی تا کہ دکھائیں ہم اس کو اپنی بڑی

نشانیاں۔

(۱۲) وَجَعَلْنَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا قُرًی ظَاھِرَۃً وَّقَدَّرْنَا فِیْھَا السَّیْرَ، سِیْرُوْا فِیْھَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ۔

اور بنائے تھے ہم نے ان کے درمیان اور بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی دیہات جو سامنے نظر آتے تھے اور ان میں آنے جانے کا اندازہ مقرر کر دیا تا کہ دن رات بے خوف وخطر چلتے رہو۔

(۱۳) فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ۔

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمینوں میں کو سہ پہر کو جب تم ظہر کرتے ہو۔

(۱۴) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ اور تسبیح کرو اس کی صبح و شام۔

(۱۵) وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ

اور کسی چیز کی نسبت ہرگز ہرگز نہ کہو کہ میں اسے کل کردوں گا مگر یہ کہ اگر نے چاہا تو۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۳۴) (مشق نمبر ۳۴)

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں ادھر ادھر نکل جاتے ہیں۔

یَسْھَرُ عِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ لَیْلاً وَیَنْتَشِرُوْنَ نَھَارًا ھُنَا وَھُنَاکَ اِبْتِغَاءَ

لِفَضْلِهٖ۔

(۲) اہل ثروت موسم گرما میں ''شملہ'' یا ''مسوری'' کا سفر کرتے ہیں اور مئی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے تھے۔

يُسَافِرُ اَهْلُ الثَّرْوَةِ صَيْفًا اِلٰى شَمْلَةَ، اَوْاِلٰى مَسُوْرِى وَيَعِيْشُوْنَ هُنَاكَ شَهْرَىْ مَايُوْ وَيُوْنِيُوْ۔

(۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹہلتا رہا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔

تَمَشَّيْتُ مَسَاءَ الْيَوْمِ فِىْ بُسْتَانِىْ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِىْ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

(۴) میں ہر روز صبح و شام ٹہلا کرتا ہوں صبح کو صاف ہوا میں ٹہلنا صحت کے لئے مفید ہے۔

تَمَشَّيْتُ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَاِنَّ التَّمَشِّىْ صَبَاحًا فِى الْهَوَاءِ النَّقِىِّ مُفِيْدٌ لِلصِّحَةِ۔

(۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتے ہیں۔

اَلْحَمَامَاتُ الْوُرْقَاءُ وَالْيَمَامَاتُ تُعَشِّشُ اَوْكَارَهَا عَلَى الْاَشْجَارِ الشَّامِخَةِ وَالْبَازُ/ الْعُقَابُ/ الصَّقْرُ يَبِيْتُ عَلَى الْجِبَالِ۔

(۶) چمگادڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لئے کہ دن کی روشنی میں انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

اَلْخَفَافِيْشُ تَخْرُجُ لَيْلاً وَّ تَخْتَفِىْ نَهَارًا لِاَنَّهَا تَعْشٰى فِىْ ضَوْءِ النَّهَارِ

(۷) چیونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تا کہ جاڑے اور

برسات کے موسم میں راحت اٹھائیں۔

اَلنَّمْلُ تَتَزَوَّدُ بِقُوْتِهَا صَيْفًا لِتَسْتَرِيْحَ شِتَاءً وَّ مَطَرًا۔

(۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوبصورت باغ ہے۔ میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔

اَمَامَ بَيْتِي بُسْتَانٌ رَائِعٌ اَشْتَغِلُ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ سَاعَتَيْنِ۔

(۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

اَنَا اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ اَسْهَرَ لَيْلَتَيْنِ مُتَوَالِيَتَيْنِ۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں۔ مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

اَلْحُرَّاثُ وَالْعُمَّالُ يَعْمَلُوْنَ طُوْلَ النَّهَارِ لٰكِنَّهُمْ يَنَامُوْنَ لَيْلاً نَوْمًا عَذْبًا بِرَاحَةٍ

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

فِي مَاتَبِ السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَةِ وَالْبَرِيْدِ يَسْتَمِرُّ الْعَمَلُ لَيْلاً وَّنَهَارًا اِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَاَشْغَالُنَا الَّتِي تَتَاَدّٰى فِي يومٍ تكْتَمِلُ فِي ايَامٍ عَدِيْدَةٍ۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے۔ مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے اور مغرب میں خوبصورت جھیل واقع ہے۔ شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔

مَوْقِعُ قَرْيَتِي طَيِّبٌ جِدًّا فَتَجَرى عَيْنٌ صَافِيَةٌ شَرْقًا مِنْهَا وَيَقَعُ غَدِيْرٌ جَمِيْلٌ غُرْبًا وَالْحُقُوْلُ الْخَضْرَآءُ شِمَالاً وَالْجَدَائِقُ الْغَنَّاءُ

وَالْمُنْتَزَّهَاتُ جُنُوْبًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٣٥) (مشق نمبر ٣٥)

رِحْلَةٌ مَدْرَسِيَّةٌ

(ایک معلوماتی سفر)

سَافَرْتُ مَرَّةً اِلَى دِهْلِيْ فِي فِرْقَةٍ مِنَ طَلَبَةِ دَارِ الْعُلُوْمِ، فَتَوَجَّهْنَا اِلٰى آكِرَه لِمُشَاهِدَةِ "التَاج مَحَلُ" فَلَمَّا وَصَلْنَا اِلَى "تُوْنْدَلَه" لَيْلاً نَزَلْنَا مِنَ الْقِطَارِ وَجَلَسْنَا بُرْهَةً عَلَى الرَّصِيْفِ نَنْتَظِرُ الْقِطَارَ الَّذِيْ يُوْصِلُنَا اِلٰى آكِرَه فَجَاءَ الْقِطَارُ وَسَارَبْنَا سَاعَةً حَتّٰى وَصَلْنَا اِلَيْهَا فَجْرًا فَبَحَثْنَا اَوَّلاً عَنِ الْمَاءِ فَتَوَضَّأنَا وَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ ۔ وَبَعْدَ الصَّلٰوةِ اِسْتَلْقَيْنَا عَلٰى ظُهُوْرِنَا لِنَسْتَرِيْحَ سَاعَةً وَقَدْكَانَ كُلٌّ مِّنَا فِي حَاجَةٍ اِلَى النَّوْمِ بَعْدَمَا سَهِرَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ فَغَلَبَنَا النَّوْمُ وَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّابَعْدَ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ فَقُمْنَا مِنَ الْفِرَاشِ وَاَكَلْنَا غَدَاءَنَا ضُحًى ثُمَّ اَخَذْنَا الطَّرِيْقَ اِلَى التاجِ محل" حَتّٰى وَصَلْنَا اِلَيْهِ ظُهْرًا۔

ایک مرتبہ میں نے دارالعلوم کے طلباء کی ایک جماعت کی معیت میں دھلی کی طرف سفر کیا۔ تاج محل دیکھنے کیلئے ہم نے آگرہ کا رخ کیا جب ہم رات کو تو ندلہ پہنچے تو ریل گاڑی سے اترے اور اس ریل کے انتظار میں جو ہمیں آگرہ پہنچادے ہم تھوڑی دیر پلیٹ فارم پر بیٹھے پس ریل گاڑی آگئی اور ہمیں لے کر ایک گھنٹہ تک چلتی رہی حتیٰ کہ ہم فجر کے وقت آگرہ پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ہم کو پانی کی تلاش ہوئی ہم نے وضو کیا اور فجر کی نماز ادا کی نماز کے بعد ہم چت لیٹ گئے کہ ایک گھنٹہ آرام کرلیں ساری رات جاگنے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو نیند کی احتیاج تھی۔ لہٰذا لیٹتے ہی ہم پر نیند کا غلبہ ہوگیا اور تین گھنٹے بعد ہی ہم نیند سے بیدار ہوئے۔ ہم بستر سے اٹھے اور ہم نے چاشت کے وقت صبح

کا کھانا کھایا پھر تاج محل کی راہ لی یہاں تک کہ ہم وہاں ظہر کے وقت پہنچے۔

وَقَدْ كُنَّا قَرَأْنَا عَنْهُ مِنْ قَبْلُ فِي كُتُبِ التَّارِيْخِ اَنَّهُ آيَةٌ فِي الْبِنَاءِ وَالْهِنْدِيَةِ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ وَجَدْنَاهُ اَجْمَلَ مِمَّا تَمَثَّلْنَا اِنَّهَا دُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ تَفْتَخِرُ بِهَا الْهِنْدُ وَحَقٌّ لَهَا الْفَخْرُ اِنْ كَانَ الْفَخْرُ حَقًّا۔ وَقَفْنَا اَمَامَهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَدُرْنَا حَوْلَهُ نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ وَبَهْجَتِهِ وَصَفَائِهِ ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَ اِحْدٰى مَنَارَاتِهِ فَرَأَيْنَا "جَمْنَا" يَجْرِىْ تَحْتَهُ فَجَلَسْنَا طَوِيْلاً نُفَكِّرُ فِي عَظَمَةِ الْقُدَمَاءِ وَهِمَمِهِمْ ثُمَّ ذَهَبْتُ كُلَّ مَذْهَبٍ فِي الْفِكْرِ وَجَعَلْتُ اُفَكِّر فِي مُلُوْكِ الْهِنْدِ وَاِسْرَافِهِمْ فِي الْاَبْنِيَةِ وَالْقُصُوْرِ الشَّامِخَةِ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ اَنْفَقَ هٰذَا الْمَلِكُ عَلٰى بِنَاءِ مَدْرَسَةٍ بَدَلَ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةِ وَوَقَفَ لَهَا هٰذِهِ الْاَمْوَالَ الطَّائِلَةَ لَكَانَ لَهُ ذُخْرًا فِي الآخِرَةِ فَاِنِّي سَمِعْتُ اَنَّ بِنَاءَهُ قَدْتَمَّ فِي ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَكَانَ يَعْمَلُ فِيْهِ عِشْرُوْنَ اَلْف صَانِعٍ وَيُقَدَّرُ اَنَّهُ اَنْفَقَ فِي تَشْيِيْدِهٖ مَايُنَيِّفُ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَلَا يِيْنَ مِنَ الْجُنَيْهَاتِ۔

اور تاج محل کے متعلق ہم پہلے سے تاریخی کتابوں میں پڑھ چکے تھے کہ وہ فن تعمیر اور انجینئر کا ایک نمونہ ہے۔ جب ہم نے، اس کو دیکھا تو ہم اس کو اپنے تصور سے بڑھ کر زیادہ حسین پایا۔ بے شک وہ فن تعمیر میں یکتائے روزگار ہے۔ ہندوستان اس پر نازاں ہے۔ اگر فخر کرنا برحق ہوتا تو ہندوستان کو اس پر بجا طور پر فخر کرنے کا حق حاصل تھا۔ ہم اس کے سامنے ٹھہرے پیچھے کھڑے رہے۔ آس پاس گھومے اس کے حسن تعمیر حسن و جمال اور نکھار پر تعجب کرتے رہے۔ پھر ہم اس کے ایک مینار پر چڑھے اور جمنا کو اس کے نیچے بہتے ہوئے دیکھا اور ہم دیر تک بیٹھے اگلے لوگوں کی قدر و عظمت اور ان کے بلند حوصلوں کے متعلق سوچتے رہے۔ پھر میں پوری طرح سوچ میں غرق ہو گیا۔ سلاطینِ ہند، عمارات اور پرشکوہ محلات کے معاملہ میں ان کی شاہ خرچیوں کے متعلق سوچتا رہا اور

دل میں یہ کہا کہ یہ بادشاہ اگر اس مقبرہ کی بجائے کسی مدرسے کی تعمیر پر یہ فائدہ مند مال خرچ کرتا اور اسی مدرسے کے لئے انہیں وقف کر دیتا تو یہ اس کے لئے سرمایہ آخرت ہوتا میں نے سنا ہے کہ اس کی تعمیر 23 برس میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور اس میں بیس ہزار کاریگر کام کرتے رہے اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس تعمیر میں تین کروڑ سے زائد اشرفیاں خرچ ہوئیں۔

وَمَا زِلْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْمَوْضُوْعِ حَتّٰى خَفَتْ حَرَارَةُ الشَّمْسِ عَصْرًا فَقُمْنَا وَرَجَعْنَا عَلَى الْاَقْدَامِ فَوَصَلْنَا اِلَى الْمُحَطَّةِ مَسَاء فَاشْتَرَيْنَا التَّذَاكِرَ وَرَكِبْنَا الْقِطَارَ وَوَصَلْنَا اِلٰى "توندله" وَمِنْ توندله اِلٰى دِهْلِيْ، صَبَاحَ الْغَدِ۔

اور اس موضوع پر ہم مسلسل مذاکرہ کرتے رہے اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عصر کے وقت سورج کی حرارت ماند پڑ گئی لہٰذا ہم اٹھے اور پیدل لوٹ کر شام کو اسٹیشن پر پہنچے ٹکٹیں خریدیں اور ہم گاڑی پر سوار ہوئے اور ہم توندلہ پہنچے اور توندلہ سے اگلی صبح ہم دہلی پہنچ گئے۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٣٦) (مشق نمبر ٣٦)

عربی میں ترجمہ کریں۔

رِحْلَةٌ مَدْرَسِيَّةٌ

(ایک تعلیمی سفر)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہنچے دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ تک رہا۔ وہاں ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے مینارۂ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی۔ عصر سے پہلے

ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے۔ چند منٹ بعد ہم مقبرہ ہمایوں پہنچ گئے مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے۔ اندر سے اسے دیکھا اور پھر اپنی سیٹوں پر آ کر بیٹھ گئے۔

وَصَلْنَا صَبَاحَ الْغَدِ اِلَى دِهْلِى وَاَقَمْنَا فِيْهَا اُسْبُوْعًا شَاهَدْنَا هُنَاكَ الْاٰثَارَ وَالْاَمْكِنَةَ التَّارِيْخِيَّةَ جَيِّدًا ذَهَبْنَا يَوْماً اِلٰى "مَنَارَةِ قُطُبٍ" وَمَنَارَةُ قُطُبِ الدِّيْنِ كَانَتْ عَلٰى مُسَافَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْ هُنَا فَاكْتَرَيْنَا حَافِلَةً كَامِلَةً وَرَكِبْنَاهَا قَبْلَ الْعَصْرِ فَسَارَتْ بِنَا اِلٰى قُطُبْ مِيْنَار سَيْرًا بَطِيْئًا عَلٰى مَهْلٍ كُنَّا نَنْظُرُ عَنِيْنًا وَّشِمَالاً وَنَسْأَلُ اُسْتَاذَ نَاعَنْ كُلِّ شَيْئٍ فَوَصَلْنَا بَعْدَ دَقَائِقِ اِلٰى مَقْبَرَةِ هَمَايُوْنَ، وَقَفَتْ حَافِلَتُنَا اَمَامَ الْمَقْبَرَةِ فَنَزَلْنَا جَمِيْعًا وَدُرْنَا فِيْهَا هُنَيْئَةً وَزُرْنَا دَاخِلَهَا وَخَارِجَهَا ثُمَّ رَجَعْنَا وَجَلَسْنَا عَلٰى مَقَاعِدِنَا۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی وضو کیا نماز پڑھی پھر منارہ کی طرف گئے۔ پہلے ہم اس کے اردگرد کئی مرتبہ گھومے پھر اس کے اوپر چڑھے اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے حجم سے چھوٹی معلوم ہونے لگی منارہ سے متصل اس کے اردگرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے اور پھر نیچے اتر آئے یہ منارہ سخت قسم کے سرخ پتھر سے بنا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں۔ اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا مینار بنایا تھا مگر اس کی تکمیل اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی۔ کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں تھوڑی دیر ہم رکے پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور

سورج غروب سے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

وَصَلْنَا عَصْرًا اِلٰی قُطُبْ مِیْنَار فَبَحَثْنَا اَوَّلاً عَنِ الْمَاءِ وَتَوَضَّأْنَا وَصَلَّیْنَا ثُمَّ تَوَجَّهْنَا اِلَی الْمَنَارَةِ فَاَوَّلاً دُرْنَا حَوْلَهَا مِرَارًا ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَهَا وَحِیْنَ اَرْسَلْنَا الْبَصَرَ اَسْفَلَهَا فَاِذَا كُلُّ شَیْءٍ یُرٰی اَصْغَرَ مِن جِسْمِهٖ وَغَابَتْ عَنِ الْاَنْظَارِ كُلُّ مَاكَانَتْ حَوْلَ الْمَبَارَةِ مِنَ الْاَطْلَالِ وَالْمَبَانِی الْمُجَاوِرَةِ لَهَا مَكَثْنَا فَوْقَهَا بُرْهَةً ثُمَّ نَزَلْنَا اَسْفَلَ۔ هٰذِهِ الْمَنَارَةُ مَبْنِیَّةٌ مِنَ الْحَجَرِ الْاَحْمَرِ الصُّلْبِ وَ نُقِشَتْ آیَاتُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ جَوَانِبَهَا الْاَرْبَعَةَ، اَنْشَأَهَا قُطْبُ الدِّیْنَ اَیْبَكَ مَنَارَةً لِمَسْجِدٍ وَكَمُلَ تَعْمِیْرُهٗ عَلٰی یَدِهٖ عَبْدِهٖ ”شَمْسُ الدِّیْنِ التَّمَشُ فَیَالَیْتَ لَوْتَمَّ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ كَامِلاً۔ خَطَرَتْ بِبَالِنَا آمَالٌ مُتَشَعِّبَةٌ بَعْدَ زِیَارَةِ هٰذِهِ الْمَنَارَةِ وَقَفْنَا قَلِیْلاً ثُمَّ رَكِبْنَا حَافِلَتَنَا وَرَجَعْنَا اِلٰی مَقَرِّنَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

(ساتواں سبق)

حال

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا (خالد سوار ہو کر آیا) اور لَا تَأْكُلِ الطَّعَامَ حَارًّا (کھانا اس حال میں نہ کھا کہ وہ گرم ہو) ان مثالوں میں راکبًا اور حارًّا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے نحویین کی اصطلاح میں ''صاحب حال'' یا ذوالحال کہلاتا ہے اوپر کی مثال میں فاعل (خَالِدٌ) ذوالحال ہے۔ اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہوتا ہے۔[1]

---

[1] [اصل قاعدے کی رو سے ذوالحال کو معرفہ اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہئے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے تفصیلات یہ ہیں۔ (الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جا سکتا ہے کہ (۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ (۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنیٰ میں اس کا ایک عموم پیدا ہو جائے جیسے وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا مُنْذِرُوْنَ (۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنیٰ پیدا ہو جائیں جیسے وَلَمَّا جَاءَ هُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا (واضح رہے کہ مصدقاً بعض سلف سے منصوب ہی مروی ہے۔ اس صورت میں کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے، (ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے، مگر کلام عرب میں بہت ہی قلیل ہے۔ (۱) ''ال'' کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو اُدْخُلُوا الاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ۔ (۲) اضافت کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اِجْتَهَدْ وَحْدَكَ وغیرہ، (ج) اسی طرح اسم مشتق کی بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) حال بھی (خبر کی طرح) کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے، جیسے جَاءَ فَرِیْدٌ یَرْکَبُ فَرَسَهٗ، رَأَیْتُ الْخَطِیْبَ فَوْقَ الْمِنْبَرِ، بِعْتُ الثَّمَرَ عَلَی الشَّجَرَةِ۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ رابطہ کبھی ''واؤ'' ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی واؤ اور ضمیر دونوں ہوتے ہیں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں۔

(۱) رَکِبْتُ السَّفِیْنَةَ وَالْهَوَاءُ عَلِیْلٌ (یہاں رابطہ صرف واؤ ہے)
(۲) جَاءَ الْمُذْنِبُ یَعْتَذِرُ عَنْ ذَنْبِهٖ (یہاں رابطہ صرف ضمیر ہے)
(۳) خَرَجَ الْاَوْلَادُ وَهُمْ فَرِحُوْنَ (یہاں رابطہ واؤ اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے مثال نمبر ۲ میں ہے۔ اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واؤ کے ساتھ قَدْ بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلٰی اَبِیْ وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهٖ اور کبھی صرف قَدْ ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واؤ ہوتا ہے۔ جیسے اِسْتَیْقَظْتُ مِنَ النَّوْمِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

---

(۱) جب کہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے کَرَّ عَلَیَّ اَسَدًا۔
(۲) جبکہ وہ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اِقْرَأِ الْكِتَابَ بَابًا بَابًا اور اُدْخُلُوْا الْبَابَ رَجُلًا رَجُلًا
(۳) جب کہ وہ مفاعلۃ (یعنی جانبین کی مشارکت بتائے جیسے بِعْتُهٗ یَدًا بِیَدٍ۔
(۴) جبکہ وہ نرخ بتائے۔ اِشْتَرَیْتُ الثَّوْبَ ذِرَاعًا بِدِرْهَمٍ۔
(۵) جبکہ وہ موصوف ہو جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا۔

فائدہ

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اس وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے نکرہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے جیسا کہ درس نمبر 3 میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں۔ **اَلْجُمَل بَعْدَ النکِرَاتِ صِفَات وَبَعْدَ الْمُعَارِفِ اَحْوَالٌ**

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو (یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو) تو واحد، تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جبکہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت ضروری ہے، جیسے مثال نمبر 2 اور 3 میں، لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱ اور حَضَرَ الضُیُوْفُ وَالْمُضِیْفُ غَائِبٌ وغیرہ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۳۷) (مشق نمبر ۳۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) اَلشَّمْسُ نَجْمٌ عَظِیْمٌ مُلْتَهَبٌ یَبْدُوْ قُرْصُهَا فی الشُّرُوقِ وَالْغُرُوْبِ اَصْفَرَ مُحَمَّرًا۔

سورج ایک ایسا بڑا سیارہ جو کہ شعلے مارتا ہے اس کی ٹکیہ مشرق اور مغرب میں زرد اور سرخ حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) تَسْبَحَ السُّفُنُ عَلٰی مَتُوْنِ الْبِحَارِ حَامِلَةً سِلَعَ التِّجَارَةَ وَالْمُسَافِرِیْنَ مُتَنَقِّلَةً بِهِمْ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ لَمْ یَكُوْنُوْا بَالِغِیْهِ اِلَّا بِشَقِّ الْاَنْفُسِ۔

کشتیاں سمندروں کی پشت پر تیرتی ہیں اس حال میں کہ وہ اٹھائے ہوئے ہوتی ہیں تجارت کے سامان اور مسافروں کو اور منتقل کرتی ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کو جہاں تک وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

(۳) **يُقْبِلُ النَّاسُ عَلَى التَّاجِرِ الْاَمِيْنِ وَاثِقِيْنَ بِذِمَّتِهٖ مُطْمَئِنِّيْنَ اِلٰى مُعَامَلَتِهٖ لِاَنَّهٗ يَبِيْعُهُمُ الْبَضَائِعَ خَالِيَةً مِنَ الْغِشِّ۔**

لوگ اعتماد کرتے ہیں۔ امین تاجر پر اور اس کی ذمہ داری پر بھروسہ کرتے ہیں اور مطمئن ہوتے ہیں اس کے معاملہ کی طرف اس لئے کہ وہ ان کو ملاوٹ سے پاک مال بیچتا ہے۔

(۴) **يُبَكِّرُ الْفَلَّاحُوْنَ اِلٰى مَزَارِعِهِمْ مُجْتَمِعَةً قُوَاهُمْ مَمْلُوْئِيْنَ بِالنَّشَاطِ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ مِنْهَا مَسَآءً لَاغِبِيْنَ مَجْهُوْدِيْنَ۔**

کسان صبح سویرے اپنے کھیتوں کی طرف اس حالت میں جاتے ہیں کہ ان کے قویٰ مضبوط اور اور خود پوری طرح چست ہوتے ہیں پھر شام کو اس حال میں لوٹتے ہیں کہ وہ تھکے ماندے اور نڈھال ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۵) **خَرَجْتُ الْيَوْمَ مَعَ اَصْدِقَائِى الطَّلَبَةِ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ مَاشِيْنَ عَلٰى اَقْدَامِنَا لِنَسْتَنْشِقَ الْهَوَاءَ صَافِياً وَّنُحِسَّ النَّسِيْمَ عَلِيْلاً، فَرَأَيْنَا الْفَلَّاحِيْنَ دَائِبِيْنَ فِي اَعْمَالِهِمْ هَذَا يَعْزِقُ الْاَرْضَ وَذَاكَ يَحْرُثُهَا فَقَضَيْنَا بَيْنَ هٰؤُلَآءِ سَاعَةً مُغْتَبِطِيْنَ بِجِدِّهِمْ وَنَشَاطِهِمْ، ثُمَّ عُدْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ۔**

آج میں اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ کھیتوں اور فصلوں کو نکلا اس حال میں کہ ہم پیدل چلنے والے تھے تاکہ تازہ صاف ہوا کھائیں اور صبح کی ٹھنڈی ہوا کا مزہ محسوس کریں۔ پھر ہم نے کسانوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کاموں میں لگاتار مصروف تھے یہ زمین کھود رہا ہے اور وہ زمین میں ہل چلا رہا ہے ہم نے ایک گھنٹہ ان کے درمیان گزارا ان کی محنت اور سرگرمی پر رشک کرتے ہوئے پھر ہم اس حال میں گھر آئے گئے کہ خوش وخرم تھے۔

(۶) وَكَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ يَقْصِدُوْنَ الْحَدَائِقَ وَالْبَسَاتِيْنَ زَرَافَاتٍ وَوُحْدَانًا لِيَشُمُّوْا الْهَوَاءَ الْعَلِيْلَ وَلِيُمَتِّعُوْا اَنْفُسَهُمْ بِمَحَاسِنِ الطَّبِيْعَةِ وَمَنَاظِرِهَا الْجَمِيْلَةِ۔

اور بہت سے لوگ باغیچوں اور باغوں اور اکیلے اکیلے پارکوں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کرتے ہیں تا کہ ہلکی پھلکی ہوا خوری کریں اور اپنے دل کو قدرتی خوبصورتی اور قدرتی حسین مناظر سے لطف اندوز کریں۔

(۷) يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمٌ اَغَرُّ مُشْهَّرٌ يَلْبَسُ فِيْهِ النَّاسُ اَفْخَرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنْ مَلَابِسَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى جَمَاعَاتٍ وَاَفْوَاجًا مُكَبِّرِيْنَ مُهَلِّلِيْنَ وَيَقْضُوْنَ صَلٰوتَهُمْ خَاشِعِي الْقُلُوْبِ مُتَضَرِّعِيْنَ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ اِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ ذَهَبُوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ وَاِلٰى ذَوِيْهِمْ وَاَقَارِبِهِمْ مُهَنِّئِيْنَ كُلٌّ يَتَمَنّٰى لِصَاحِبِهٖ اَنْ يَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَاَنْ يَكُوْنَ الْعَوْدُ اَحْمَدَ۔

عید الفطر کا دن ایک روشن اور مشہور دن ہے لوگ اس دن میں اپنے وہ لباس پہنتے ہیں جو ان کے نزدیک سب سے عمدہ ہوتے ہیں پھر وہ عیدگاہ کی طرف جماعتوں اور گروہوں کی شکل میں تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے نکلتے ہیں اور اپنی عید نماز ادا کرتے ہیں اس حال میں کہ دل میں خشوع رکھنے والے اور اپنے رب کے سامنے آہ وزاری کرنے والے ہوتے ہیں پھر وہ جب نماز پڑھ لی جاتی ہے تو پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں اس حال میں خوش وخرم ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور قریبی رشتہ داروں کو مبارک دینے والے ہوتے ہیں ہر ایک اپنے ساتھی کے لیے خواہش کرتا ہے کہ اللہ اس کو عافیت کا لباس پہنائے اور اس کی واپسی بہت اچھی ہو۔

(۸) يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

اے نبی ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

(۹) قُلْ اِنِّیْ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْنَ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ۔

آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک پھر تم غور وخوض کرو نہیں ہے تمہارے ساتھی کو کوئی سودا نہیں ہے وہ مگر تم کو ڈرانے والا آنے والے سخت عذاب سے۔

(۱۰) وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔

اور نہیں حکم دیئے گئے وہ یہ کہ مگر وہ عبادت کریں اللہ کی اس حال میں خالص عبادت کرنے والے ہوں اس کے لئے دین کی یکسو ہو کر اور قائم کریں نماز ادا کریں زکوٰۃ اور یہی وہ مضبوط (سچا) دین ہے۔

(۱۱) وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

اور وہ تراشتے تھے پہاڑوں سے ایسے گھروں کو کہ امن سے رہیں گے۔ پس پکڑ لیا ان کو ایک چیخ نے اس حال میں کہ وہ صبح کرنے والے تھے پس نہیں کچھ کام آیا ان کو جو وہ کام کرتے تھے۔

(۱۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ

آتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَاسَأَلْتُمُوْهُ۔

اور مسخر کیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو اس حال میں کہ دونوں ایک دستور کے مطابق چل رہے ہیں اور مسخر کیا تمہارے لئے راتوں اور دنوں کو اور دی تم کو ہر وہ چیز جس کا تم نے سوال کیا۔

(۱۳) مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں زیادہ سخت ہیں کافروں پر اور رحم دل ہیں آپس میں دیکھے گا تو ان کو اس حال میں کہ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہوں گے تلاش کرتے ہیں وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا نشان ہیں ان کی پیشانیوں میں سجدوں کی کثرت کی وجہ سے۔

(۱۴) اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا، سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں۔ اے میرے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تیری ذات پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۸) (مشق نمبر ۳۸)

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

يَخْرُجُ الطُّيُوْرُ فِي الصَّبَاحِ جَائِعِيْنَ وَيَرْجِعُوْنَ فِي الْمَسَاءِ

شَابِعِيْنَ۔

(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہ کہیں جماعت نہ فوت ہو جائے۔ نماز سے فارغ ہو کر قران مجید کی تلاوت کرتے ہیں پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغوں کی طرف نکل جاتے ہیں گھر لوٹ کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں۔ پھر خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

اَلْاَطْفَال الصَّالِحُوْنَ يَسْتَيقِظُوْنَ مُبَكِّرًا وَيَفْرُغُوْنَ مِنْ حَوَائِجِهِمْ مُسْتَعْجِلِيْن لِاَنْ لاتَفُوْتَ صَلوةَ الْجَمَاعَةِ۔ وَيَتْلُوْنَ الْقُرآنَ بَعْدَ الْفَرَاغَةُ مِنَ الصَّلوٰةِ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْحَدَائِقِ مُتَنَزِّهِيْنَ ثُمَّ يَرْجِعُوْن اِلَى الْمَنْزِلِ وَيَفْطُرُوْنَ قَلِيْلاً جَدِيْدًا۔ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلَى الْمَدْرسَةِ مَاشِيْنَ اَو رَاكِبِيْنَ فَرِحِيْنَ مَسْرُوْرِيْنَ۔

(۳) کل عید تھی شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا چھوٹے بچوں کو دیکھا زرق برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ایک بچہ کو دیکھا سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا بھئی تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں ننگے سر چل رہا تھا مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے گیا ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا پھر اٹھا سلام کیا اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

كَانَ اَمْسِ عِيْدٌ ذَهَبْتُ مَسَاءً اِلَى السُّوْقِ مُتَنَزِّهًا فَرَاَيْتُ الْاَطْفَالَ الصِّغَارَ يَهرُبُوْنَ مِنْ هُنَا اِلٰى هُنَاكَ لَابِسِيْنَ مَلابِسَ فَاخِرَةً وَيَفْرَحُوْنَ

فَرَحًا۔ رَأَیْتُ طِفْلاً مُتَفَرِّقًا مُلْتَصِقًا بِجِدَارٍ۔ تَبْدُو عَلَیْهِ اٰثَارُ الْغَمِ وَالْاَلَمِ فَتَقَدَّمْتُ اِلَیْهِ لِمَاذَا تَقُوْمُ کَذٰلِكَ وَحِیْدًا؟ ثُمَّ ذَهَبْتُ بِهٖ اِلَی السُّوْقِ وَکَانَ یَمْشِیْ مَعِیَ فِی السُّوْقِ حَافِیاً حَافِرًا فَاسْتَکْرَهْتُ ذَالِكَ فَاَتَیْتُ بِهٖ اِلٰی بَیْتِیْ فَلَعِبَ مَعَ اِخْوَتِی الصِّغَارِ بُرْهَةً فَرَحًا مَسْرُوْرًا ثُمَّ قَامَ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ شَاکِرًا لَنَا جَمِیْعًا۔

(۴) ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے۔ شام کو جب مدرسہ ختم ہوا اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھو نے مجھے ڈنگ مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ وہیں بیٹھ گیا۔ میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا وہ اٹھا نہیں سکتا تھا بھاگا ہوا گھر آیا۔ اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے دوا پلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوا پی۔ میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی۔ عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا۔ مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔

کُنْتُ اَنَا وَاَخِی نَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ کُلَّ یَوْمٍ رَاکِبِیْنَ عَلَی الدَّرَّاجَةِ وَذَاتَ یَوْمٍ ذَهَبْنَا اِلَی الْمَدْرَسَةِ مَاشِیْنَ لِاَجْلِ الْمَطَرِ وَلَمَّا اِنْتَهَتِ الْمَدْرَسَةُ مَسَاءً رَجَعْنَا اِلَی الْمَنْزِلِ حَامِلِیْنَ کُتُبَنَا وَکُنَّا نَمْشِی فِی الطَّرِیْقِ مُتَجَاذِبِیْنَ اَطْرَافَ الْحَدِیْثِ حَوْلَ مَوَاضِیْعِ مُخْتَلِفَةٍ وَمَا کِدْنَا نَصِلُ الْقَرْیَةَ حَتّٰی لَدَغَنِیْ عَقْرَبٌ فَجَلَسْتُ هُنَاكَ اٰخِذًا بِرِجْلِیْ وَاَخِی مَاکَانَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَحْمِلَنِیْ لِاَنَّهٗ کَانَ اَصْغَرُ مِنِّیْ بِسَنَتَیْنِ فَجَاءَ اِلَی

الْبَيْتِ مُسْرِعًا وَفِي اَثْنَاءِ هٰذَا جَاءَ خَالِيْ مِنْ نَاحِيَةٍ فَجَاءَ بِيْ اِلَى الْبَيْتِ حَامِلًا عَلٰى كَتِفِهٖ وَسَقَانِي دَوَاءً فَشَرِبْتُ الدَّوَاءَ مُسْتَلْقِيًا وَكَانَتْ تَتَمَشّٰى جَسَدِي رَعْدَةٌ فَاَفَقْتُ قَلِيْلًا عِشَاءً لٰكِنْ بِتُّ لَيْلَتِي مُتَقَلِّبًا وَسَاهِرًا عَلَى الْفِرَاشِ لَا اَقِرُّ قَرَارًا عَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْحَيْوَانِ الْمُؤْذِيِّ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۳۹) (مشق نمبر ۳۹)

اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

(۱) خَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ وَالسَّمَآءُ مُصْحِيَّةٌ وَلَاغَيْمَ فِيْهَا وَلَاسَحَابَ فَبَيْنَمَا كَانَتْ هِيَ صَافِيَةَ الْاَدِيْمِ اِذْهَبَّتِ الرِّيْحُ صَرْصَرًا عَاتِيَةً وَثَارَتِ الْعَاصِفَةُ تَقْتَلِعُ الْاَشْجَارَ وَتَسْفِي الرِّمَالَ وَتُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ تُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ فَتَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَعَبَسَ الْجَوُّ وَاَظْلَمَتِ الدُّنْيَا۔ وَلَمْ تَلْبَثْ هٰذِهِ الْحَالُ حَتّٰى نَزَلَ الْمَطَرُ رَذَاذًا ثُمَّ اِشْتَدَّ شَيْئًا فَشَيْئًا حَتّٰى صَارَ وَابِلًا كَاَفْوَاهِ الْقِرَبِ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُوْنَ اِلٰى هُنَا وَاِلٰى هُنَاكَ مُشَمِّرِيْنَ اَذْيَالَهُمْ وَقَدْ نَشَرُوْا الظُّلَلَ خَوْفًا مِنَ الْبَلَلِ وَظَلَّ الْمَطَرُ هَاطِلًا فَقَضَى النَّاسُ اَكْثَرَهَا رِهِمْ مُتَعَطِّلِيْنَ عَنْ اَعْمَالِهِمْ جَالِسِيْنَ فِي بُيُوْتِهِمْ وَالْجَوُّ قَاتِمٌ وَالسَّحَابُ مُتَرَاكِمٌ وَالدِّيَمُ هَوَاطِلُ۔ وَفِي الْمَسَاءِ هَدَأَتِ الثَّائِرَةُ وَانْكَشَفَ الْغَمَامُ وَبَدَتِ الشَّمْسُ مُشْرِقَةَ الْمُحَيَّا وَضَّاءَةَ الْجَبِيْنِ فَتَنَفَّسَ النَّاسُ الصُّعَدَاءَ وَحَمِدُوْا اللّٰهَ۔

نکلا میں بازار کی طرف تو دیکھا کہ آسمان صاف ہے اور کوئی اس میں بادل وغیرہ نہ تھا پس اسی دوران کہ آسمان کی سطح صاف تھی کہ یکدم ایک بہت تیز آندھی اور ہوا کا طوفان آیا درختوں کو جڑ سے اکھاڑتا ریت اڑاتا اور بادلوں کو چلاتا ہوا اور

پھر ان کو تہہ بہ تہہ کرنے لگا پس پوری فضا گرد آلود اور دنیا اندھیری ہوگئی اس حالت کو کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ہلکی پھلکی بارش کی بوندا باندی ہونے لگی پھر آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہوگئی یہاں تک کہ موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے مشکیزوں کا منہ کھل گیا ہے اور لوگ دامن سمیٹتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنے لگے اور انہوں نے گیلا ہو جانے کی فکر سے اپنی چھتریاں کھول لیں اور بارش پُر زور برسنے لگی لوگوں نے دن کا زیادہ حصہ کام چھوڑ کر گھر بیٹھے گزار دیا۔ فضا تاریک تھی بادل تہ بتہ چھایا ہوا تھا اور زور دار بارش کی بدلیاں لگ رہی تھیں شام کے وقت یہ طوفان تھم گیا اور بادل منتشر ہوگئے سورج خندہ رو روشن پیشانی والا ہو کر نکل آیا تب لوگوں نے گہرا سانس اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(۲) رَكِبْنَا الْبَحْرَ رَهْوًا وَقْتَ الْاَصِيْلِ۔ وَالْهَوَآءُ عَلِيْلٌ فَسَارَتِ السَّفِيْنَةُ تَشُقُّ عُبَابَ الْمَاءِ وَتَمْخُرُ مِيَاهَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ الْهَجِيْعُ الْاَخِيْرُ وَالرُّكَّابُ نَائِمُوْنَ اِذْ شَعَرْنَا بِصَدْمَةٍ عَنِيْفَةٍ فَقُمْنَا مِنَ النَّوْمِ مَذْعُوْرِيْنَ نَسْأَلُ مَاالْخَبَرُ؟ فَوَجَدْنَا الْمَلَّاحِيْنَ فِيْ هَرْجٍ وَمَرْجٍ وَاسْتَيْقَظَ كُلُّ مَنْ فِي السَّفِيْنَةِ فَرَأَوُا الشَّرَّ مُسْتَطِيْرًا وَاَبْصَرُوا الْمَوْتَ عِيَانًا۔ وَفَقَدُوْا كُلَّ اَمَلٍ فِي الْحَيَاةِ كَيْفَ لَا وَالصَّدْعُ كَبِيْرٌ وَالْبَحْرُ فَاغِرُ فَاهُ وَطُيِّرَ الْخَبَرُ بِالْبَرْقِ لِتَسْرَعَ السُّفُنُ بِالنَّجْدَةِ فَخَفَّتْ اِلَيْنَا سَفِيْنَةٌ عَلٰى بُعْدِ اَمْيَالٍ فَانْتَقَلْنَا اِلَيْهَا وَحَمِدْنَا اللّٰهَ النَّجَاةَ وَقَدْ اَجْهَدَنَا التَّعَبُ ۔

ہم نے شام کے وقت سمندر پر سواری کی جبکہ وہ ٹھہرا ہوا تھا اور ہوا ہلکی تھی پس جہاز پانی کی موجوں کو پھاڑتا ہوا اور سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا روانہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ رات کے آخری پہر جبکہ سوار ہونے والے سارے مسافر سوئے ہوئے تھے۔ یکدم ہم نے ایک طاقتور ٹکر محسوس کی ہم گھبرا کر نیند سے بیدار ہوئے او

پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اور ملاحوں کو ہم نے بے چین پریشان اور افراتفری کی حالت میں پایا۔ جہاز میں سوار ہر آدمی جاگ گیا انہوں نے دیکھا کہ مصیبت امڈ آئی ہے اور وہ سب موت کو آنکھوں کے سامنے دیکھنے لگے اور زندگی کی تمام امیدیں گم کر چکے تھے کہ یہ کیسے نہ ہوتا کیونکہ شگاف بہت بڑا اور سمندر اپنا منہ کھولے ہوئے تھا اور خبر بذریعہ تار بھیج دی گئی تا کہ کشتیاں امداد کیلئے جلد از جلد بھیجی جائیں۔ ایک کشتی جو کہ ہم سے کچھ میلوں کے فاصلے پر تھی وہ جلدی سے آگئی ہم اس کی طرف منتقل ہو گئے اور اس اچانک مصیبت سے نجات پالینے پر اللہ کا شکریہ ادا کیا ہمیں تھکاوٹ نے بے بس کر دیا تھا۔

(۳) لَا تتْرُكْ وَقْتَكَ يَضِيْعُ سُدىً فَاِنَّ الْوَقْتَ كَالسَّيْفِ اِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَكَ

مت چھوڑ اپنے وقت کو فضول ضائع ہونے سے بے شک وقت مثل تلوار کے ہے اگر تو اس سے نہیں کاٹے گا تو وہ تجھے کاٹ دے گا۔

(۴) وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ بِالْاَصْفَادِ۔ سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ۔

اور دیکھے گا تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

(۵) وَلَاتَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِى رُئُوْسِهِمْ، لَايَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ۔

اور مت گمان کر اللہ کو بے خبر اس سے جو عمل کرتے ہیں ظالم لوگ سوائے اس کے مؤخر کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن تک جبکہ آنکھیں کھل جائیں گی اور لوگ

بھاگ رہے ہوں گے اپنے سروں کو جھکائے ہوئے نہیں پھریں گی ان کی نگاہیں ایک دوسرے کی طرف اوران کے دل اس دن ہوا ہور ہے ہوں گے۔

(۶) اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرآی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَائِمُوْنَ اَوَأَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰآی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاسُنَا ضُحیً وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ۔

کیا امن سے ہیں بستی والے اس بات سے کہ آ جائے ان پر ہمارا عذاب اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے ہوں کیا امن سے ہیں بستیوں والے اس بات سے کہ آ جائے ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے اور وہ کھیل میں مصروف ہوں۔

(۷) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یَاقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِی وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ فَلَمَّازَاغُوْآ اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَایَهْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ۔

اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم کو اے میری قوم تم کیوں مجھ کو تکلیف دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بے شک تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تو جب ان لوگوں نے ٹیڑھا پن اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۸) اَیَوَدُّ اَحُدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ لَهٗ فِیْهَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْکِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّیَةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ کَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ۔

کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی ایک کہ ہو اس کے لئے ایک باغ کھجور کا اور انگور کا بہتی ہوں اس کے نیچے نہریں اس میں ہر طرح کے پھل ہوں اور اس کو پہنچ جائے بڑھاپا اور اس کے بچے بھی ہوں تو اچانک پہنچ جائے ایک بگولا ایسا کہ اس

آگ ہو پس جل جائے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے نشانیاں شاید کہ تم غور وفکر کرو۔

(۹) **يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ**

جس دن اٹھایا جائے گا کپڑا پنڈلی سے اور پکاریں گے وہ سجدوں کی طرف پس نہیں طاقت رکھتے ہوں گے جھکی ہونگی ان کی آنکھیں ڈھانک لے گی ان کو ذلت حالانکہ پہلے وہ بلائے جاتے تھے سجدوں کی طرف جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔

(۱۰) **اِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ، اِذْ اَقْسَمُوْا الْيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُوْنَ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِيْنٌ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ، بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ۔**

بے شک آزمایا ہم نے تم کو جیسا کہ آزمایا ہم نے باغ والوں کو جب انہوں نے قسمیں اٹھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی اس کا میوہ توڑ لیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس گھوم گئی باغ پر تیرے پروردگار کی طرف سے گھومنے والی (آفت) اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے پس ہو گیا باغ مثل کٹی ہوئی کھیتی کے جب صبح ہوئی تو وہ ایک دوسرے کو آواز دینے لگے اگر تم نے اپنی کھیتی کاٹنی ہے تو صبح سویرے جا پہنچو تو وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے اور اپنی کوشش کے ساتھ سویرے ہی پہنچ

گئے جب باغ کو ویران حالت میں دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھٹک گئے ہیں نہیں بلکہ ہم محروم (بدنصیب) ہیں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۰) (مشق نمبر ۴۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں، تو اپنی ساری تھکن بھول جاتا ہے۔

حین یَعُوْدُ حَارِثٌ تَعْبَانًا مَسَآءً یَلْقِی اَهْلَهٗ مُنْتَظِرِیْنَ لِمَجِیْئَتِهٖ نَسِیَ تَعَبَهٗ

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انہیں یقین ہوگیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے۔ پلٹے کہ سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے انہوں نے رات کا باقی حصہ خوف و ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

تَدَخَّلَ السَّارِقُ فِی بَیْتِ جَارِیْ وَهُمْ نَائِمُوْنَ کُلُّهُمْ فَخَرَجَ السَّارِقُ بَعْدَ السَّرِقَةِ وَلَمْ یُحِسَّ بِهٖ اَحَدٌ وَلَمَّا اسْتَیْقَظُوْا فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ وَجَدُوْا الْمَتَاعَ کَلَّهٗ مُتَنَاثِرًا اِلٰی هُنَا وَهُنَاكَ وَلَمَّا تَقَدَّمُوْا حَاذِرِیْنَ نَالُوْ الْبَابَ مَفْتُوْحًا فَتَیَقَّنُوْا الْآنَ اَنَّ السَّارِقَ قَدْنَجَحَ فِی مَقْصَدِهٖ فَعَکَسُوْا لِتَفَقُّدِ الْاَثَاثِ وَهُمْ وَجِلُوْنَ فَنَالُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الْمَتَاعِ الثَّمِیْنِ وَالْحُلِیِّ

غَائِبًا بَعْدَ التَّفَقُّدِ۔ فَبَاتُوْا بَقِيَّةَ اللَّيْلِ سَاهِرِيْنَ مَحْنُوْرِيْنَ

(۳) گرمی کا زمانہ تھا سخت گرمی پڑ رہی تھی دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے موٹر ڈرائیور اور تانگہ والے ہڑتال کئے گھروں میں بیٹھے تھے سوچا کہ دوپہر اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے۔ مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہ ملا۔ آخر خود ہی اپنا سامان اور بستر لئے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلے پر تھی۔ ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جا رہے تھے۔ ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا۔ دوسری طرف لوگ اپنی دکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہوئے ہم پر جملے چست کر رہے تھے۔ وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزاء کے انداز میں مسکرا دیتے ہم ان کے استہزاء کی پرواہ کئے بغیر دھوپ اور گرمی میں اس طرح چلتے رہے یہاں تک کہ سامان اور بستر لئے ہوئے پسینہ میں شرابور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا۔ میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا۔ مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔

كَانَتْ اَيَّامُ الصَّيْفِ / الْحَرِّ وَكَانَتِ الْحَرَارَةُ شَدِيْدَةً فَنَزَلْنَا مِنَ الْقِطَارِ عِنْدَ الظَّهِيْرَةِ وَسَائِقُوا السَّيَّارَاتِ وَالْعَرَبَاتِ يَقْعُدُوْنَ فِي مَنَازِلِهِمْ مُضْرِبُوْنَ عَنِ الشُّغْلِ فَتَدَبَّرْنَا اَنْ نَقْضِيَ وَقْتَ الظَّهِيْرَةِ عَلَى الْمُحَطَّةِ فِي مَقَامِ الْمُنْتَظَرِ لٰكِنْ كَانَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَاكُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَيْضًا فَتَلَمَّسْنَا عَنِ اَجِيْرٍ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا اَجِيْرًا فَانْتِهَاءُ الْاَمْرِ مَشَيْنَا اِلٰى مَنْزِلِنَا مَاشِيْنَ حَامِلِي الْمَتَاعِ وَالْاَفْرِشَةِ بِاَنْفُسِنَا۔ وَمَنْزِلُنَا

كَانَ عَلٰى بُعْدِى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمُحَطَّةِ كُنَّا نَمْشِي عَلَى الطَّرِيْقِ مُثْقَلِيْنَ بِالْمَتَاعِ فَجَانِبًا كَانَتِ الْاَرْضُ حَمَآءَ وَالسَّمَآءُ تُمْطِرُ مِنَ الْفَوْقِ شَرَرًا۔ وَفِى جَانِبٍ آخَرَ كَانَ النَّاسُ يَقْعُدُوْنَ فِى دَكَاكِيْنِهِمْ وَظُلَلِهِمْ يَطْعَنُوْنَ عَلَيْنَا جُمَلاً فَيَنْظُرُوْن اِلَيْنَا فِى هٰذِهِ الْحَالَةِ وَيَتَبَسَّمُوْنَ اِسْتِهْزَاءً فَمَازِلْنَا مَاشِيْنَ فِى الشَّمْسِ وَالْحَرَارَةِ غَيْرَ مُبَالِيْن بِاِسْتِهْزَاءِ هِمْ حَتّٰى بَلَغْنَا مَنْزِلَنَا فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ حَامِلِ الْمَتَاعِ وَالْاَفْرِشَةِ مُتَلَطِّخِيْنَ عَرَقًا لٰكِنْ وَجَدْنَا الْبَابَ مُقَفَّلاً وَكَانَ اَصْدِقَاءُ غُرْفَتِى قَدْ ذَهَبُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَوَجَّهْنَا اِلَى الْمُسْجِدِ هَارِبِيْنَ فَبَلَغْنَا اِلَيْهِ وَالْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدْنَا وَشَكَرْنَا اللّٰهَ تعالٰى اَنَّ جُهْدَنَا لَمْ يَذْهَبْ سُدًى۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۱) (مشق نمبر ۴۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مُبَارَاةٌ فِى كُرَةِ الْقَدَمِ

(فٹ بال میچ)

دَعَتِ الْمَدْرَسَةُ الْبَلْدِيَةُ فِرْقَةَ مَدْرَسَتِنَا لِلْمُبَارَاةِ فِى كُرَّةِ الْقَدَمِ۔ فَاَجَابُوْا دَعْوَتَهَا مُسْتَبْشِرِيْنَ فَفِى الْوَقْتِ الْمَوْعُوْدِ تَوَافَدَ الْمَدْعُوْوْنَ اِلَى الْمَلْعَبِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَخَرَجَ جَمْعُنَا تَحْتَ اَشْرَافِ حَضْرَاتِ الْمُدَرِّسِيْنَ، وَصَلْنَا اِلَى الْمَلْعَبِ وَقَدْ نُضِدَتِ الْكَرَاسِىُّ وَالْمَقَاعِدُ لِحَضَرَاتِ الْمَدْعُوِيْنَ بِنَسْقٍ وَتَرْتِيْبٍ فَجَلَسُوْا عَلَيْهَا وَوَقَفَ التَّلَامِيْذُ جَوَانِبَ الْمَلْعَبِ مُنْتَهِبِيْنَ مُتَحَمِّسِيْنَ۔

بلدیہ کے مدرسے کی ٹیم نے ہمارے مدرسے کی ٹیم کو فٹ بال میچ کی دعوت دی۔ تو انہوں نے خوشی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کرلی۔ اور طے شدہ وقت پر تمام بلائے گئے لوگ کھیل کے میدان میں گروہ درگروہ پیدل اور سواری پر سوار ہوکر پہنچ گئے۔ وہاں پر مہمان حضرات کے لئے کرسیاں اور بنچ ترتیب اور سلیقہ مندی سے رکھے گئے تھے۔ یہ لوگ ان پر بیٹھ گئے اور طالبعلم کھلاڑیوں کی ہمت بڑھانے کے لئے اور ابھارنے کے لئے میدان کے اطراف میں کھڑے ہوگئے۔

نَزَلَ الْفَرِيْقَانِ فِي السَّاحَةِ قَبْلَ بَدَايَةَ اللَّعِبِ بِخَمْسِ دَقَائِقَ يُهَرْوِلَانِ وَيَمْرَحَانِ ثُمَّ تَصَافَحَا وَوَقَفَا مُتَقَابِلَيْنِ۔ وَفِي تَمَامِ السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ صَفَرَ الْحَكَمُ اِيْذَانًا بِالْبَدْءِ۔ فَتَطَلَّعَتِ الْاَنْظَارُ وَتَطَا وَلَتِ الْاَعْنَاقُ وَكُنَّا نَرَى الْكُرَةَ تَعْلُوْ وَتَهْبِطُ وَتَرْتَفِعُ وَتَنْخَفِضُ ذَاكَ يَقْذِفُهَا وَهٰذَا يَصُدُّهَا۔ هٰكَذَا اِسْتَمَرَّ اللَّعِبُ بَطِيْئًا۔ مُبَارَاةً فَاتِرَةً ضَعِيْفَةً تَبْعَثُ الْمَلَلَ، ثُمَّ نَشَطَ فَرِيْقُ الْبَلَدِيَّةِ وَالْهَوَآءُ حَلِيْفُهُمْ بِهُجُوْمٍ مُتَوَاصِلٍ يَشْتَدُّبِهٖ ضَغْطُهُمْ وَرَمَيَاتُهُمْ عَلٰى مَرْمٰى فَرِيْقِنَا وَلٰكِنَّ الْحَارِسُ الْبَارِعَ يَتَلَقَّفُ يَرْتَمِيْ كُلَّمَا تَاْتِيْ اِلَيْهِ الْكُرَةُ قَوِيَّةً اَوْ غَيْرَ قَوِيَةٍ۔ وَمَرَّةً هَلَّلَ اَنْصَارُ الْبَلَدِيَّةِ حِيْنَ شَاهَدُوْا الْكُرَةَ تَتَخَبَّطُ فِي الشُّبَّاكِ ظَانِّيْنَ اَنَّهَا هَدَفٌ وَلٰكِنَّ الْحُكُمَ الْيَقِظَ اِحْتَسَبَ فَاَلْغٰى لِلتَّسَلُّلِ۔ وَانْتَهٰى الشَّوْطُ الْاَوَّلُ دُوْنَ اَهْدَافٍ وَلَمْ يَسْتَطِعْ فَرِيْقُنَا طِوَالَ الشَّوْطِ اَنْ يُّهَاجِمَ هَجْمَةً مُوَفَّقَةً وَاحِدَةً غَيْرَاَنَّ مَحْمُوْدًا قَذَفَ مَرَّةً قَذْفَةً مُحْكَمَةً اَنَّهَا الْمَرْمٰى وَلٰكِنَّهَا تَعَرَّجَتْ قَلِيْلاً فَا صْطَدَمَتْ بِقَائِمَةِ الْعَارِضَةِ فَعَادَتْ مُرْتَدَّةً

دونوں ٹیمیں کھیل شروع ہونے سے پانچ منٹ قبل دوڑتے ہوئے مستی کرتے ہوئے میدان میں اتریں۔ پھر انہوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ ٹھیک پانچ بجے کھیل شروع ہوجانے کا اعلان کرتے ہوئے ریفری

نے وسل بجائی۔ تو آنکھیں بے چین اور گردنیں اونچی ہوگئیں۔ ہم دیکھنے لگے کہ فٹبال کبھی اوپر کو جاتی ہے اور کبھی نیچے کو آتی ہے کبھی بلند اور کبھی پست ہوتی ہے۔ ایک کھلاڑی اس کو پھینکتا ہے اور دوسرا روکتا ہے اسی طرح کھیل کچھ دیر سست روی سے چلتا رہا۔ یہ کمزور اور ڈھیلا سا میچ تھا جو اکتاہٹ کا باعث بنا۔ پھر بلدیہ کی ٹیم حالانکہ ہوا ان کے موافق تھی لگاتار ہلہ بول کر جوش میں آگئی اس سے ان کا دباؤ بھی بڑھ گیا۔ اور ان کی ککیں ہماری ٹیم کے گول پر زوردار پڑنے لگیں لیکن چست گول کیپر فٹ بال قابو کر لیتا اور جب فٹبال اس کی طرف آتی آہستہ یا تیز حالت میں تو وہ اس کو پھینک دیتا ایک دفعہ بلدیہ کی ٹیم کے حامیوں نے جب فٹ بال کو جال میں پھنستے دیکھا تو اس کو گول سمجھ کر نعرہ لگا دیا لیکن چست/ حاضر دماغ ریفری نے گرفت کی اور اس کو فاؤل کر کے کالعدم/ ضائع قرار دیدیا۔ کھیل کا پہلا دور بغیر کسی گول کے اختتام کو پہنچا ہماری ٹیم پورے دور میں کوئی کامیاب حملہ نہ کر سکی سوائے اس کے کہ محمود نے ایک دفعہ طاقتور کک لگائی خیال گزرا کہ گول ہو گیا لیکن فٹ بال کچھ ترچھی رہی اس لئے پول سے ٹکرا کر واپس آئی۔

ثُمَّ اِبْتَدَاءَ الشَّوْطُ الثَّانِي والسَّاعَةُ خَامِسَةٌ وَّنِصْفٌ ولَعِبَ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ مَحْمُوْدٌ دِفَاعًا أَيْمَنَ وَمَسْعُوْدٌ ظَهِيْرًا أَيْسَرَ وَحَمْزَةُ سَاعِدًا أَيْمَنَ وَخَالِدٌ جَنَاحًا اَيْسَرَ وَبِذَالِكَ اِسْتَطَاعَ فَرِيْقُنَا اَنْ يُهَاجِمَ هَجَمَاتٍ مُوَفَّقَةً۔ فَفِي الدَّقَائِقِ الْأُوْلٰى اِسْتَمَرَّ اللَّعِبُ سِجَالاً يَتَبَادَلُ فِيْهِ الْهُجُوْمُ عَلَى الْمَرْمِيَيْنَ۔ ثُمَّ اِشْتَدَّتِ الْهَجَمَاتُ وَتَوَالَتِ الْقَذَائِفُ عَلٰى مَرْمَى الْبُلْدِيَّةِ۔ حَتّٰى كَانَتْ رَمْيَةً مَرْوِّعَةً مِنْ خَالِدٍ رَجَّتْ قَائِمَةُ الْمَرْمٰى رَجًّا وَذَهَبَتْ اِلٰى غَرَضِهَا تَوًّا فِي شُبَّاكِ الْهَدَفِ مُسَجِّلَةً۔ "الْاِصَابَةُ الْاُوْلٰى" فَتَعَالَتِ الْاَصْوَاتُ وَاشْتَدَّ الْهُتَافُ۔

پھر دوسرا دور ساڑھے پانچ بجے شروع ہوا۔ اس دفعہ محمود فل بیک مسعود ہاف

بیک حمزہ آؤٹ اور خالد لفٹ اِن کھیلا اس کی وجہ سے ہماری ٹیم چند کامیاب حملے کر سکی۔ پس پہلے چند منٹوں میں کھیل دونوں طرف سے برابر جاری رہا جس میں دونوں طرف سے گول کرنے کا حملوں کا تبادلہ ہوتا رہا، پھر حملے تیزی اختیار کر گئے اور بلدیہ کی ٹیم کے گول پر لگاتار ککیں پڑیں یہاں تک خالد کی جانب سے ایک بہت طاقتور کک لگی جس نے پول ہلا کر رکھ دیا اور فٹ بال پہلا گول بناتے ہوئے سیدھی اپنے شگاف پر پہنچ کر گول کے جال کو لگی جس پر آوازیں بلند ہوگئیں۔ بلند آواز سے نعرے لگنے لگے۔

وَحَمِيَ وَطِيْسُ اللَّعِبِ بَعْدَ هٰذَا الْهَدَفِ وَعَزَّ عَلٰى فَرِيْقِ الْبَلْدِيَّةِ۔ اَنْ يَخْرُجَ مَهْزُوْمًا فَحَاوَلَ اَنْ يَظْفَرَ بِالتَّعَادُلِ لٰكِنَّ الدِّفَاعَ الْقَوِيَّ الْيَقِظَ اِسْتَطَاعَ اَنْ يُّحَطِّمَ هٰذِهِ الْمُحَاوَلَاتِ كُلَّهَا۔ وَانْسَحَبَ الْهُجُوْمُ مَرَّةً اَمَامَ مَرْمٰى فَرِيْقِنَا وَارْتَبَكَ اَفْرَادُهٗ حَتّٰى اَمْسَكَ خَالِدٌ الْكُرَةَ وَهُوَ عَلٰى خَطِّ مِنْطَقَةِ الْجَزَاءِ فَاحْتَسَبَهَا الْحَكَمُ "ضَرْبَةَ جَزَاءٍ" ضِدَّ فَرِيْقِنَا فَاسْتَطَاعَ فَرِيْقُ الْبَلْدِيَةِ هٰكَذَا اَنْ يُحْرِزَ هَدَفَ التَّعَادُلِ ثُمَّ مَرَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَتْرَةٌ طَوِيْلَةٌ دُوْنَ اَهْدَافٍ حَتّٰى خُيِّلَ لِلْجَمِيْعِ اَنَّ الْمُبَارَاةَ سَتَنْتَهِيْ بِالتَّعَادُلِ، اِنْبَرَزَ حَمْزَةُ وَالْكُرَةُ تَتَدَحْرَجُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ بِسُرْعَةٍ فَمَا هِيَ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ حَتّٰى رَاَيْنَاهُ الْكُرَةَ مُتَخَبِّطَةً فِي الشُّبَّاكِ ثُمَّ بَدَأَ التَّجْدِيْدُ فَالْتَقَطَ خَالِدٌ الْكُرَةَ وَهَيَّاءَ لِحَمْزَةَ فَتَلَقَّفَ حَمْزَةُ بِقَدَمِهٖ وَبَعْدَ تَحْوِيْلَةٍ وَتَمْرِيْرَةٍ يَسِيْرَةٍ سَجَّلَ الْهَدَفِ الثَّالِثَ وَقَبْلَ نِهَايَةِ الْمُبَارَاةِ بِدَقِيْقَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْتَصَرَ فَرِيْقُنَا بِاِصَابَةِ الْهَدَفِ الرَّابِعِ۔ ثُمَّ صَفَرَ الْحَكَمُ مُعْلِنًا بِنِهَايَةِ الْمُبَارَاةِ فَخَرَجَ اللَّاعِبُوْنَ مِنْ سَاحَةِ الْمَلْعَبِ وَهُمْ يَتَّصِبَّبُوْنَ عَرَقًا فَاَسْرَعَ اِلَيْهِمُ التَّلَامِيْذُ بِكُئُوْسٍ يَسْقُوْنَهُمْ اِيَّاهَا وَذَهَبْنَا اِلٰى جَمْعِنَا نُهَنِّئُهُمْ وَنُثْنِيْ عَلَيْهِمِ الْخَيْرَ ثُمَّ تَصَافَحَ الْفَرِيْقَانِ وَافْتَرَقَا۔ وَرَجَعْنَا مَعَ جَمِيْعِنَا يَمْلَأُ السُّرُوْرُ قُلُوْبَنَا وَالْبِشْرُ يَعْلُوْ وُجُوْهَنَا

اِذْفَازَ مُنْتَخَبٌ مَدْرَسَتِنَا بِاَرْبَعَةِ اَهْدَافٍ مُقَابَلَةَ وَاحِدٍ وَقَدْفَازَ بِثَلَاثَةِ اَهْدَافٍ مُقَابَلَةَ لَاشَئٍ فِي الْمُبَارَاةِ النِّهَائِيَّةِ مِنْ قَبْلُ فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ وَاَخِيْرًا فَاِنَّ دِفَاعَ الْبَلْدِيَّةِ يَسْتَحِقُّ كُلَّ ثَنَاءٍ وَتَقْدِيْرٍ لِاَنَّهٗ وَاجَهَ طِوَالَ الشَّوْطِ الْاَخِيْرِ هُجُوْمًا لَايَهْدَأُ وَلَا يَنْقَطِعُ وَبَذَلَ كُلُّ فَرْدٍ فِيْهِ قُصَارٰى جُهْدِهٖ۔

اور اس گول کے بعد کھیل کا معرکہ گرم ہو گیا۔ اور بلدیہ کی ٹیم پر یہ بات گراں گزری کہ وہ شکست کھا کر واپس ہو لہٰذا اس نے نہایت زور دار کوشش کی کہ برابری کے درجے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن مضبوط اور چست دفاع نے ان کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ایک مرتبہ ہجوم سمٹ کر ہمارے فریق کے گول کے سامنے آ گیا اور اس کے افراد باہم یکجا ہو گئے۔ حتیٰ کہ خالد نے فٹ بال روک لیا۔ جبکہ وہ پنالٹی لائن پر تھی۔ پس ریفری نے ہماری ٹیم کے خلاف پنالٹی روکنے کا حکم دیا۔ اس طرح بلدیہ کی ٹیم برابری حاصل کر سکی۔ اس طرح طویل وقفہ کسی قسم کا گول بنائے بغیر گزر گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سمجھے میچ برابری کے ساتھ ختم ہو جائے گا لیکن اچانک حمزہ ظاہر ہوا جبکہ فٹ بال تیزی کے ساتھ اس پاؤں کے درمیان لڑھک رہی تھی۔ پس پلک جھپکتے ہی ہم نے بال کو جال میں گرتے دیکھا۔ پھر نئے سرے سے کھیل کی ابتداء ہوئی۔ پھر خالد نے فٹ بال لیا اور حمزہ کو موقع دیا اور حمزہ نے اسے پاؤں میں لیا اور فٹ بال کو ذرا سی دیر گھمانے پھرانے کے بعد تیسرا گول بنا لیا اور میچ ختم ہونے سے ایک منٹ پہلے ہماری ٹیم چوتھا گول کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر ریفری نے میچ کے ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے وسل بجائی اور کھلاڑی کھیل کے میدان سے اس حال میں نکلے کہ پسینے میں شرابور تھے۔ اس لئے طلباء اس کی طرف گلاس لے کر دوڑے کہ ان کو پانی پلائیں اور ہم اپنی ٹیم کی طرف بڑھے کہ ان کو مبارکباد دیں اور ان کی تعریف کریں۔ پھر دونوں ٹیموں نے آپس میں مصافحہ اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئیں۔ اور ہم اپنی ٹیم کے ساتھ واپس آئے اس حال میں کہ

ہمارے دل خوشی سے معمور تھے اور فرحت چہروں پر چھائی ہوئی تھی کہ ہمارے مدرسے کی ٹیم ایک کے مقابلے میں چار گولوں سے کامیاب ہوئی۔ اور پچھلے آخری میچ میں صفر کے مقابلے میں تین گولوں سے کامیاب ہوئی تھی اور آخر میں یہ کہ شہری ٹیم کا دفاع بھی پوری طرح مدح و داد کا حقدار ہے اور اس نے پوری آخری دور میں ایک پرجوش اور نہ رکنے والے حملوں کا مقابلہ کیا اور ہر شخص نے اس میں اپنی آخری کوشش کی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۲) (مشق نمبر۴۲)

(الف) مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ زیادہ سے عنوان سے زیادہ حال استعمال کرسکیں۔

العنوان: مسابقة فی الخطابة

موضوع: خطابت میں مقابلہ (تقریری مقابلہ)

العناصر: (۱) اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية۔ (۲) رغبة الطلبة فی المساهمة: (۳) اعداد هم للخطب و تهيئهم لها۔ (۴) وصول النباء الی سائر المدارس۔ (۵) تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة (٦) دنو الميعاد يوم المسابقة قدوم المدعوين، الجوائز المعدة بدألحلفة۔ القاء الخطبات ماكنت ترجو فی اثنائها۔ نتائج الفوز، توزيع الجوائز، الذهاب اِلٰی مادبة الشأى انتهاء الحلفة۔

اجزاء: (۱) تقریری مقابلہ قائم کرنے کے بارے میں مدرسے کا اعلان (۲) طلبہ کو حصہ لینے میں ترغیب دینا (۳) تقریر کے لئے ان کی تعداد اور اس کے لئے ان کا تیاری کرنا (۴) تمام مدارس خبر پہنچانا (۵) بہت سے طلباء کو مقابلے کے لئے تیار کرنا (٦) مقابلے کے دن اور مہمانوں (مدعوین) کی آمد قریب آنا۔ محدود انعامات، جلسے کا شروع ہونا، تقریروں کی تیاری کرنا جو کہ اس دوران امید رکھتا ہے، کامیابی کے نتائج انعامات کی

تقسیم، جلسے کے اختتام پر چائے کے دستر خوان پر جانا۔

الافتتاح: تعودت مدرستنا انْ تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية۔ فلما بدئ التعليم فى هذا العام اراد رجالها ان يقيموا حفلة حسب دائهم

آغاز: ہمارے مدرسے یہ دعوت دی کہ ہر سال تقریری مقابلے کے لئے جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ پس جب اس سال تعلیم شروع ہوئی تو اس کے افراد نے ارادہ کیا کہ حسب سابق جلسہ قائم کریں۔

الخاتمة: كان من نتيجة هذه المسابقة ان رَجع الى الطلاب نشاطهم فى التمرن على الخطابة حتى ان بعضهم قد تفوّق و برع فيها۔

اختتام: اس مقابلے کا نتیجہ یہ تھا کہ طلباء میں اس جلسے کی وجہ سے تقریر کرنے پر مشق کرنے میں چستی لوٹ آئی یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے برتری حاصل کی اور اس میں اعلیٰ اعتبار سے ترقی کرنے لگے۔

مُسَابَقَةٌ فِى الْخِطَابَةِ

(تقریری مقابلہ)

اَعْلَنَتْ مَدْرَسَتُنَا قَبْلَ خَمْسَةِ ايَامٍ عَنْ اِقَامَةِ مُسَابَقَةِ خِطَابِيَةٍ بيْنَ الطُلَبَاءِ الْمُبْتَدِئِيْنَ تُحَرِّضُهُمْ عَلٰى تَدَرُّبِ الْخِطَابَةِ فَبَلَغَ الْخَبْرُ اِلٰى تَمَامِ الْمَدَارِسِ فَدَبَّ فِى الطُلَبَاءِ تيَّارُ الْمَسَرَّةِ وَالنَّشَاطِ وَجَعَلُوْا مُسْرِعُوْن لِلشِّرْكَةِ فِى هَذِهِ الْمُسَابَقَةِ۔ وَاَعَدُّولَهَا خُطَبًا مَاهِرًا حَوْلَ مَوَاضِيْعَ مُخْتَلِفَةٍ مُتَنَافِسِيْنَ فِى التَّفَوُّق مُرَشِّحِيْنَ فِى التَّقَدُّمِ فِى هٰذَا الْمِضْمَارِ وَصَارُوْا يَزْدَادُ نِشَاطُهُمْ بِقَدْرِمَا يَدْنُوْا الْوَقْتُ الْمَوْعِدُولَمَّا جَاءَ يَوْمُ الْمُسَابَقَةِ جَاءَ وَفُوْدُ الْمَدْعُوِّيْنَ اِرْسَالًا وَحَضَرَ جَمُوْعُ السَّامِعِيْنَ افْوَاجًا وَكَان يَوْمًا مَشْهُوْدًا

فَشُرِعَتِ الْحَفْلَةُ فِي اِبْتِدَاءِ النَّهَارِ وَاسْتَمَرَّ اِلٰى آخِرِهٖ فَكَانَ اَمِيْنُ الْحَفْلَةِ يُعْلِنُ بِاَسْمَاءِ الْخُطَبَاءِ فَيَحْضُرُ كُلُّ خَطِيْبٍ وَيُلْقِي الْخُطْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَيَجِدُ اسْتِحْسَانًا مِنَ الْحَاضِرِيْنَ وَتَمَّتْ سِلْسِلَةُ الْخُطَبِ فِي الْمَسَآءِ وَفِي الْخِتَامِ اَعْلَنَ الْاَمِيْنُ نَتَائِجَ النَّجَاحِ فَقَسَّمَ حَضْرَةُ رَئِيْسِ الْحَفْلَةِ جَوَائِزَ ثَمِيْنَةً بَيْنَ النَّاجِحِيْنَ فَتَسَلَّمُوْهَا وُجُوْهُهُمْ مُتَبَسِّمَةٌ مُتَهَلِّلَةٌ ثُمَّ ذَهَبَ جَمِيْعُ الشُّرَكَاءِ اِلٰى مَاْدُبَةِ الشَّاْيِ فَانْتَفَعُوْا بِدَعْوَةِ رِجَالِ الْمَدْرَسَةِ وَانْتَهٰى هٰذَا الْحَفْلُ السَّارُّ فَعَادَ النَّاسُ مُصَافِحِيْنَ رِجَالَ الْمَدْرَسَةِ شَاكِرِيْنَ لَهُمْ وَمَادِحِيْنَ عَلَيْهِمْ عَلٰى اِنْعِقَادِ مِثْلِ هَذَا الْاِجْتِمَاعِ الْمُبَارَكِ وَكَانَ مِنْ نَتِيْجَةِ هٰذِهِ الْمُسَابَقَةِ اَنْ عَادَ اِلَى الطُّلَّابِ نَشَاطُهُمْ فِي التَّدَرُّبِ عَلَى الْخِطَابَةِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَهُمْ تَفَوَّقَ وَبَرَعَ فِيْهَا۔

ہمارے مدرسہ نے پانچ دن پہلے ابتدائی طلباء کے درمیان ان کو تقریر کی مشق پر اُبھارنے کے لیے ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ پس خبر تمام مدارس کو پہنچ گئی۔ پس طلباء میں خوشی اور تازگی کی لہر دوڑ گئی اور اس مقابلے میں شریک ہونے کیلئے جلدی سے تیاری کرنے لگے اور انہوں نے اس جلسے میں سبقت لے جانے اور مقابلہ جیتنے میں گراں قدر تقریریں تیار کیں۔ جونہی جلسہ منعقد ہونے کا وقت قریب آنے لگا تو ان کی سرگرمیاں تیز ہونے لگیں اور جب مقابلے کا دن آیا تو مدعوین اور سامعین گروہ در گروہ حاضر ہوئے۔ وہ حاضری کا دن تھا، جلسہ دن کے ابتدائی حصے سے شروع ہو کر شام تک جاری رہا۔ جلسہ کے سیکرٹری خطباء کو نام لے لے کر بلاتے تھے ہر خطیب حاضر ہو کر منبر پر تقریر کرتا اور سننے والے موجود لوگوں سے داد وصول کرتا تقریروں کا سلسلہ شام کو ختم ہوا۔ سیکرٹری نے کامیاب ہونے والوں کے نتائج کا اعلان کیا اور صدر جلسہ نے کامیاب خطباء میں قیمتی انعامات تقسیم کیے۔ جو انہوں نے مسکراتے اور دمکتے چہروں کے ساتھ وصول کیے۔ پھر

تمام شرکاء چائے کے دستر خواں پر گئے اور مدرسے کے خدام کی دعوت کا لطف اٹھایا آخر کار یہ خوشگوار مجلس ختم ہوئی اور لوگ مدرسے کے افراد سے مصافحہ کر کے اس جیسے مبارک اجتماع کے منعقد کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ستائش کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اس مقابلے کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ طلباء میں تقریر کی مشق کے لئے سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔

(ب) عربی میں ترجمہ کریں۔

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلّہ میں آگ لگی اور وقت دو بجے رات کا تھا چیخ و پکار کی آواز پر سارے محلے والے جاگ گئے۔ مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا۔ اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اس نے کہا ”آگ آگ پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا میں اور محلّہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگے ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اٹھ رہا ہے۔ اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اس محلے میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا۔ وہ ان دنوں بیمار تھا اور گھر میں تنہا تھا۔ جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے۔ ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے قریب پہنچے کہ کسی طرح اسے نکالنے کی فکر کریں اتنے میں حامد ننگے سر ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور مجمع سے باہر لے آئے اسی اثناء میں فائر بریگیڈ والے آگئے بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جا سکا مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کھچے سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

اَصَابَتِ النَّارُ مَرَّةً فِي مَحَلَّةٍ قَرِيْبَةٍ وَكَانَ الْوَقْتُ سَاعَةَ اثْنَيْنِ مِنَ

اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ كُلُّهُمْ مِنَ الصَّيْحَةِ وَالصَّرْخَةِ لٰكِنْ لَمْ يَكُنْ يَاتِ شِئٌ فِی ذِهْنِ اَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ مَا ذَاالْاَمْرُ؟ وَخَرَجْتُ اَنَاخَائِفًا مِنَ الْمَنْزِل وَوَقَفْتُ مَتَحَيِّرًا وَقْتًا قَلِيْلاً اِذاً اَتٰی صَدِيْقِی مَحْمُوْدٌ هَارِبًا۔ وَقَالَ صَائِحًا بِقُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ اَلنَّارُ، النَارُ ثُمَّ عَادَ فِی تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ هَرَبْتُ اَنَا وَاَهْلُ الْمَحَّلَةِ خَلَفَةٌ مُعَجّلِيْنَ فَرَأَيْنَا بَعْدَمَا ذَهَبْنَا قَلِيْلاً اَنَّ الدُّخَانَ يَتَصَاعَدُ مِنْ مَنْزِلٍ مِثْلَ السَّحَابِ وَتَطَايَرُ شَرَرُ النَارِ وَفِی هَذِهِ الْحَالَةِ كَانَ يَسْكُنُ صَدِيْقُنَا حَامِدٌ اَيْضًا مَرِيْضًا فِی هٰذِهِ الْاَيَامِ وَا وَحِيْدًا فِی مَنْزِلِهٖ فَلَمَّا فَاقْتَرَبْنَا رَاَيْنَا اَنَّ النَّارَ مُصِيْبٌ فِی مَنْزِلِهٖ فَاقْتَرَبْنَا نَشُقُّ الصَفُوْفَ لِنُحَاوِلَ لِانْ لِقَاذِهٖ اِذْمَرَّ اَمَامَنَا حَامِدٌ حَاسِرًا حَافِيًا ذَاهِلَ الْعَقلِ فَتَقَدَّمْنَا اِلَيْه وَاَمْسَكْنَا بِيَدِهٖ وَاَخْرَجْنَاهَ مِنَ الْجَمْعِ وَاِثْنَاء ذٰلِكَ جَاءَ رِجَالُ الْمُطَافِی وَ سَيْطَرُوْا عَلَى النَّارِ بَعْدَ مُجْدٍ جِدًّا وَكَانَ قَد اَحْتَرَقَ كَثِيْرٌ مِنَ الْمَنْزِلِ فَاَرْكَبْنَا حَامِدًا وَجِئْنَابِهٖ اِلٰی بَيْتِنَا وَمَكَثَ مَحْمُوْدٌ لِيَحْفِظَ مَابَقِیَ مِنْ مَتَاعِهٖ حَتّٰی الصَّبَاحِ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

(آٹھواں سبق)

تمیز

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلاً زیتاً اور عِنْدِیْ عَشَرَ اَقْلاَمٍ۔

اسماء کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کہ ایک رطل کیا چیز ہے تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح عَشَرۃٌ ایک عدد کا نام ہے اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں۔ اور پس کوئی دیگر چیز بھی دس جو اسم بعد میں آ کر ان کے معنی کی مراد کو متعین کرتا ہے نحویین کی اصطلاح میں اسے تمیز کہتے ہیں۔ جیسے زَیْتًا اور اَقْلاَمٍ اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جس اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اسے "ممیز" کہتے ہیں ممیّز دو طرح کے ہوتے ہیں ایک ممیّز ملفوظ اور دوسرا ممیّز ملحوظ۔

(۱) ممیّز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں "رطل" اور عشرہ۔

(۲) ممیّز ملحوظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر ممیّز الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے۔ جیسے فُلاَنٌ اَکْثَرَ مِنّیْ مالاً یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

ممیّز ملحوظ کی تمیز:

ممیّز جب ملحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے "مَحْمُودٌ اَكْبَرُ مِنّي سِناً، طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً، اِمْتَلَأَ الْاِنَاءُ مَاءً، تَهَلَّلَ وَجْهُهُ بَشْرًا"

وزن کیل اور مساحت کی تمیز:

وزن کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز نہیں

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے اشتریت ذراعًا ثوبًا۔

(ب) یہ کہ مجرور یا ضافت ہو جیسے اشتریت ذراعَ ثوبٍ

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے اشتریت ذراعًا من ثوب۔

عدد کی تمیز:

عدد کی تمیز حسب ذیل طریقے پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثَلٰثَةٌ سے عشرةٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے۔

(۲) اَحَدَ عَشَرًا سے تسعة و تسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ کوکبًا۔ و تسعة و تسعون رَجُلاً

(۳) مائة اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائة رجل و الف رَجُلٍ

عدد کا حکم:

عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لئے اسے اچھی طرح یاد کر رکھنا چاہئے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلثةٌ سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں۔ خواہ عدد مفرد ہو خواہ مرکب ہو۔ خواہ معطوف و معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثه اقلام اور ثلاث عرفات اسی طرح تسعة تک

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثه عشر قلماً اور ثلث عشرِ غرفةً۔

(ج) معطوف و معطوف علیه کی مثال ثلثه و عشرون قلمًا اور ثلث و عشرون غرفة۔

(۲) عشرہ (کی تذکیر و تانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق ہوتا ہے۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے عشرہ رجال اور عشر غرفاتٍ معدود کے برعکس۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلٰثة عشر قلمًا اور ثلث عشرة غرفة معدود کے مطابق۔

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

(الف) مفرد کی مثال ہے [رجل واحد اور غَرفة واحدة رجلان اثنان اور غَرفتان اشنتان] یہ واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے [احد عشر قلماً اور احدی عشرة غرفة، اثنا عشر قلما اور اثنتا عشرة غرفة]

(ج) معطوف و معطوف علیه کی مثال ہے، [احد و عشرون قلما اور احدی و عشرون غرفة ، اثنان و عشرون قلما و اثنتان و عشرون غرفة]

(۴) عشرة کے سوا باقی تمام عقود (دہائیاں) عشرون و ثلثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب:

احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء "اثنا عشر" فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ باقی تمام اعداد بہ شمول اثنا عشر معرب ہیں۔ عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا

جاتا ہے۔

کنایات العدد:

کم، کأین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں۔ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کہ کم تلمیذا فی صفك؟ تمہارے درجے میں کتنے طلباء ہیں؟۔ لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے۔ بکم روبية (کے روپے میں)؟ منذ کم یوم؟ (کتنے دن سے)؟ اگرچہ اصل قاعدہ کی رو سے بکم روبيةً اور منذ کم یومًا منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں۔ مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتب قرأتُ یا کم کتاب قرأت (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِن حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے کم من کتابٍ قرأته (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کأین کی تمیز مِن حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے۔ جیسے کأین من طالب لایَجتهد فی القرأة (کتنے طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اَعْطَيْتُهٗ کَذَا درهمًا (میں نے اسے اتنے درہم دیئے)

فائدہ:

کم خبریه اور کأین سے صرف کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۴۳) (مشق نمبر ۴۳)

(۱) اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ لِهْجَةً وَاَكْرَمُهُمْ طِيْنَةً وَاَعَفُّهُمْ نَفْسًا وَ اَنْقَاهُمْ عَرْضًا وَاَشَدُّهُمْ خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام تمام لوگوں کے لحاظ سے زبان کے سچے فطرتاً عزت دار، ذاتی اعتبار سے پاکدامن عزت کے لحاظ سے بے حد صاف اور اللہ کے خوف میں سب لوگوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۲) وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَرَّ النَّاسِ قُلُوْبًا وَاَعْمَقُهُمْ عِلْمًا وَاَقَلُّهُمْ تَكَلُّفًا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ از روئے دلوں کے لوگوں میں سے زیادہ نیک اور علم کے اعتبار سے سب سے پختہ اور تکلفات کو سب سے کم اختیار کرنے والے تھے۔

(۳) زُرْتُ الْيَوْمَ مَدْرَسَةً وَاجْتَمَعْتُ بِاَسَاتِذَتِهَا وَطُلَّابِهَا وَلَقِيْتُ عَمِيْدَ الْمَدْرَسَةِ وَحَادَثْتُ مَعَهٗ نَحْوَ عِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً فَوَجَدْتُهٗ اَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَاَفْصَحَهُمْ حَدِيْثًا وَأَوْسَعَهُمْ مَعْرِفَةً ثُمَّ قُمْتُ وَطُفْتُ مَعَهٗ فِي اَنْحَاءِ الْمَدْرَسَةِ فَشَاهَدْتُ اَبْنِيَتَهَا فَلِلْمَدْرَسَةِ بِنَايَةٌ عَظِيْمَةٌ شَامِخَةٌ وَهِيَ تَشْتَمِلُ عَلٰى قَاعَةٍ كَبِيْرَةٍ وَخَمْسٌ وَثَلٰثِيْنَ غُرْفَةً مِنْهَا عَشْرُ غُرُفَاتٍ عَلَى السَّطْحِ وَلَهَا دَارٌ لِاِقَامَةِ الطَّلَبَةِ جَمِيْلَةٌ فِيْهَا سِتَّ عَشَرَةَ غُرْفَةً وَفِي كُلِّ غُرْفَةٍ خَمْسَةُ شَبَابِيْكَ وَاَرْبَعُ نَوَافِذَ وَفِي الْوَسْطَ مَسْجِدٌ جَمِيْلٌ فِيْهِ اِثْنَا عَشَرَ عَمُوْدًا وَثَلٰثَةَ شُبَّاكًا وَثَلٰثَةَ اَبْوَابٍ وَاَرْضُ الْمَسْجِدِ فُرِشَتْ بِالرُّخَامِ وَمَسَاحَةُ الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ ثَلٰثَةِ اٰلَافِ ذِرَاعٍ

میں نے آج ایک مدرسہ دیکھا اور اس کے تمام استادوں اور طلباء سے گٹھ جوڑ کیا

اور مدرسہ کے مہتمم سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ میں ۲۰ منٹ تک گفتگو کی پس میں نے ان سب میں سے علم کے اعتبار سے بڑھا ہوا بات کرنے میں شیریں بیان اور معلومات میں سب سے وسیع پایا پھر میں کھڑا ہوا اور اس کے مدرسہ اردگرد گھوما مدرسہ کی تعمیر کا (عمارت) کا معائنہ کیا مدرسہ کی ایک بہت بڑی عالی شان عمارت ہے جو ایک بڑے ہال اور پینتیس کمروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے دس کمرے اوپر والی منزل پر ہیں۔ طلبہ کے رہنے کے لئے مدرسہ میں ایک خوبصورت ہوسٹل ہے جس میں 16 کمرے ہیں ہر کمرے میں پانچ کھڑکیاں اور چار روشندان ہیں اور مدرسے کے درمیان میں ایک خوبصورت مسجد ہے اس میں بارہ ستون تیرہ کھڑکیاں اور تین دروازے ہیں مسجد کا فرش سنگ مرمر کا لگایا گیا ہے اور مدرسہ کی کل زمین تقریباً تین ہزار گز ہے۔

(۴) غَزْوَةُ بَدْرِ الْكُبْرٰی وَقَعَتْ فِی السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ بَيْنَ ثَلٰثِ مِائَةٍ وَثَلٰثَةَ عَشَرَةَ مُقَاتِلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَلْفِ مَقَاتِلٍ مِنْ قُرَيْشٍ بِبَدْرٍ اِنْتَصَرَ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِنْتِصَارًا بَاهِرًا فَاَسَرُوْا مِنْ قُرَيْشٍ سَبْعِيْنَ رَجُلاً وَقَتَلُوْا مِنْ مَشَاهِيْرِهِمْ مِثْلَ ذَالِكَ لَمْ يُقْتَلْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلاَّ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً وَلِهٰذِهِ الْغَزْوَةِ اَهَمِّيَّةٌ كَبِيْرَةٌ فِی تَارِيْخِ الْاِسْلَامِ، اِذْ كَانَتْ هِیَ وَقْعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ بَلِ الْحَدُّ الْفَاصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ "كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔

غزوۂ بدر کبریٰ ہجرت کے دوسرے سال بدر کے مقام پر پیش آیا۔ تین سو تیرہ مسلمان فوج اور ایک ہزار قریشی فوج کے مابین۔ اس میں مسلمانوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سخت غلبہ حاصل کیا اور انہوں نے قریش کے ستر آدمی قید

کئے اور اتنے ہی ان کے مشہور لوگ قتل کئے۔ مسلمانوں میں سے صرف بارہ آدمی شہید ہوئے اور اسی واسطے یہ جنگ بہت اہمیت کی حامل ہے اسلام کی تاریخ میں۔ اس لئے کہ یہ ایک یادگار جنگ تھی بلکہ حق اور باطل کے درمیان حد فاصل قائم کرنے والی جنگ تھی۔ بہت دفعہ چھوٹی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر کامیابی (غلبہ) حاصل کرلیا اور اللہ استقامت اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۵) وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلاً لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

اور پوری ہیں تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے کوئی نہیں ہے بدلنے والا اس کی باتوں کو اور وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۶) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

اور لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کے غیر کو شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔

(۷) فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى

اور بہرحال ثمود پس ہلاک کئے گئے کڑک سے اور عاد پس وہ بہت تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے۔ اللہ نے اس کو سات راتیں اور آٹھ دنوں تک چلائے رکھا لگاتار۔ پس تو لوگوں کو اس حالت میں دیکھے مرا ہوا جیسے کھجوروں کے تنے کھوکھلے

تنے پڑے ہوں۔

(۸) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔

اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہیں اللہ کی کتاب میں اس روز اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان میں سے چار ماہ احترام کے ہیں۔

(۹) وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو پس ہم نے کہا کہ تو اپنی لاٹھی پتھر پر مار تو پھر اس پتھر سے ۱۲ چشمے پھٹ پڑے تحقیق جان لیا ہر انسان نے اپنے گھاٹ کو" کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور زمین میں نہ فساد کرتے پھرو۔

(۱۰) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور مکمل کیا ہم نے ان کو دس ملا کر پس پوری ہوگئی اس کے پروردگار کی مقررہ چالیس راتوں کی میعاد۔

(۱۱) اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ۔ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی 99 دنبیاں ہیں اور میری ایک دنبی ہے پس وہ کہتا ہے کہ وہ ایک دنبی مجھے دے دے اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے کہ فرمایا البتہ تحقیق اس نے تجھ پر ظلم کیا تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملا لینے کا سوال

کر کے۔

(۱۲) اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ۔

یا مثل اس شخص کے جو گزرا ایک ایسی بستی پر اس حال میں کہ وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو کہا کیسے زندہ کرے گا اللہ اس کو اس کے مر جانے کے بعد پس موت دیدی اللہ نے اس کو سو سال تک پھر دوبارہ اٹھایا اس کو۔

(۱۳) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف پس رہا وہ ان میں ہزار سال مگر ۵۰ سال کم پھر پکڑ لیا ان کو طوفان نے اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے۔

(۱۴) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا۔

اور کتنی بستیوں کے رہنے والے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب اور اپنے رسول کی نافرمانی کی پھر ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا یا ان کو ایسا سخت عذاب دیا کہ جو نہ دیکھا نہ سنا۔

(۱۵) وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۔

اور کتنی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا پس آیا ان پر ہمارا عذاب رات کو اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے یا دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ تو جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کہہ رہے تھے بے شک ہم اپنے اوپر ظلم

کرتے رہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۴) (مشق نمبر ۴۴)

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے۔ لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے۔ اس لئے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔

مَحْمُوْدٌ اَصْغَرُ مِنِّی سِنًّا لٰکِنَّهٗ اَکْبَرُ مِنِّی قَامَةً وَلِذَا اَسْرَعُ اَسْبَقُ مِنِّی جَرْيًا لٰکِنِّی اَحْسَنُ مِنْهُ سَبَاحَةً۔

(۲) میرے درجے میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

فِی دَرْجَتِی اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا مِنْهُمْ اِثْنَانِ اَحْسَنُ اِنْشَاءً وَخِطَابًا۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا۔ اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اول آنے کی وجہ سے پہلا انعام اس کو دیا گیا۔

طَارَ لُبُّهٗ فَرَحًا وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ بِشْرًا حِيْنَ سَمِعَ اَنَّهٗ اُعْطِیَ الْجَائِزَةَ الْاُوْلٰی۔ لِحُصُوْلِهِ الدَّرْجَةَ الْاُوْلٰی فِی الْاِخْتِبَارِ السَّنَوِیِّ۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ۷ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ کی کیونکہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں اور میرا چھوٹا بھائی مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے۔ اس حساب سے اس کی عمر دس سال نو ماہ کی ہوئی۔

سِنِّی الْآنَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَسَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَسِنُّ اَخِی الْکَبِيْرِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَسِتَّةُ اَشْهُرٍ لِاَنَّهٗ اَکْبَرُ مِنِّی بِسَنَتَيْنِ وَاَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا وَاَخِی الصَّغِيْرُ اَصْغَرُ مِنِّی بِاِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً وَّعَشَرَةَ اَشْهُرٍ فَبِهٰذَا الْحِسَابِ صَارَ عُمْرُهٗ عَشْرُ سَنَوَاتٍ وَتِسْعَةُ اَشْهُرٍ۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم گیارہ

پنسلیں اور تین نب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں۔ ابھی مجھے فونٹن پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ بِرُوْبِيَةٍ وَّتِسْع آنَاتٍ خَمَسَ عَشَرَة كُرَّاسَةً وَبِارْبَعِ رُوْبِيَاتٍ ثَلَاثَةَ عَشَرَقَلَمًا وَاَحَدَ عَشَرَ مِرْسَمًا وَثَلَاثَ رِيْشَاتِ قَلَمٍ وَتَبْقَي الآنَ عِنْدِىْ اِحْدٰى عَشَرَة رُوْبِيَةً وِاثْنَتَا عَشَرَةَ اٰنَةً وَبَقِىَ لِىْ اِشْتِرَآءُ مِحْبَرَةٍ لِلْقَلَمِ الْمُحَبَّرِ وَثَلَاثِةِ كُتُبٍ دَرْسِيَّةٍ۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا جن میں سے تین روپے کا چھ سیر آٹا اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دکان پر گیا جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

خَرَجْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ بَخَمسَ عَشَرَةَ رُوْبِيَةً وَاشْتَرَيْتُ بِثَلَاثِ رُوْبِيَاتٍ سِتَّ ثَارَاتٍ دَقِيْقًا وَّبِثَلَاثٍ وَّنِصْفِ رُوْبِيَةٍ نِصْفَ ثَارَةٍ مِنْ سَمَنٍ وَّقِنِّيْنَةً مِّنْ زَيْتٍ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلٰى دُكَّانِ الْفَوَاكِهِ وَاشْتَرَيْتُ هُنَاكَ بِخَمْسِ رُوْبِيَاتٍ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ انَةً اِثْنَىْ عَشَرَ مَوْزًا وَعَشَرَ رُمَّانَاتٍ وَّسَبْعَةَ تَفَافِيْحَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ بُرْتُقَالاً۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت ہے اور اکیس روپے میں ایک ہزار لیموں سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

بَاعَ الْبُسْتَانِىُّ خَمْسُمِائَةِ انْبَةٍ بِمِائَةٍ وَّخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً وَالْفَ لِيْمُوْنَةٍ بِاِحْدٰى وَعِشرِيْنَ رُوبيَةً وَّاَنَا اشْتَرَيْتُ مِائَةَ انْبَةٍ اَيْضًا وَادَّيْتُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ رُوْبِيَةً

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے۔ اس سال پھر ہم سو پیڑ آدم کے پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

كَمْ اَشْجَارٍ غَرَسْنَاهَا فِي حَدِيْقَتِنَا لٰكِنْ كُلُّهَا يَبِسَتْ فَغَرَسْنَا فِي هٰذِهِ السَّنَةِ مِائَةَ شَجَرِ ابْنَةٍ وَخَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جَوَّافَةً وَاِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ شَجِيْرَةً مِنْ لَيْمُوْنٍ۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزر بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

اُسْرَتِيْ تَشْتَمِلُ عَلٰى عَشَرَةِ اَفْرَادٍ نَرْتَزِقُ بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ شَهْرِيَّةٍ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَاَيِّنْ مِنْ بَيْتٍ هٰهُنَا اَفْرَادُهٗ تَكْثُرُ مِنْ اَفْرَادِ اُسْرَتِيْ لٰكِنَّهُمْ يَجِدُوْنَ خَمْسِيْنَ رُوْبِيَةً بِكَدْحٍ۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ احد ہے۔ یہ ۳ھ میں پیش آیا بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے احد پہاڑ کے پاس اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپؐ باہر نکلے۔ ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ بن ابی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن ابی ان کو راستہ سے لیکر واپس چلا آیا۔ اب تین ہزار کے مقابلہ میں سات سو مسلمان رہ گئے پہلے حملہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

ثَانِيَةُ الْغَزَوَاتِ الْمُهِمَّةِ هِيَ غَزْوَةُ اُحُدٍ وَقَعَتْ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ الْهِجْرِيَّةِ زَحَفَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بِثَلَاثَةِ الْآفِ مُحَارِبٍ لِاَخْذِ ثَارَةِ قَتْلٰى

بَدْرٍ وَنَزَلُوْا بِسَاحَةِ اُحُدٍ فَلَمَّا عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بِمَجِيْئِهِمْ) خَرَجَ بِاَلْفِ مُسْلِمٍ فِيْهِمْ ثَلَاثُ مِائَة رَجُلٍ مِنْ اَصْحَاب عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيِّ الْمُنَافِقِ فَرْتَدَّ بِهِمْ رَاجِعًا عَنِ الطَّرِيْقِ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا سَبْعُ مَائَةِ مُسْلِمٍ اِزَاءَ ثَلَاثَةِ الآفٍ فَانْتَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اَوَّل وَهْلَةٍ لٰكِنْ اِنْهَزَمُوْا آخِرًا لِارْتِكَابِ خَطَاءٍ فَاسْتُشْهِدَ سَبْعُوْنَ مُسْلِمًا فِى هٰذِهِ الْمَعْرِكَةِ۔

(۱۱) خانہ کعبہ مسجد حرام کے صحن میں واقع ہے، ایک سیاہ رنگ کے غلاف کے اندر عظیم الشان کمرہ ہے۔ طول تقریباً ۷۵ فٹ، عرض ۶۰ فٹ، اور بلندی ۸۰، ۸۱ فٹ اس کے چاروں طرف چکر لگانے کے لئے ایک گول راستہ بنا ہوا ہے اسی حلقہ کو مطاف کہتے ہیں۔ دنیا نے کتنے انقلابات دیکھے کتنے عبادت خانے بنے اور بگڑے کتنے مندر تعمیر ہوئے اور کھدے کتنے گرجے آباد ہوئے اور اُجڑے ہزار ہا طوفان آئے اور گزر گئے مگر یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا اور نہ کسی مہندس نے، آدمؑ سے لے کر ایں دم جوں کا توں کھڑا ہے (سفر نامہ حجاز)

اَلْكَعْبَةُ تَقَعُ فِى فَنَاءِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ وَهِىَ غُرْفَةٌ فَخْمَةٌ فِى غَلَافٍ اَسْوَدَ طُوْلُهَا حَوَالِى خَمسة وسَبْعِيْنَ قَدَمًا وَعَرْضُهَا سِتُّونَ قَدَمًا وَارْتِفَاعُهَا ثَمَانُوْنُ اَوْ اَحَد وثَمَانُوْنَ قَدَمًا وَاُنْشِئى طَرِيْقٌ مُدَوَّرٌ لِلطَّوَّافِ فِى جَوَانِبِهَا الْاَرْبَعَةِ وَتُسَمّٰى هٰذِهِ الْحَلْقَة مَطَافًا كَمْ مِّنْ تَقَلُّبَاتٍ شَاهَدَهَا الْعَالَمُ وَكَمْ مِنْ مَعَابِدَ بُنِيَتْ فَتَدَمَّرَتْ وَكَمْ مَعَابِدَ هُنُدُوكِيَّةٍ نَشَأَتْ وَتَخَرَّبَتْ وَكَمْ مِنْ كَنَائِسَ عَمَرَتْ وَخَرِبَتْ۔ جَاءَتْ الَافُ طُوْفَانٍ وَمَضَتْ لٰكِنْ هٰذَا الْبَيْتُ الْاَسْوَدُ الْمُرَبَّعُ الَّذِى لَمْ يَبْنِهِ مُهَنْدِسٌ قَائِمٌ مِنْ عَهْدِ آدَمَ اِلَى الْآنَ كَمَا كَانَ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

(سبق نمبر۹)

عدد وصفی و سنین (عدد صفی اورسال)

عدد وصفی:

عدد وصفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے۔ اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقے سے لکھتے ہیں۔

الدرس الاول الدرس العاشر	القصة الاولی القصه العاشرة
الدرس الحادی عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادیة عشرة القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون والثلثون والتسعون الخ	القصة العشرون والثلثون والتسعون الخ
الدرس الحادی والعشرون	القصه الحادیة والعشرون
والتاسع والتسعون	والتاسعة والتسعون
الدرس المائة والدرس الألف	القصة المائة والقصة الألف

بیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیئے گئے ہیں ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) تذکیر وتانیث اور تعریف وتنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

(۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۱۹ تک) اور عدد معطوف ومعطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۳۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جز ا اپنے حال پر باقی

ہے۔

(۳) عدد مرکب میں ''ال'' صرف پہلے ہی جز پر ہے، مگر عدد معطوف و معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ''ال'' ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ انہیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

فائدہ:

اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ تینوں، چاروں پانچوں وغیرہ سے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ''ال'' داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ جیسے تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثه لابیهم۔

سنین:

تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں۔

(۱) **ولد فلان فی التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع و خمسین و سبع مائةٍ من الهجرة۔**

(۲) **توفی فلان فی الخامس والعشرین من شهر ربیع الاول سنة احدی و ستین و ثلث مائةٍ والف من الهجرة۔**

(۳) **استقلت الهند من ایدی الانکلیز سنة سبع و اربعین و تسع مائةٍ بعد الالف من المیلاد۔**

فائدہ:

عربی چونکہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں۔ جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلث سے تسع تک مذکر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں۔

پہلی تاریخ کے لئے لیلةٍ خلت من شهر كهذا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربع عشرة خلون من شهر كذا۔ پندرہویں تاریخ کو لنصف شهر كذا اور سولہویں کو لاربع عشرة ليلة بقين من شهر كذا اسی طرح اٹھائیسویں تک انتیسویں تاریخ کو ليلة بقيت من شهر كذا اور تیسویں کو لِاَخر يوم من شهر كذا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے "۱۵۹۷" سال کو سبع و تسعون و خمس مائة و الف سنةٍ۔ اگرچہ الف و خمس مائة وسبع و تسعون سنةً بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

اَلتَّمرِيْنُ (۴۵) (مشق نمبر ۴۵)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

اَلشَّيْخُ الِامَامُ ابْنُ تَيِمِيَّةَ

وُلِدَ الْعَلَّامَةُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ تَقِيُّ الدِّيْنِ بِنُ تَيْمِيَةَ فِي الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَسِتَّ مِائَةٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَةِ "بِحَرَّانَ" وَنَشَابِهَا النَّشْأَةَ الْاُوْلٰى اِلٰى اَنْ بَلَغَ السَّابِعَةَ مِنْ عُمْرِهٖ فَاَغَارَبِهَا التَّتَارُ فَهَاجَرَ مَعَ اُسْرَتِهٖ اِلٰى دِمَشْقَ۔ وَقَدْ حَفِظَ الْقُرآنَ مُنُزَ حَدَاثَةِ سِنِّهٖ ثُمَّ ثَقَّفَ الْعَرَبِيَّةَ

وَبَرَعَ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَتَبَحَّرَ فِي تَفْسِيْرِ الْقُرآنِ حَتّٰى صَار إمَاماً فِيْهِ۔ وَكَانَ اَبُوْهُ عَالِمًا جَلِيْلاً لَهٗ كُرْسِيٌّ لِلدِّرَاسَةِ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ فِي دِمَشْقَ وَمَشِيْخَةُ الْحَدِيْثِ فِي بَعْضِ الْمَدَارِسِ، فَلَمَّا بَلَغَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ الْحَادِيَةَ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ تُوُفِّيَ اَبُوْهُ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَسِتَّ مِائَةٍ فَتَوَلّٰى الدِّرَاسَةَ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِيْهِ بِسَنَةٍ۔ فَجَلَسَ مَجْلِسِهٖ وَحَلَّ مَحَلَّهٗ۔ فَكَانَ يَلْقِي الدُّرُوْسَ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ فَاتَّجَهَتْ اِلَيْهِ الْاَنْظَارُ وَاسْتَمَعَتْ اِلَيْهِ الْاَفْئِدَةُ وَكَثُرَ التَّحَدُّثُ بِاسْمِهٖ فِي الْمَجَالِسِ الْعِلْمِيَّةِ وَلَمْ يَكَدْ يَبْلُغُ الثَّلٰثِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ حَتّٰى ذَاعَ صِيْتُهٗ وَاَصْبَحَ مَقْصِدًا لِلْعُلَمَاءِ وَالطُّلَّابِ۔

علامہ امام تقی الدین ابن تیمیہ ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ ۶۶۱ھ کو شام کے شہر حران میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی پرورش یہیں پائی جب اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچے تو اس شہر پر تاتاریوں نے غارت گری مچائی تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ دمشق ہجرت کر کے چلے گئے قرآن مجید آپ نے چھوٹی ہی عمر میں حفظ کرلیا۔ پھر عربی میں مہارت تامہ حاصل کی اور فقہ اور حدیث میں مرتبہ کمال حاصل کیا اور تفسیر قرآن میں بڑی وسیع مہارت حاصل کی یہاں تک تفسیر میں امام بن گئے۔ آپ کے والد بھی ایک جلیل القدر عالم تھے جن کے لئے دمشق کی جامع کبیر میں تدریس کی کرسی رکھی جاتی تھی اور بعض مدارس میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے جب ابن تیمیہ اکیسویں سال کو پہنچے تو ۶۸۲ھ میں آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔ والد کی وفات کے ایک برس بعد آپ نے مسند تدریس سنبھالی والد کی نشست پر بیٹھے اور ان کا عہدہ سنبھالا۔ آپ جامع کبیر میں فصیح عربی زبان میں اسباق پڑھاتے تھے۔ اس لئے لوگوں کی نگاہیں آپ کی جانب اٹھیں اور دل میں آپ کی طرف متوجہ ہوئے علمی مجالس میں آپ کے متعلق کثرت سے گفتگو ہونے لگی۔ عمر کے

تیسویں سال کو بھی نہ پہنچے تھے کہ آپ کی شہرت کا ڈنکا بجنے لگا اور علماء طلباء کی آماجگاہ بن گئے۔

وَکَانَ ابْنُ تَیْمِیَّةَ یَوَدُّ اَحْیَاءَ مَاکَانَ عَلَیْهِ الصَّحَابَةُ وَاَهْلُ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ مِنْ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ الْمَحْضَةِ کَمَا کَانَ یُحَاوِلُ اِزَالَةَ بعض مَاعَلَّقَ بِهَا مِنْ غُبَارٍ فَانْتَقَدَ عَلَی الْعُلَمَاءِ وَالصُّوْفِیَّةِ وَالْفُقَهَاءِ فَاَثَارَ اَحْوَالُهُ الْخِلَافَ وَالْفِتَنَ فَحُبِسَ لَمْ یَزَلْ یَقَعُ فِی مَحِنَّةٍ بَعْدَ مَحِنَّةٍ وَیُنْقَلُ مِنْ مَجْلِسِ اِلٰی اٰخِرِ حَتّٰی وَافَتْهُ الْمُنِیَةُ بِقَلْعَةِ دِمِشْقِ (حَیْثُ کَانَ هُوَ مَحْبُوْساً) فِی الثَّانِی وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ شَهْرِ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِیْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اور امام ابن تیمیہ اس چیز (طریقہ سنت) کا احیاء چاہتے تھے کہ جس پر صحابہ اور قرن اول کے لوگ سنت کے اتباع کے جذبہ سے سرشار تھے۔ نیز سنت مطہرہ پر جو بعض بدعتوں کی جو گرد چڑھی ہوئی تھی اس کو صاف کرنا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے اس دور کے علماء صوفیاء اور فقہاء پر بہت تنقید کی جس پر ان لوگوں نے امام صاحب کے ارد گرد مخالفت اور آزمائشوں کا جال بچھا دیا۔ اس کے نتیجے میں آپ قید کر دیئے گئے پھر یکے بعد دیگرے آزمائشوں سے گزرتے رہے اور ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ منتقل کئے جاتے رہے یہاں کہ آپ بائیس ذوالقعدہ ۷۲۸ھ کو دمشق کے قلعہ کے اندر قید کی حالت میں وصال پا گئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۶) (مشق نمبر ۴۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت

کے لحاظ سے بڑھا ہوا ابن بطوطہ ہے۔ اس نے اپنی زندگی کے ۳۰ سال سیاحت میں گزارے اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۷۵۰۰۰ میل کا سفر لے گیا۔ یہ سترہ رجب ۷۰۳ھ بمطابق ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی۔ یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ گھومتا پھرتا خشکی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آ پہنچا۔ اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی اس نے بڑی آؤ بھگت کی پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اس دہلی کا قاضی مقرر کر دیا۔ آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا۔ پھر ایک وفد میں چین کے لئے روانہ ہوا۔ چین سے واپسی میں جزائر شرق الھند سراندیپ وغیرہ سے گزرا پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا۔ جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر، مرکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ گھر پہنچا گھر پر بہ مشکل پانچ چھ سال قیام رہا پھر اندلس چلا گیا وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہنچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ آیا اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفرنامہ مرتب کیا جو سفرنامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا میں مشہور ہے اس کی ترتیب وتسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا اس کے بعد ۷۷۹ھ بمطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔ (ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم اے)

كَمْ مِنْ سَيَّاحٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ شُهْرَةً هُوَ اِبْنُ بَطُوْطَةَ اَمَرَّ مِنْ سِنِّهٖ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً فِى السِّيَاحَةِ۔ سَافَرَ فِىْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ زُهَاءَ خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ اَلْفَ مِيْلٍ۔ وُلِدَ فِى السَّابِعِ عَشَرَ مِنْ رَجَبَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُطَابَقَةِ لِسَنَةِ اَرْبَعٍ وَّثَلٰثِ مِائَةٍ وَّاَلْفٍ مِنَ الْمِيْلَادِ فِىْ طَنْجَةَ مِنْ

بِلَادِ شِمَالِ اَفَرِيْقِيَا وَتَرَبّٰى هُنَاكَ وَلَمَّا بَلَغَ السَّنَةَ الْحَادِيَةَ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ سِنِّهٖ غَادَرَ طَنْجَةَ فِي السَّنَةِ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِمائَةٍ قَاصِدًا/عَازِمًا عَلَى الْحَجِّ وَمِنْ هُنَا ابْتَدَأَتْ سِيَاحَتُهٗ وَصَلَ مَرَّةً جَائِيًا مِنْ خَطٍّ بَرِّيٍ اِلَى الْهِنْدِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ كَانَ حُكُومَةُ مُحَمَّدٍ تُغْلَق شَاه فِي ذَالِك الْوَقْتِ فَرَحَّبَ بِهٖ غَايَةَ التَّرْحِيْبِ ثُمَّ وَلَّاهُ قَضَاءَ الدِّهْلِيْ بِاِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفِ رُوبِيَةِ رَاتِبٍ شَهْرِيٍّ فَاَقَامَ ثَمَانِيَ اَوْعَشَرَ سَنَةً ثُمَّ ذَهَبَ مَعَ وَفْدٍ اِلَى الصِّينِ وَمَرَّ عَلٰى جَزَائِرِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَسَرَانْدِيْبَ وَغَيْرِهَا قَافِلاً مِنَ الصِّيْنِ فَبَلَغَ مَكَّةَ الْمُكَرمَةَ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ زَائِرًا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ وَ فِلَسْطِيْنَ وَغَيْرَهَا مِنْ طَرِيْقِ سُومَطَرا وَاَدّٰى هُنَاكَ حَجَّهُ الرَّابِعَ ثُمَّ تَذَكَّرَ وَطَنَهٗ فَارْتَحَلَ مِنْ مَكَّةَ وَبَلَغَ مَنزِلَهٗ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَخَمْسِيْن زَائِرًا۔ اِثْنَاءَ ذَالِك مِصْرَ وَ تِيُوْنسَ وَالْجَزَائِرَ وَ مَرَاكِش فَمَا اَقَامَ بِمَنْزِلِهٖ اِلَاخَمْسَ اَوْسِتَّ سَنَوَاتٍ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى اَنْدلُسَ فَعَادَ مِنْهَا وَدَخَلَ تَمْبَكْتُوْ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ وَسَبْعِمائَةٍ طَائِفًا بِصَحْرَاءِ اَفْرِيْقِيَا اِلَّا اِنَّهٗ رَجَعَ مِنْهَا مُسْتَعْجِلاً اِلٰى وَطَنِهٖ ثُمَّ رَتَّبَ/صَنَّفَ وَقَائِعَ سَفَرِهٖ الْمَعْرُوَفَةَ الَّتِي اِشْتَهَرتْ بِاِسْمِ "رِحْلَة ابنِ بطُوطَةٌ" فِي اَقْطَارِ الْعَالِمِ وَفَرَغَ مِنْ تَرْتِيْبِهَا وَتَسْوِيْدِهَا سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِيْنَ وَسَبْعِمائَةَ وَبَعْدَ ذٰالِكَ تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعِ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعِمائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمَطَابِقَةِ لِسَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ وَثَلٰثِمائَةٍ وَالْفِ الْمِيْلَادِيَّةِ۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۷) (مشق نمبر ۴۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

وُلِدَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبَاحَ الْیَوْمِ الثَّانِی عَشَرَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ لِعَامِ الْفِیْلِ اَوْلِیَوْمِ الْعِشْرِیْنَ مِنْ شَھْرِ اِبْرِیْلَ سَنَةَ اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ لِلْمِیْلَادِ بِمَکَّةَ وَنَشَأَبِھَا یَتِیْمًا، فَقَدْتُوُفِّیَ اَبُوْہُ حِیْنَ کَانَ ھُوَ جَنِیْنًا، ثُمَّ لَمْ یَکَدْ یَبْلُغُ السَّادِسَةَ مِنْ عُمُرِہٖ حَتّٰی اسْتَاثَرَ اللّٰہُ بِاُمِّہٖ فَحَضَنَہٗ جَدُّہٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَنَتَیْنِ وَلَمَّا تُوُفِّیَ ھُوَ کَفَلَہٗ عَمُّہٗ اَبُوْ طَالِبٍ نَشَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتِیْمًا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَوَلّٰی تَأْدِیْبَہٗ فَشَبَّ عَلٰی سَجَاحَةِ خُلُقٍ وَّرَجَاحَةِ عَقْلٍ وَّحِلْمٍ وَّوَقَارٍ وَحَیَاءٍ وَعِفَّةٍ وَنَفْسٍ رَضِیَّةٍ وَلِسَانٍ صَادِقٍ ثُمَّ طَھَّرَہُ اللّٰہُ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ فَلَمْ یَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَمْ یَاْکُلْ مِمَّا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَلَمْ یَشْھَدْ لِلْاَوْثَانِ عِیْدًا وَلَا حَفْلًا۔

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء صبح صادق کے وقت مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں ہی بحالت یتیمی آپ نے پرورش پائی۔ آپ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال پر ملال ہوگیا۔ پھر ابھی آپ عمر کے چھٹے سال کو مکمل پہنچے ہی نہ تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ پھر آپ کو دس سال تک آپ کے دادا عبد المطلب نے پالا۔ جب وہ بھی فوت ہو گئے تو آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو

طالب نے کی۔ آپؐ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن آپ کی تعلیم وتادیب اللہ نے اپنے ذمہ لے لی چنانچہ آپؐ خوش خلقی کامل درجے کے عقل مند، متحمل مزاج، سنجیدہ طبیعت، حیاء و پاکدامنی، پاکیزہ نفسی، راست گوئی پر جواں ہوئے۔ پھر اللہ نے ہمہ قسم کی میل کچیل اور آرائشوں سے آپؐ کی ذات اقدس کو پاکیزہ رکھا، چنانچہ آپؐ نے شراب کبھی نہ پی، پرستش گاہوں پر ذبح کئے گئے جانوروں کا گوشت نہ کھایا اور نہ ہی بتوں کے درپے ہوئے۔

تَرَعْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ عَمِّهٖ. فَلَمَّا بَلَغَ الثَّالِثَةَ عَشَرَ مِنْ عُمْرِهٖ سَافَرَمَعَهٗ اِلَى الشَّامِ ثُمَّ سَافَرَ اِلَيْهَا لِلْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ مُتَاجِرًا بِبِضَاعَةِ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَمَعَهٗ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ فَعَادَوَ رَبِحَ مَالاً كَثِيْرًا فَرَدَّهٗ اِلٰى خَدِيْجَةَ بِكُلِّ اَمَانَةٍ، فَلَمَّا رَأَتْ خَدِيْجَةُ مِنَ الرِّبْحِ الْكَثِيْرِ وَاَمَانَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيْهِ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ سِنُّهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَرَضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَخَطَبَهَا عَمُّهٗ اِلٰى عَمِّهَا وَتَمَّ الزَّوْجُ كَانَتْ خَدِيْجَةُ مِنْ اَفْضَلِ نِسَاءِ قَوْمِهَا نَسَباً وَثَرْوَةً وَعَقْلاً وَدِرَايَةً وَلَهَا اَجْمَلُ ذِكْرٍ فِي تَارِيْخِ الْاِسْلَامِ هٰذِهٖ هِيَ حَيَاتُهٗ قَبْلَ الْبِعْثَةِ فَلَمَّا بَلَغَ الْاَرْبَعِيْنَ مِنْ سِنِّهٖ اَبْعَثَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهٗ نَبِيًّا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ وَ جَعَلَ يَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ كُلَّ مَنْ تَوَسَّمَ فِيْهِ خَيْرًا وَكَانَ مِنَ الْحِكْمَةِ اَنْ تَكُوْنَ دَعْوَتُهٗ سِرِّيَّةً فَدَعَا ثَلَاثَ حِجَجٍ سِرًّا ثُمَّ اُمِرَ اَنْ يَصْدَعَ بِمَا يُؤْمَرُ فَاَعْلَنَ بِهَا فِي قَوْمِهٖ فَحَمِيَتِ الْقَبَائِلُ وَاَنِفَتْ قُرَيْشٌ وَجَعَلُوْا يُؤْذُوْنَهٗ وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْاِيْذَاءُ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتّٰى اِذَا تَعَدَّى الْاَذٰى اَتْبَاعَهٗ اَمَرَهُمْ بِالْهِجْرَةِ اِلَى الْحَبْشَةِ فَهَاجَرَ اِلَيْهَا عَشَرَةُ رِجَالٍ

وَخُمُسُ نِسْوَةٍ۔ ثُمَّ تَبِعَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى كَانَتْ عِدَتُهُمْ ثَلٰثَةً وَثَمَانِيْنَ رَجُلاً وَّسَبْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً۔ رَجَعَ بَعْضُهُمْ اِلٰى مَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَقَامَ بِهَا اٰخَرُوْنَ اِلَى السَّنَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ بِمَكَّةَ صَابِرًا عَلَى الْاَذٰى مُحْتَمِلاً لِلْمَكْرُوْهِ مُثَابِرًا عَلٰى دَعْوَتِهٖ يَدْعُوْ قَوْمَهٗ اِلَى الْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِ، وَقُرَيْشٌ تُقَاوِمُهٗ وَتُؤْذِيْهِ حَتّٰى اِنْسَلَخَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالَةِ الشَّدِيْدَةِ عَشَرُ سَنَوَاتٍ فَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الْعَاشِرَةُ مِنَ النُّبُوَّةِ فُجِعَ بِمَوْتِ عَمِّهِ النَّبِيْلِ وَزَوْجَتِهِ الْكَرِيْمَةِ فِى يَوْمَيْنِ مُتَقَارِبَيْنِ فَاشْتَدَّبِهِ الْاَذٰى عَنْ قُرَيْشٍ وَنَصَبُوالَهُ الْحَبَائِلَ وَتَرَبَّصُوْا بِهِ الدَّوَائِرَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی آغوش میں جوان ہوئے جب آپ اپنی عمر کے تیرہویں سال کو پہنچے تو اپنے چچا کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا پھر دوسری مرتبہ شام کی طرف سفر کیا تو اس وقت آپ کی عمر کا ۲۵ واں سال تھا۔ آپ خدیجہ بنت خویلد کا سامان اس کے غلام میسرہ کے ساتھ تاجر بن کر لے کر گئے بس جب واپس ہوئے تو مال میں بہت زیادہ نفع کمایا پس آپ نے خدیجہ کو تمام امانت لوٹا دی جب خدیجہ نے آپ کی طرف سے زیادہ منافع اور امانتداری دیکھی تو اس نے آپ پر عرضداشت پیش کی کہ مجھ سے نکاح کرلیں اور اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی پس آپؐ راضی ہوئے آپؐ کے چچا نے نکاح کا پیغام حضرت خدیجہ کے چچا کو بھیجا تو نکاح مکمل ہوگیا حضرت خدیجہ اپنی قوم میں سے سب سے افضل عورت تھیں سب سے زیادہ مالدار عقلمند اور سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اور اسلام کی تاریخ میں ان کا ذکر خوبصورت انداز میں آتا ہے ان کی زندگی بعثت سے پہلے کی ہے۔ جب آپ اپنی عمر کے چالیسویں سال کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو مبعوث کیا اور آپ کو نبی بنایا پس آپؐ رسالت کی ذمہ داری طے کر اٹھے تو آپ نے ہر اس آدمی کو اللہ

کی طرف بلایا جس میں خیر محسوس کی اور تقاضۂ حکمت یہ تھا کہ آپ کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری رہی۔ تو پس اسی لئے آپ نے تین سال تک پوشیدہ دعوت دی پھر آپ کو حکم دیا گیا ہے لوگوں کو کھلے عام سنائیں تو پس آپ نے اپنی قوم کو اعلانیہ دعوت دی جس پر قبیلوں کے لوگ غصے میں آ گئے۔ قریش والوں نے ناک چڑھائی اور آپ کو تکلیف دینا شروع کر دی اور ان کی طرف سے تکلیف دینے کا یہ سلسل روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے متبعین (صحابہ) پر بھی تکلیف دینے کا سلسلہ کافی حد تک بڑھ گیا تو آپ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم صادر فرمایا۔ تو دس مرد اور پانچ عورتیں ہجرت کر کے چلے گئے۔ پھر ان کے پیچھے مسلمانوں کی ایک جماعت چلی گئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کی تعداد ۸۳ مرد اور ۱۷ عورتوں تک پہنچ گئی۔ پھر ان میں سے بعض لوگ مدینہ کی طرف ہجرت کر کے پہلے ہی مکہ لوٹ آئے اور دوسرے حضرات ۷ ہجری تک وہیں مقیم رہے لیکن نبی کریم ان لوگوں کی تکالیف پر صبر کرتے رہے اور مصائب کو برداشت کرتے رہے اور اپنی دعوت پر استقامت اختیار کرتے ہوئے مکہ میں مقیم رہے اور اپنی قوم کو ہدایت اور حق دین کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن اہل قریش مقابلے میں آ جاتے اور تکلیف دیتے یہاں تک کہ اسی خطرناک حالت پر دس سال گزر گئے ہجرت کے دسویں سال آپ اپنے نیک صفت چچا اور مہربان بیگم کی وفات کے صدمے سے دو چار ہوئے۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَالَ تِلْكَ السِّنِيْنَ لَايَسْمَعُ بِقَادِمٍ يَقْدُمُ مِنَ الْعَرَبِ لَهٗ اِسْمٌ وَشَرَفٌ اِلَّا تَصَدّٰى لَهٗ وَدَعَاهُ اِلَى اللّٰهِ وَدِيْنِ الْحَقِّ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الْحَادِيَةُ عَشَرَةَ خَرَجَ اِلَى الْقَبَائِلِ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَاٰمَنَ بِهٖ سِتَّةٌ مِنْ اَهْلِ يَثْرِبَ كَانُوْا سَبَبَ انْتِشَارِ الْاِسْلَامِ فِي الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ جَاءَ مِنْهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ عَشَرَةَ وَبَايَعُوْهُ وَرَجَعُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ تَبْقَ دَارٌ مِنْ دُوْرِ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا وَفِيْهَا ذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا كَانَتُ السَّنَةُ الثَّالِثَةُ عَشَرَ مِنَ الْبِعْثَةِ جَاءَ مِنْهَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ رَجُلاً وَّامْرَاتَانِ فَاَسْلَمُوْا عَلٰى يَدِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوْهُ فَازْدَا دَالْاِسْلَامُ اِنْتِشَارًا فِى الْمَدِيْنَةِ۔ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ بِالْهِجْرَةِ اِلَيْهَا فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ يُهَاجِرُوْنَ وَيَلْحَقُوْنَ بِاَخْوَانِهِمُ الْاَنْصَارِ فِى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا اضْطُهِدُوْا كَثِيْرًا وَقَاسُوْا الشَّدَائِدَ وَالْمِحَنَ فَمَا اَنْ اَحَسَّ الْمُشْرِكُوْنَ۔ بِهِجْرَتِهِمْ حَتّٰى اِجْتَمَعُوْا وَائْتَمَرُوْا بِقَتْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا مَعَ صَاحِبِهٖ اَبِى بَكْرِ الصَّدِيْقِ فِى حِفْظِ مَنْ لَيْسَ يَغْفُلُ وَتُوَجَّجَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى وَصَلَا اِلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الثَّانِىَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ وَهُوَ يُوَافِقُ لِاَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ سِتَمْبَرَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيْلَادِ فَاَقَامَ بِهَا عَشَرَ سِنِيْنَ يُجَاهِدُ الْمُشْرِكِيْنَ وَيُجَادِلُهُمْ بِالسَّيْفِ وَيُقْنِعُهُمْ وَيُجَادِلُهُمْ بِالْبَرَاهِيْنِ وَاٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى الْبَيِّنَاتُ اَلْبَابَهُمْ وَبَهَرَتِ الْاٰيَاتُ اَبْصَارَهُمْ وَلَمْ يَجِدُوْا سَبِيْلاً۔ لِلْاِنْكَارِ فَانْحَسَرَ الْعَمٰى وَانْجَابَ الشِّرْكُ بِنُوْرِ الْحَقِّ وَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَ فِى دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ فَلَمَّا كَانَ فِى الثَّالِثَةِ وَالسِّتِّيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ، فَلَحِقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اِحْدٰى عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ الْمُوَافِقَ لِلثَّامِنِ يُوْنِيُوْ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيْلَادِ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سالوں کے دوران عرب والوں میں سے کسی بھی ایسے شخص کی آمد کا سن لیتے جس کو شہرت اور عزت حاصل ہوتی تو وہ ضرور اس کے

پیچھے پڑ جائے۔ اور اللہ اور دین حق کی طرف اس کو دعوت دیتے جب اعلان نبوت کا گیارہواں سال ہوا تو آپؐ حج کے موسم میں قبیلوں کی طرف نکلے تو جس کے نتیجے میں اہل یثرب سے چھ آدمی مسلمان ہوئے۔ جو کہ مدینہ منورہ اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بنے پھر نبوت کے بارہویں سال ان میں سے مزید بارہ آدمی مسلمان ہوئے اور آپؐ سے بیعت ہوکر واپس مدینہ منورہ لوٹ گئے۔ بس اب تو مدینہ کے گھروں میں کوئی ایسا گھر باقی نہ رہا تھا کہ جس میں آپ کا ذکر نہ ہو، جب بعثت کا تیرہواں سال ہوا تو مدینہ منورہ سے ۷۳ مرد اور دو عورتیں آئیں اور آپؐ کے ہاتھ مبارک پر اسلام لاکر بیعت کی اب مدینہ میں اسلام کی اشاعت اور بڑھ گئی تو لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم صادر فرمایا۔ بہت ظلم وستم برداشت کرنے اور مصائب کو جھیلنے کے بعد اب مسلمانوں نے ہجرت کرنا شروع کی اور مدینہ منورہ میں اپنے انتظار کرنے والے بھائیوں سے جا ملے۔ مشرکین نے جب ان کی ہجرت محسوس کی تو انہوں نے گٹھ جوڑ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا مشورہ کیا۔ لیکن آپؐ اپنے ساتھی ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس ذات کی حفاظت میں جو کسی سے غافل نہیں ہے کی مکہ سے نکل گئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا یہاں آکر جمعہ کے دن ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ پہنچے آپؐ کی عمر اس وقت ۵ سال کی تھی آپؐ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔ اس عرصہ کے دوران آپ مشرکین سے جہاد کرتے رہے بذریعہ تلوار ان سے قتال کرتے رہے ان کو قائل کرنے کی کوشش کرتے رہے، دلیلوں اور قرآنی آیات مبارکہ کے ذریعے ان سے مجادلہ کرتے رہے۔ یہاں تک واضح دلائل ان کی عقل پر غالب آگئے۔ معجزات ان کی آنکھوں پر غالب آگئے اور انہوں نے انکار کا کوئی سبیل نہ پایا پس ان کا اندھا پن جاتا رہا۔ حق کے نور کے ساتھ آخر گمراہی رفع ہوگئی اور لوگ دین میں فوج درفوج داخل

ہونے لگے اور جب آپ ٦٣ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کو یقین (وقت انتقال) آ گیا پس آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے ١٢ ربیع الاول بروز سوموار ١١ ہجری بمطابق ٨ جون ٦٣٢ء کو جا ملے۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْصَحَ الْعَالَمِيْنَ لِسَانًا، وَاَبْلَغَهُمْ بَيَانًا مُتَقَّفَ اللِّسَانِ، فَيَّاضَ الْخَاطِرِ، سَهْلَ اللَّفْظِ اِمَامًا مُجْتَهِدًا صَاحِبَ مُعْجِزَاتٍ وَّآيَاتٍ فِى اللِّسَانِ الْعَرَبِى الْمُبِيْنِ، وَكَانَ كَلَامُهٗ كَمَا وَصَفَهٗ الْجَاحِظُ، "اَلْكَلَامُ الَّذِىْ قَلَّ عَدَدُ حُرُوْفِهٖ وَكَثُرَ عَدَدُ مَعَانِيْهِ وَجَلَّ مِنَ الصَّنَاعَةِ وَنَزَّهَ عَيْنِ التَكَلُّفِ ثُمَّ لَمْ يَسْمَعِ النَّاسُ بِكَلَامٍ قَطُّ اَعَمَّ نَفْعًا وَلَا اَصْدَقَ لَفْظًا وَلَا اَعْدِلَ وَزْنًا وَلَا اَجْمَلَ مَنْهَبًا وَأَكْرَمَ مَطْلَبًا وَلَا اَحْسَنَ مَوْقِعًا وَلَا اَسْهَلَ فَخْرَجًا وَلَا اَبْيَنَ مِنْ فَحْوَاهُ مِنْ كَلَامِهٖ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَائِمَ الْبَشَرِ سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، اَجْوَدَ النَّاسِ صَدْرًا، وَاَصْدَقُ النَّاسِ لِهْجَةً، وَاَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً، وَاَكْرَمَهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ، وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ، لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان والوں سے زیادہ فصیح اللسان تھے اور ان سے زیادہ اچھا بیان کرنے والے، پر تاثیر زبان، دل کا سخی، آسان الفاظ میں بات کرنے والے رہبر صاحب حکمت وبصیرت اور معجزات صاحب آیات واضح عربی زبان میں اور آپ کا کلام ایسے ہی جیسا کہ جاحظ نے ان کی خوبی بیان کی آپ کا کلام ایسا تھا کہ جس کے حروف کی تعداد تھوڑی اور اس کے معانی تعداد بہت زیادہ تصنع سے پاک اور تکلیف سے منزہ تھا پھر کسی شخص نے ایسا کلام نہیں سنا کہ عموماً زیادہ نفع مند اور لفظوں کے

لحاظ سے زیادہ سچا ہو اور وزن کے اعتبار سے اعتدال والا اور مذہب کے لحاظ سے زیادہ خوبصورت مطلب کے لحاظ سے بہت عمدہ اور موقع محل کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا اور بولنے میں آسان ترین، مقصد اور مدعا میں واضح ترین تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہنستے مسکراتے اور خوش اخلاقی کے کردار کے ساتھ متصف رہتے تھے اور آپ کے پرنور چہرہ پر تبسم اور بشاشت کا اثر ظاہر ہوتا تھا۔ آپ نرم مزاج تھے یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ کی موافقت مطلوب ہوتی تو آپ آسانی کے ساتھ موافق ہو جاتے اور لہجہ کے اعتبار سے زیادہ سچے اور بہت زیادہ نرم خو خاندانی اعتبار سے معزز جو شخص آپ کو دفعۃً دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا ہے اور جو آپ سے اختلاط کرتا تو آپ کے قول و فعل کی وجہ سے آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا ثنا گوئی کہتا ہے میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد میں آپؐ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۷) (مشق نمبر ۴۷)

عربی میں ترجمہ کریں۔

مُجَدِّد الف الثانیؒ

دسویں صدی کے آواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس نے اس نے حکومت کی۔ یہ ایک نہایت ہی جاہل اور ان پڑھ بادشاہ تھا۔

كَانَ نِهاءُ زَمَانِ الْعَاشِرِ اَنْ تَمَلَّكَ اَكْبَرُ عَرْشَ وَ اَتَوَجَّهَ مُمْلِكَةَ الْهِنْدِ سَنَةَ اَرْبَعَ وَّ سِتِّيْنَ وَتِسْعِمائَةٍ وَحَكَمَ خَمْسِيْنَ سَنَةً كَامِلَةً وَهُوَ كَانَ مَلِكًا جَاهِلاً وَاُمِّيًا۔

اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال

ہو رہے ہیں۔ دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۹۸۳ء سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا۔ جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ۔ امام عادل ہے، مجتہد العصر ہے۔ کسی کا پابند نہیں ہے۔ اس کا حکم سب پر بالا ہے یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی۔ آخر ۹۹۰ھ میں ''دین الٰہی'' کی تاسیس کا اعلان بھی ہوگیا۔ اس نئے دین کا کلمہ "**لا الہ الا اللہ اکبر خلیفہ اللہ**" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہیاں اس کے دور میں رواج پانے لگیں۔ وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ نماز و روزہ حج، اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات کیے جانے لگے اس کے برعکس ہندوانہ رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی۔ بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا۔ دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں۔ جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔ یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ھ میں حضرت مجدد الف الثانی پیدا ہوئے۔ آپ سن رشد کو پہنچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے۔ چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہوگئے۔ حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیئے ۱۰۱۴ ہجری میں اکبر کا انتقال ہوگیا اور اس ک جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا۔ حضرت مجدد نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ شروع شروع جہانگیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی مگر ردشیعت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اکسایا۔ بالآخر دربار میں طلبی ہوئی۔ آپ تشریف لے گئے۔ سلام مسنون پر اکتفاء کیا اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیئے گئے

حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا۔ دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کایا پلٹ گئی۔ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا۔ بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے پایہ تخت پر آنے کی دعوت دی اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا۔ حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے۔ بادشاہ نے معذرت چاہی، حضرت مجدد صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا دور اکبری کی منکرات و بدعات کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے ان کے منسوخ کئے جانے کا فرمان جاری کیا اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سربلندی حاصل ہوئی۔

اَشَارَ عَلَیْہِ اَحَدٌ اَنَّہٗ قَدْ یَتِمُّ اَلْفَ سَنَۃٍ عَلٰی بِعْثَۃِ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفِی الْاَلْفِ الثَّانِی ضَرُوْرَۃٌ شَدِیْدَۃٌ اِلٰی دِیْنٍ جَدِیْدٍ وَمَذْھَبٍ جَدِیْدٍ۔ فَابْتَدَاءَ ھٰذَا زَمَانُ الْاِلْحَادِ اَکْبَرِیّ مِنْ سَنَۃِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِیْنَ وَتِسْعُمائَۃٍ فَفِیْ سَبْعٍ وَّثَمَانِیْنَ وَتِسْعِمائَۃٍ، رُتِّبَتْ وَثِیْقَۃٌ "مَادَّتُھَا" اَلْمَلِکُ ظِلُّ اللّٰہِ وَاِمَامٌ عَادِلٌ، وَمُجْتَھِدُ الزَّمَانِ، حُکْمُہٗ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ الْاَحْکَامِ، وَکَانَتْ ھٰذِہٖ الْوَثِیْقَۃُ مُقَدَّمَۃٌ اِعْلَانَ الْمَذْھَبِ الْجَدِیْدِ فَاُعْلِنَ آخِرَ الْاَمْرِ لِتَاسِیْسِ الدِّیْنِ الْاِلٰھِیْ سَنَۃَ تِسْعِ مِائَۃٍ وَتِسْعِیْنَ وَعُیِّنَتْ کَلِمَۃُ ھٰذَا الدِّیْنِ الْجَدِیْدِ "لَااِلٰہَ اِلَّا اَکْبَرُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ" فَجَعَلَ یَشِیْعُ کُلَّ قِسْمٍ مِنَ الضَّلَالَۃِ فِی زَمَانِہٖ وَیُسْتَھْزَاءُ بِالْوَحْیِ وَالرِّسَالَۃِ وَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَکُلِّ شَیءٍ مِنْ اَعْمَالِ الدِّیْنِ یُعْتَرَضُ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَشَعَائِرِ الدِّیْنِ الْاُخْرٰی وَبِعَکْسِ ذٰلِکَ اَخَذت التَّقَالِیْدُ الْھِنْدِیَّۃُ تَتَرَوَّجُ وَکَانَ یُحْتَفَلُ بِمُوافَقَۃِ اَعْیَادِ الْھُنُوْدِ اِحْتِفَالٌ عَامٌ وَنُسِّقَ لِعِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ وَبِجَانِبِ آخِرِ اُخِذَتِ الْمَسَاجِدُ یُنَسَّفُ وَاسْتُحِلَ الْمَیْسِرُ وَالْخَمْرُ۔ فَھٰذِہٖ ھِیَ الْاَحْوَالُ اِذَاوُ لِدَ الشَّیْخُ

مُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِی سَنَةَ اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ وَتِسْعِمِائَةٍ۔ فَحَا لَمَا بَلَغَ الْحُلُمَ تَعَرَّفَ هٰذِهِ الْفِتْنَةَ فَاسْتَحَدَّ لِمَوَا جَهَتِهَا وَطَفِقَ يُرْشِدُ رُوسَاءُ الْمُمْلِكَةَ وَقَوَادُ الْجِيْشِ وَمَدّ شَبَكَةَ مُرِيْدِيْهِ فِی جَمِيْعِ الْاَنْحَاءِ مَاتَ ''اَكْبَرُ'' سَنَةَ اَلْفَ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنَ الْهِجْرَةِ فَوَرِثَ اِبْنُهٗ ''جَهَانِكِير، عَرْشَ الدُّوْلَةِ وَوَاصَلَ حَضْرَةَ الْمُجَدِّدِ عَمَلَهُ فَبَرَزَ الآنَ فِی السَّاحَةِ عَلَنًا وَاَخَذتِ مَظَاهِرُ دَعْوَتِهٖ تَبْلُوْا خَيْرًا فَفِی بَدَءِ الْاَمْرِ مَاشَدَّدَ عَلَيْهِ دَوْلَةُ جَهَانكِيْر لٰكِنْ تَغَيَّظَ اَفْرَادُ الدَّوْلَةِ حِيْنَ فَتَحَ لِسَانَهُ صَرَاحَةً فِی رَدِّالشِّيْعَةِ وَاَغَرُّوْا الْمَلكَ عَلَيْهِ بِطُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ فَاسْتُدْعِیَ اَخِيْرًا بِحَضْرَةِ الْمَلِكِ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَاقْتَصَرَ عَلَى السَّلَامِ الْمَسْنُوْنَةِ وَمَا قَبَّلَ الْاَرْضَ مُطَابِقَ عَادَاتِهٖ فَغَضِبَ الرِّجَالُ الْحَاشِيَةِ غَايَةَ السَّخْطِ حِيْنَ رَوَّاوْاذٰالِكَ فَلَمْ يُبَالِ وَجَعَل يَنُمُّ الْمَنَاكِيْرَ عَلٰی رَأسِ الْبَلَاطِ فَحُبِسَ فِی قَلْعَةِ كَوَالِيَار نَتِيْجَةً لِذٰلِكَ وَاسْتَمَرَّ حَضْرَةُ الْمَجَدَّدُ عَلٰى عَمَلِهٖ هُنَاكَ اَيْضًافَانْقَلَبَ الْمَحْبِسُ رَاسًا عَلٰی عَقْبٍ بِمَرْئٌ مِنَ النَّاسِ وَاَخْبَرَ الْمَلِكُ اَنَّ هَذَا الْاَسِيْرَ صَيَّرَ الْحَيْوَانَ اِنْساً وَالْاِنْسَ مَلَائِكَةً فَاَحَسَّ الْمَلِكُ بِخَطَئِهٖ وَدَعَاهُ اِلٰی عَاصِمَتِهٖ وَاَرْسَلَ نَجْلَةَ شَاه حَضْرَةُ جَهَان'' لِاِسْتِقْبَالِهٖ فَقَدِمَ حَضْرَتَ الْمُجَدّدُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمَلِكُ فَانْتَهَزَ حَضْرَةُ الْمَجَدِّدُ هٰذِهِ الْقُرْةُ۔

حضرت مجدد کا پورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے۔ ۱۰۳۴ھجری میں آپ نے وفات پائی۔ رحمته الله و نضر وجهه یوم القیمته (ماخوذ وملخص)

وَطَالَبَهٗ بِالغَاءِ مَنَاكِيرِ عَهْدِ ''اَكْبَرَ'' وَمُبْتَدِعَا تِهٖ فَاصَدَرَ الْمَلِكُ بِالْغَاءِ هَا وَهٰكَذَا حَصَلَ لِلْاِسْلَامِ اِعْتِلَاءُ مَرَّةً الثَّانِيَةَ فِی هٰذِهٖ الْبِلَادِ وَبَعْدَ الظَّلَامِ الْهَالِكِ مِنْ نِصْفِ زَمَانٍ۔ وَاِسْمُ حَضْرَةِ الْمُجَدّدِ التَّامُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْاَحَدِ الْفَارُقِیُّ وَ تُوُفِّیَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ وَالَفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ نَضَّرَوَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(دسواں سبق)

(فعل تعجب اور نعم بئس)

کسی شئ کے حسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں **ما اَفْعَلَہٗ** اور **اَفْعِلْ بِہٖ** کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے **مَا اَجْمَلَ الْمَنْظَرَ** اور **اَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ** (کیا ہی خوب منظر ہے) کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے دو صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو۔ تام[1] ہو۔ مثبت ہو، معروف ہو، **عسیٰ** وغیرہ کی طرح فعل جامد نہ ہو اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے **اَحْمَرُ، اَبْکَمُ** وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حسن و جمال علم وغیرہ۔ بخلاف فنا اور موت وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن ہے۔ اس لئے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اتریں۔ مثلاً غیر ثلاثی ہوں، یا ناقص ہوں، یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں **مَا اشَدَّ** یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤول بأن لے آتے ہیں جیسے **مااَشَدَّ الحُمْرۃَ، مَااَشَدَّ کَوْنَ الدَّوَاءِ مُرًّا، مَا اقبح اَن یُعاقبَ البَرِیْءُ، ما أعظم الازدحامَ علی المحطۃ، ما اضرَّ ان لَایَصْدُقَ التاجُر** وغیرہ۔

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **ما اطیب الطعام** اس کے برعکس **ما اطیب طعامًا** کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ **الطعام** کو مقدم کرنا ہی جائز ہے۔

افعال مدح وذم (نعم و بئس)

نعم اور **بئس** فعل جامد ہیں۔ ان سے مضارع اور امر نہیں آتے **نِعمَ** مدح

---

[1] [یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ نہ ہوں]

کے لئے اور بئس ذم کے لئے آتے ہیں۔ جیسے نعمَ التلمیذُ المجتہد (محنتی طالب علم خوب ہے) بِئس التلمیذُ الکسلانُ (سست اور کاہل طالب علم برا ہے)۔ نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی صورت میں کرتا ہے یا پھر وہ لفظ مَا ہوتا ہے، جیسے نعم التلمیذُ محمودٌ، نعمَ خلقُ التلمیذِ الصدقُ، نعم صدیقًا الکتابُ، نعم ماتجتہدُ فی القراۃ۔

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع ہوتا ہے وہ خبریہ کی بناء پر دیا جاتا ہے اور اس کا مبتداء وجوباً محذوف مانا جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتہد کی ترکیب یہ ہوگی۔ نعم فعل مدح التلمیذ فاعل المجتہد خبر مبتداء محذوف کی مبتداء محذوف الممدوح ہوگا۔ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی ہے کہ المجتہدکو خبر ماننے کی بجائے مبتداء مانیں اور ماقبل کو خبر۔ کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے المجتہدُ نعمَ التلمیذُ اس وقت المجتہدصرف مبتداء ہی ہوسکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم و بئس کی طرح حبذا ولا حَبَّذا بھی مدح وذم کے لئے آتے ہیں۔ حبذا، نعم کے معنی میں اور لاحبذا بئس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے حبذا القناعةُ مع الجِدِّ اور لاحبذا یومٌ لاتعمل فیہ خیرا ان میں ''ذا'' اسم اشارہ فاعل ہوتا ہے اور مابعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۴۹) (مشق نمبر ۶۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) مَا اَعْظَمَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَفَعَهَا اللّٰهُ الْقَدِیْرُ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔

آسمان کیا ہی عظمت والی/عظیم چیز ہے۔ تحقیق اس کو اللہ قادر مطلق نے بغیر ستونوں کے کھڑا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

(۲) مَا اَشَدَّ ابْتِهَاجَ الْفَقِيْرِ يُعْطٰى فِى الشِّتَآءِ ثَوْبًا فَيَلْبِسُهٗ وَيَقِىْ بِهٖ غَوَّائِلَ الْبَرْدِ۔

بے مال ومتاع آدمی کو موسم سرما میں کوئی کپڑا دیدیا جائے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے پس اس کو پہنتا ہے اور سردی کی تکلیف سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

(۳) مَا اَشَدَّ الْحَرَّ يَا لَطِيْفُ لَقَدْ اِرْتَفَعَتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ اِلٰى مِائَةٍ وَثَمَانِىَ عَشَرَةَ نُقْطَةً فَعِيْلَ صَبْرُ النَّاسِ۔

کس قدر سخت گرمی ہے اے لطیف درجہ حرارت ۱۱۸ سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ اب لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

(۴) قِيْلَ لِاَعْرَابِيَّةٍ مَاتَ اِبْنُهَا "مَا اَحْسَنَ عَزَاءَكِ عَنْ اِبْنِكَ" فَقَالَتْ اِنَّ مُصِيْبَتَهٗ اَمَّنَتْنِىْ مِنَ الْمَصَائِبِ بَعْدَهٗ

کہا گیا ایک بدوی عورت سے کہ جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا تیرا صبر کتنا عمدہ ہے اس نے کہا اس کی مصیبت نے مجھ کو اس کے بعد والی مصیبتوں سے امن دے دیا۔

(۵) مَا اَسْمَجَ وَجْهَ الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ يَا بُنَىَّ وَمَا اَقْبَحَ صُوْرَةَ هٰذِهِ الْكَائِنَاتِ فِىْ نَظْرِىْ وَمَا اَشَدَّ ظُلْمَةَ الْبَيْتِ الَّذِىْ اَسْكُنُهٗ بَعْدَ فِرَاقِكَ اِيَّاهُ فَلَقَدْ كُنْتَ تَطَّلِعُ فِىْ اَرْجَائِهٖ شَمْسًا مُشْرِقَةً تُضِيْئُ لِىْ كُلَّ شَیْءٍ فِيْهِ اَمَّا الْيَوْمَ فَلَا تَرٰى عَيْنِىْ مِمَّا حَوْلِىْ اَكْثَرَ مِمَّا تَرٰى عَيْنُكَ الْاٰنَ فِىْ ظُلُمَاتِ قَبْرِكَ۔ (النظرات)

کس قدر زندگی کا چہرہ بگڑ چکا ہے اے میرے پیارے بیٹے تیرے بعد اور

کائنات کس قدر قبیح صورت والی ہے میری آنکھوں میں اور کس قدر تاریک ہے یہ گھر جس میں رہتی ہوں تیری جدائی کے بعد تو یقیناً اس کے کناروں (اطراف) سے ایک روشن سورج بن کر طلوع ہوتا تھا۔ جو میرے واسطے ہر چیز کو منور کر دیتا تھا۔ لیکن آج میں آنکھ آس پاس سے بڑھ کر کچھ نہیں دیکھتی جس قدر تیری آنکھ اس وقت تیری قبر کی تاریکیوں میں دیکھ رہی ہے۔

(۶) بِنَفْسِی تِلْكَ الْاَرْضُ مَا اَطْيَبُ الرُّبَا .... وَمَا اَحْسَنَ الْمَصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا

مجھے اپنی جان کی قسم اس سرزمین کا اگاؤ کس قدر ہے۔ کس قدر پیاری جگہ ہے۔ گرمی کی جگہ اور سردی کی جگہ گزارنے کی۔

(۷) مَا اَنْضَرَ الرَّوْضَ اِبَّانَ الرَّبِيْعِ وَقَدْ .... سَقَاهُ مَاءُ الْغَوَادِی فَهُوَ رَيَّانُ

کس قدر رونق افروز ہوتی ہے وہ سرسبز جگہ موسم بہار میں جبکہ صبح کے وقت کی بارش نے اسے پانی پلایا ہو اور وہ سیراب ہو۔

(۸) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

اور قتال کرو ان لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر رُک جائیں تو پس اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر منہ پھیریں تو جان (کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے)

(۹) وَقَالُوْا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ۔

وہ کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث بنا دیا ہم ٹھکانا بنائیں اپنا جنت میں جس جگہ چاہیں کیسا خوب بدلہ ہے اچھے عمل کرنے والوں کا۔

(۱۰) اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ۔

وہ (لوگ) جن کو لوگوں نے کہا بے شک کفار تحقیق جمع ہو گئے ہیں تمہارے لئے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ اچھا وکیل (کارساز) ہے۔

(۱۱) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُبِیْنٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَائِہٖ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعُوْنَ بِرَشِیْدٍ۔ یَقْدُمُ قَوْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَوْرَدَ ھُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ۔ وَاُتْبِعُوْا فِی ھٰذِہٖ لَعْنَۃً وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پس انہوں نے اتباع کی فرعون کے حکم کی اور نہیں ہے فرعون کا حکم درست وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا اُتارے گا اور جس مقام پر وہ اتارے جائیں گے وہ برا مقام ہے اور اس دن بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی جائے گی اور قیامت کے بعد بھی لگی رہے گی جو انعام ان کو ملا ہے وہ برا انعام ہے۔

(۱۲) ذٰلِکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا کُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا۔ فَبِئْسَ مَثْوَا الْمُتَکَبِّرِیْنَ۔

یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر خوش ہوا کرتے تھے اور تم اترایا کرتے تھے۔ اس کی سزا ہے اور جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے متکبروں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۰) (مشق نمبر ۵۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے۔ صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے۔ ستارے جھلملا رہے ہیں۔ کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت کا منظر اب کچھ دیر بعد اجالا ہو جائے گا۔ سورج کی روشنی ان سب پر غالب آ جائے گی۔ آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھیں کہ سورج کے طلوع ہونے کا تماشہ دیکھیں اور دیکھو اب سورج طلوع ہو رہا ہے۔ اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں کیسا دلچسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں۔ شعاعیں ان پر کیا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے نیلے پیلے اودے، سرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش کے کس قدر خوب صورت معلوم ہو رہے ہیں۔ یہ قطرے کتنی عجیب قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ "اب ہم حجاز کے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوئی تمنائیں جاگ رہی ہیں۔ یا الٰہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی۔ یہ مشت خاک اور دیار حرم کی آبلہ پائی یہ سب اسی کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے اور جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے۔

(دریا عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی)

مَااَجْمَلَ وَقْتَ الصَّبَاحِ يَهُبُّ الْهَوَاءُ الصَّافِيُّ الْعَلِيْلُ الآنَ يَبْقِى شَيْءٌ مِنَ الظَّلَامِ وَالنُّجُومِ تَتَلَالَأُ وَمَا اَحْسَنَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ وَمَا اَجْذَبَ مَنْظَرَ هٰذِهٖ

السَّاعَةِ يَتَنَوَّرُ الآنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ فَيَغْلِبُ ضَوْءُ الشَّمْسِ عَلَى الْجَمِيْعِ۔ تَعَالُوْا نُشَاهِدُ مَنْظَرَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ طَالِعِيْنَ عَلٰى تَلٍّ عَالٍ صَاعِدِيْنَ عَلٰى رَبْوَةٍ عَالِيَةٍ فَهَاؤُمُ انْظُرُ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ الآنَ وَبَدَأَتْ اَشِعَّتُهَا الْخَفِيْفَةُ الضَّئِيْلَةُ تَرَى عَلٰى ذَوَائِبِ الْاَشْجَارِ۔ مَااَطْرَفُ الْمَنْظَرَ وَانْظُرُوْا قَطْرَاتِ النَّدىٰ كَاَنَّهَا دُرَرٌ مُنْتَثِرَةٌ انْصَبَّتِ الْاَشِعَّةُ عَلَيْهَا فَبَدَاتْ تَلْمَعُ لَمُعَانَ اللَّالِيِّ الْاَصْلِيَةِ اَحْسِنْ بِهٰذِهِ الْقَطْرَاتِ حِيْنَ اِمْتَزَجَ بِهَا اللَّوْنُ الْاَزْرَقُ وَالْاَصْفَرَ، وَالْبَاذَنْجَانِي وَالْاَحْمَرُ وَالْاَخْضَرُ وَالبَنَفْسَجِيُّ مَا اَعْجَبَ صُنْعَةَ اللّٰهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَنَقْتَرِبُ الآنَ مِنَ الْحِجَازِ فَتَنْتَبِهُ الآمَانِي النَّائِمَةُ مِنْ زَمَنٍ۔ اَللّٰهُمَّ مَااَنْعَمَ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي تَكُنْ مَاثِلِيْنَ فِيْهَا بَيْنَ يَدَى بَيْتِكَ۔ وَمَا اَيْمَنَ تِلْكَ الْعَظْمَةَ الَّتِي تَسْعِدُ فِيْهَا بِالطَّوَافِ اَنّٰى لِهٰذِهِ الْحَفْنَةِ مِنَ التُّرَابِ نَقْطُ الْاَقْدَامِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْحَرَامِ كُلُّ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِهِ كُلُّ مَاعِنْدَنَا لَهٗ وَمِنْهُ

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي تَمْرِيْنَاتٍ عَامَّةٍ

دوسرا باب عام مشقوں کے بیان میں

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدے کے تحت عربی ترجمے کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمے کے پابند تھے۔ خصوصاً ہر درس میں دیئے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسی لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدے کی مشق نہیں ہے۔ بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے، ترجمہ میں جملہ اسمیہ کی جگہ جملہ فعلیہ اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف

جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ہوتا ہے۔ جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے اور ترجمہ کی بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے۔ بلکہ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے۔ لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو وہاں صرف معنیٰ کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ معہ اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے۔ آنحضرتؐ ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے۔ نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی جس میں قدم قدم پر بدمعاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار نظر آتے ہیں۔ مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا۔

نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے۔ چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؓ کو اسی لے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرسکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں۔ آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا مجنوں کہا، مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے۔ حالانکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنیٰ ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا

ہے، اس دعوے کے ابطال کے لئے آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت لٹائی اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے اس کو باطل کر سکیں۔ (خطبات مدراس)

عربی ترجمہ:

وَتَدَبَّرْ مِنْ نَاحِيَةٍ اخرى اَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ حَيَاتَهُ كُلَّهَا بَيْنَ اَحْبَابِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بَلْ قَضٰى اَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ عُمُرِهٖ فِي مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ فكَنَ بَيْنَ اَهْلِهَا مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ وَكَانَ يَتَعَاطِي فِيْهِمُ التِّجَارَةَ، وَيُعَامِلُهُمْ فِي اُمُوْرِ الْحَيَاةِ لَيْلٍ نَهَارٍ۔ وَهُوَ عِيْشَةٌ طَوِيْلٌ طَرِيْقُهَا كَثِيْرَةٌ مُنْعَطِفَاتُهَا وَعْرَةٌ مَسَالِكُهَا، تَعْتَرِضُهَا وَهَدَاتٌ مِمَّا قَدْ يَصْدُرُ عَنِ الْمَرْءِ مِنْ خِيَانَةٍ وَاِخْفَارِ عَهْدٍ، وَاَكْلِ مَالٍ بِالْبَاطِلِ، وَعقَبَاتٍ مِنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْخِيَانَةِ وَتَطْفِيْفِ الْكَيْلِ بَخْسِ الْحُقُوْقِ، وَاِخْلَافُ الْوَعْدِ، وَاَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ مُنْعَطِفَاتُهَا هٰذِهِ السَّبِيْلَ الشَّائِكَةَ الْوَعْرَةَ وَخَلَصَ مِنْهَا سَالِمًا نَقِيًّا لَمْ يَصُبْهُ شَيْئٌ مِمَّا يُصِيْبُ عَا مَةُ النَّاسِ حَتّٰى لَقَدْ دَعَوْهُ "الأمين" وَاَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ بِعْثَتِهٖ وَاِدِّعَائِهِ النُّبُوَّةِ كَانُوْا يُوَدِّعُوْنَ عِنْدَهٗ وَدَائِعَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ لِعَظِيْمِ ثِقَتِهِمْ بِهٖ وَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَمِنْ مَكَّةَ خَلَّفَ فِيْهَا عَلِيًّا لِيَرُدَّ مَاكَانَ لَدَيْهِ مِنْ الْوَدَائِعِ اِلٰى اَهْلِهَا فَقُرَيْشٌ خَالَفُوْهُ اَشَدُّ الْخِلَافِ فِي دَعْوَتِهٖ وَلَمْ يَتْرُكُوْا سَبِيْلاً اِلٰى ذَالِكَ اِلَّا سَلَكُوْهُ فَقَاطَعُوهُ، وَعَا نَدُوْهُ، وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ وَالْقَوْا عَلَيْهِ، سَلٰى جُزُوْرٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَرَمَوْهُ الْحِجَارَةَ وَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ وَكَادُوْ اللهُ كَيْدَهُمْ وَسَمَّوْهُ سَاحِرًا وَدَعَوْهُ شَاعِرًا، وَفَنَّدُوا آرَاءَه وَسَخَفُوْهُ حِلْمَهٗ لٰكِنّٰهٗ لَمْ يَجْرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنْ

يَقُوْلَ شَيْئًا فِي اَخْلَاقِهٖ وَلَا اَنْ يَرْمِيَهٗ بِالْخِيَانَةِ اَوْيَنْسِبَ اِلَيْهِ الْكِذْبَ فِي الْقَوْلِ اَوْ اِخْلَافَ الْوَعْدِاَوْاِخْفَارَالذِّمَةِ اَوبقْضِ الْعَهْدِ، وَاِنَّ مَنِ ادَّعَى ، النُّبُوَّةَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُوْحِى، اِلَيْهِ فَكَانَ دَّعٰى الْعِصْمَةَ وَالْبَرَائَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَفَاسِدِ وَمَسَاوِئ الْاَعْمَالِ، اَلَمْ يَكُنْ يَكْفِيْ قُرَيْشًا فِي رَدِّهِمْ عَلَى الرَّسُوْلِ اَنْ يَذْكُرُوْا اُمُوْرًا عَمَلَ فِيْهَا بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ يَشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِاَنْ أخْلَفَهُمْ وَعْدًا اَوْ خَانَهُمْ فِي اَمْوَالِهِمْ اَوْكِذْ بِهِمْ فِي شَيْءٍ مِّمَّا قَالَهٗ لَهُمْ؟ اَنَّ قُرَيْشًا أنْفَقُوْا اَمْوَالَهُمْ وَبَذَلُوْا نُفُوْسَهُمْ فِي عَدَاوَةِ الرَّسُوْلِ وَضَحُّوا بِفَلَذَاتِ أَكْبَادِهِمْ فِي قِتَالِهٖ حَتّٰى قُتِلَ مِنْهُمْ وَجُرِحَ كَثِيْرُوْنَ لٰكِنَّهُمْ لَمْ يَسْتَطِيْعُوْا اَنْ يَدَنِّسُوْا ذَيْلَهُ الطَّاهِرَ وَلَا اَنْ يَصِمُوْهُ، بِشَيْءٍ فِي عَظِيْمِ اَخْلَاقِهٖ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٥١) (مشق نمبر ٥١)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(عَلَى الْبَاخِرَةِ) بحری جہاز پر (سفر)

قَضَيْنَا لَيْلَةً هَادِئَةً وَنِمْنَا نَوْمًا لَابَاْسَ بِهٖ مَعَ هُبُوْبِ الرِّيَاحِ الشَّدِيْدَةِ طُوْلَ اللَّيْلِ وَاَصْبَحْتُ نَشِيْطًا مَسْرُوْرًا۔ وَاَذَّنَ اَخٌ مِصْرِيٌّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ هُوَ الصَوْتُ الْوَحِيْدُ وَالصَوْتُ الْحَقُّ الَّذِىْ دَوّٰى فِي هٰذَا السَّكُوْنِ الْمَخِيْمِ عَلَى الْبَحْرِ وَالْبَاخِرَةِ۔ هٰذَا هُوَالنِّدَاءُ الَّذِىْ اَيْقَظَ الْعَالَمَ بِالْاَمْسِ وَاضْطَرَبَ لَهٗ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ، وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُوْقِظَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْبَاخِرَةِ عَلٰى قِلَّةِ عَدَدِهِمْ اِنَّهٗ مَعَ الْاَسَفِ قَدْ فَقَدَ شَيْئًا كَثِيْرًا مِنْ قُوَّتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ عَلَى الْقُلُوْبِ وَاَكْثَرُمَا اَضْعَفَ سُلْطَانَهُ الرُّوْحِى هِيَ الْمَادِيَةُ الْغَرْبِيَّةُ تَعْتَقِدُ الْفَلَاحَ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِى غَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالدِّيْنِ، وَلَا تُصَدِّقُ بِاَنَّ

الصَّلٰوةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ فَقَدِ اسْتَيْقَظَ مَنْ اَرَادَاللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ، وَصَلَّيْنَا جَمَاعَةً وَجَلَسْتُ فِي مَكَانٍ اَتَفَرَّجُ عَلَى الْبَحْرِ وَهُوَهَادِئٌ سَاكِنٌ، وَالْبَاخِرَةُ لَيْسَتْ لَهَا حَرْكَةٌ عَنِيْفَةٌ تَزْعَجُ الرُّكَابَ وَقَدْكُنْتُ تَخَوَفْتُ جِدًّا بِحَدِيْثِ الْاُسْتَاذِ أحْمَدَ عَبْدِ الغَفُوْرِ عَطَارِ وَالْاُسْتَاذِ عَبدِ الْقُدُوْسِ صَاحِب "الْمُنْهَلِ" فَقَدْ لَقِيَا تَعْبًا عَظِيْمًا فِي سَفَرِهِمَا اِلٰى مِصْرَ، وَبَقِيَا عِدَةَ اِيَامٍ لَايَأكُلَانِ، لَايَبْرَحَانِ مَكَانَهُمَا لِلدَوَارِ، وَقَدْ وَقَعَ لِي مِثْلَ هٰذَا أوْ أشَدُّ فِي كِلْتَا الرِحْلَتَيْنِ لِلْحَجِ فَقَدْ بَقِيَتْ نَحْوَ اُسْبُوعٍ لَااَسْتَسِيْغُ طَعَامًا وَلَا اَشْتَهِي اَكْلًا، وَاَنَا اَجْتَزِئُ بِبَعْضِ الْمَشْرُوْبَاتِ اَوِ الْحَوَامِضِ وَالْفَوَاكِهِ وَلٰكِنْ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَدْ لَطَفَ بِنَا هٰذِهِ الْمَرَّةَ فَلَمْ يَقَعْ لَنَا شَئٌ مِنْ هٰذهٖ اِلَى الآنَ، وَنَرْجُوْمِنْ اللّٰهِ الْخَيْرَ وَنَسَأَلُهُ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔ (مذاکرات للاستاذ الی الحسن علی الندوی)

ساری رات بہت تیز آندھی چلتی رہی لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے آرام سے رات گزاری اور بغیر کسی پریشانی کے ہم اچھی بھلی نیند سوئے اور میں نے چستی اور خوشی کی حالت میں صبح کی اور ایک مصری بھائی (دوست) نے صبح کی نماز کیلئے اذان دی۔ پس سمندر اور بحری جہاز پر چھائی ہوئی اس خاموشی کے عالم میں انوکھی اور سچی آواز تھی جو کہ گونجی یہی وہ پکار ہے جس نے سارے جہان کو بے پروائی کی نیند سے جگایا تھا اور اسی کی وجہ سے خشکی وتری (بر و بحر) میں حرکت آئی۔ لیکن آج اس سے اتنا بھی (اثر) نہ ہوسکا کہ جہاز میں چند ایک مسلمانوں کو بھی بیدار کر دے افسوس وہ اپنی طاقت اور دلوں پر بادشاہت گنوا چکی ہے اور سب سے بڑھ کر جس شی نے اس کی روحانی بادشاہت کو کمزور کر دیا مغربی مادیت پرستی ہے۔ تو اے مسلمان کامیابی کا یقین واعتقاد نماز کے علاوہ میں رکھتا ہے اور غیر عبادت (بت پرستی، دولت پرستی) میں رکھتا ہے اور غیر دین میں رکھتا ہے اور نہ تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بے شک نماز نیند سے اور ہر حال پر بہت اچھی ہے پس

جس کے ساتھ اللہ کی ذات نے بھلائی کا ارادہ کرلیا تو وہ جاگ گیا ہم نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی اور اس کے بعد میں خاموشی اور سکوت کے عالم میں ایک جگہ بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کرنے لگا۔ جہاز میں کوئی سخت حرکت نہ تھی۔ جس کے سبب مسافروں کو کوئی فکر لاحق ہوتی۔ میں استاذ احمد عبدالغفور عطار اور استاذ عبدالقدوس مدیر "المنہل" کی خبر سے بہت خوفزدہ تھا۔ ان دونوں نے اپنے مصر کے سفر میں مشقت برداشت کی اور سر چکرانے کے سبب کئی دن اس کیفیت میں رہے نہ کھاتے اور نہ اپنی جگہ سے ہلتے تھے مجھے بھی حج کے دونوں سفروں میں اسی بلکہ اس سے کہیں سخت حالت کا سامنا کرنا پڑا تقریباً ایک ہفتہ اس حال میں رہا کہ کھانا اچھا نہیں لگتا تھا۔ بلکہ کسی چیز کے کھانے کی بھوک (چاہت) تک نہ تھی کچھ مشروبات چٹنیوں اور پھلوں پر صبر کرتا رہا۔ لیکن اس دفعہ اللہ نے ہم سے مہربانی کا معاملہ کیا اب تک کوئی بات ان باتوں سے پیش نہ آتی اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور اس سے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

التَّمْرِيْنُ (۵۲) (مشق نمبر ۵۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صحرا میں (سفر) (فِي الصَّحرَاءِ)

مغرب کے وقت صحراء میں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمّم کر کے سب نے نماز ادا کی۔ تیمّم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہوسکتا ہے؟ پینے اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین رات کا سفر بھی درپیش ہے دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ کہ موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی۔ رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیئے گئے اور سب کے سب

اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے چاول کی وجہ سے کھانا میرے لئے خوش آئند نہیں تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر سادہ چائے پی لی۔

تَوَقَّفَتِ السَّيَّارَةُ فِي الصَّحْرَاءِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَاَذِّنَ وَصَلَّيْنَا بِالتَّيَمُّمِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ غَيْرَ مَانُوْسٍ لَنَا لٰكِن مَاذَا نَفْعَلُ غَيْرَ ذَالِكَ فِي اَرْضٍ فَاقِدِ الْمَاءِ۔ وَقَدْكَانَ اَصْحَابُ السَّيَارَةِ اَخَذُوا مَعَهُمْ اَرْبَعَ اَسْقِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِلْاَكْلِ وَالشُّرْبِ لٰكِن مُسَافَةُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَيَالِيْ۔ كَانَتْ اَمَامَنَا وَالْاَمْرُ الثَّانِيْ الَّذِيْ شَاهَدْنَاهُ مُبَدَّلاً كُوَيتَ اَنَّ رُكَّابَ السَّيَارَةِ وَالسَّائِقَ وَالْعُمَالَ الْاٰخِرِيْنَ صَلُّوْا بِاَجْمَعِهِمْ مِنْ دُوْنِ اِسْتِثْنَاءِ وَاُكِلَ الْعَشَاءُ عَلٰى طِرَازِ الْبَدَاوَةِ اَىْ وُضِعَ الرُّزُّ فِي طَبقٍ وَاحِدٍ وَحَلَّقَ جَمِيْعُ الرُّفَقَاءِ حَولَهُ، وَلَمْ يَكُنِ الطَّعَامُ هَنِيْئًا لِاَجْلِ الرُّزِلٰكِنْ مَاكَانَ لِي مَنَاصٌ مِنْهُ تَنَاوَلْتُ لُقَمًا فَشَرِبْتُ الشَّاىَ السَّاذِجَ۔

پو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان و اقامت کے فرائض انجام دیتے رہے نماز کے بعد ہی چائے پی گئی یہ چائے کیا ہوتی تھی سرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو ایک برتن میں پانی چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ دس بارہ منٹ ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی اس سے صحراء میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انہیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات و اخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔ (دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسود عالم ندوی)

وَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْاَسْفَارِ وَكَانَ رَفِيْقُ نَجْدِى يُؤَدِّى وَاجِبَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَعَقِيْبَ الصَّلٰوةِ شُرِبَ الشَّاىُ وَمَا هٰذا الشَّاىُ۔ اَلْمَاءُ الْاَحْمَرُ الْحَارُّ خُلِطَ بِهٖ السُّكَرُ يَضعُوْنَ الْمَاءَ وَنَبَاتَاتِ الشَّاىِ وَالشُّكَّرِ فِى اِنَاءٍ ثُمَّ يَرْفَعُوْنَهٗ، عَلَى الْوَقُوْدِ فَفِى نَحْوِ عَشَرَةِ دَقَائِقَ يَحْتَرِقُ الْوَقُوْدُ

وَيُجَهِّزُ الشَّایَ مَعَهُ وَلَيْسَ بِوُسْعِ هٰؤُلَآءِ الْعَجَزَةِ نِظَامٌ فَوْقَ هٰذَا وَيُمْكِنُ اِهْتِمَامُ فَوْقَ ذَالِكَ ايضًا لٰكِنْ لَيْسَ لَهُمْ ذَوْقُ ذٰلِكَ۔ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ مَازِلْتُ مُشَارِكًا لَهُمْ فِی هٰذَا الْعَيْشِ الْبَدْوِيِّ وَمُطَالِعًا لِاَقْوَالِهِمْ وَعَا دَاتِهِمْ وَاَخْلَاقِهِمْ صَامِتًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۳) (مشق نمبر ۵۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(فِی الطَّرِيْقِ اِلَى مِصْرَ)

راہ مصر پر

اَصْبَحْنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الصِّحَةِ وَالنِشَاطِ وَصَلَّيْنَا بِجَمَاعَةٍ وَتَمَشَّيْتُ عَلٰى ظَهْرِ الْبَاخِرَةِ كَمَا يَتَمَشَّى الْاِنْسَانُ عَلَى الْبَرِّ لاَ اَشْعَرَ بِاِضْطِرَابٍ اَوْحَرْكَةٍ مُزْعَجِةٍ ثُمَّ اَفْطَرنَا وَشَرِبْنَا الشَّأیَ لَاَحَظْتُ عَلَى هٰذِهِ الْبَاخِرَةِ (اَلَّتِی جِمَعَتْ بَيْنَ اَهْلِ بِلَادٍ مُخْتَلِفَةٍ وَرُفِعَتْ حَوَاجِزُ كَثِيْرَةٌ) حُرِيَةً زَائِدَةً فِی النِسَآءِ وَقِلَّةُ اِحْتِفَالٍ بِالتَّسَتُّرِ وَالْاِحْتِشَامِ وَالْحِجَابِ الشَّرْعِی فَكُنْتُ اَسْمَعُ مَنَاقِشَهُنَّ وَحَدِصُشَهُنَّ فِی كَلِّ مَوْضُوْعٍ كَاَنَّهُنَّ فِی مَسَاكِنِهِنَّ اَرَاهُنَّ سَافِرَاتٍ فِی كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحْيَانِ اَمَّا الرِّجَالِ فَلَمْ اَرَفِيْهِمْ رَغْبَةً فِی التَّعَارُفِ الْاِسْلَامِيِّ اَوْشُعُوْرًا بِالْجِوَارِ اَوْ اَثَرًا لِلْحَيَاةِ الْاِجْتِمَاعِيَةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْحَيَاةَ الْاِسْلَامِيَةَ قَدْ تَضَعْضَعَتْ فِی بِلَادِنَا الْاِسْلَامِيَةِ وَحَلَّتْ مَحَلَّهَا حَيَاةٌ لِاَيَّهِمْ فِيْهَا الْاِنْسَانُ اِلَّانَفَسُهُ وَعَيَالُهُ وَبَطْنَهُ وَرَاحَتُهُ اِنَّا اِننا فِی بَلَادِنَا اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَعْبُرَ عَنْ غَايَةِ الْقُرْبِ وَالْمُشَارَكَةِ فِی الْحَيَاةِ وَالزِمَانِ قُلْنَا نَحْنُ رَكَابُ سَفِيْنَةٍ وَاحِدَةٍ، لٰكِنَّنَا مُتَبَاعِدُوْنَ مَعَ غَايَةِ الْقُرْبِ وَكَانَ كُلُّ

وَاحِدٍ مِنَّا رَاكِبٌ فِي سَفِيْنَةٍ خَاصَةٍ۔

الحمد اللہ (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں) ہم نے صحت تندرستی کی حالت میں صبح کی اور ہم نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ہم تھوڑا سا بحری جہاز پر چلے جس طرح انسان خشکی پر چلتا پھرتا ہے صبح کے وقت کسی قسم کی بے سکونی یا فکر میں ڈالنے والی حرکت کا مجھے شعور تک نہ ہوا پھر ہم نے ناشتہ کیا اور چائے پی اس جہاز پر جس نے مختلف ممالک کے لوگوں کو جمع رکھا تھا اور بہت سی رکاوٹیں دور کی تھیں میں نے خواتین میں بے حد بڑھی ہوئی آزادی پردہ وحیاء اور شرعی پردہ کے معاملے میں بے دھیانی کا مشاہدہ کیا۔ میں ان کی بحث وتکرار اور عنوان پر آپس کی بات چیت کو سنتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ اپنے ہی گھر میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ اکثر اوقات میں ان کو بغیر پردہ کے بھی دیکھتا۔ باقی مرد تو ان میں بھی میں نے دینی معلومات کی طرف رغبت قرب کا احساس پایا۔ اجتماعی زندگی (معاشرتی زندگی) کا کوئی اثر نہ دیکھا۔ یہ سب چیزیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہماری اسلامی مملکتوں میں اسلامی زندگی ڈھیلی پڑ چکی ہے اور اس کی جگہ ایک ایسی زندگی نے لے لی ہے جس میں انسان کو صرف اپنی ذات، اہل و عیال، شکم اور راحت رسانی ہی کی فکر لگی ہوتی ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں جب حد درجہ قرب اور زندگی میں شراکت و رفاقت کی تعبیر ظاہر کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں لیکن افسوس یہاں بہت ہی قریب ہونے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے دور ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک الگ کشتی میں سوار ہے۔

ظَلَلْنَا النَّهَارَ كُلَّهَ نَتَفَرَّجُ عَلَى الْجِبَالِ بَرِّ اَفْرِيْقِيَةَ وَعَلٰى يَمِيْنِنَا۔ اِذَا اِسْتَقْبَلْنَا السَوِيْسَ رَأَيْنَا سِلْسِلَةَ جِبَالٍ كِذٰلِكَ ۔ وَلَعَلَّ مِنْهَا جَبَلَ "الطُّوْرِ وَلٰكِنْ لَمْ نَجِدْ مَنْ يُخْبِرُنَا بِالضَّبْطِ اَنَّهٗ طُوْرٌ سِيْنَاءُ، وَلَمْ يَزَلِ الْمُضَيِّقُ يَنْحَصِرُ وَالْبَرَّانِ يَتَقَارَبَانِ حَتّٰى كُنَّا نَرَى الشَّاطِئَيْنَ عَنِ يَمِيْنٍ وَعَنْ شِمَالٍ

وَمَرَّتْ بِنَا بَوَاخِرُ كَثِيْرَةٌ كَاَنَّنَا عَلٰى جَادِةٍ بَرِيَّةٍ تَمُرُّبِنَا الْمَرَاكِبُ وَالسَّيَارَاتُ عَلَيْهَا۔ قَضَيْنَا اللَّيْلَ وَنَحْنُ نَعْرِفُ اِنَّنَا نَصْبَحُ فِي السَوِيْسِ وَاَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ كَانَ يُخَامِرُ فِي سُرُوْرِ غَرِيْبِ رَغْمَ كَثْرَةُ اَسْفَارِىْ ذَكَرَنِى بِسَرُوْرِ اَيَامِ الصَبَا وَاَسْفَارِه الْاُوْلٰى وَمَا ذَاكَ اِلَّا اَنَّ مِصْرَقَدْ حَلَّتْ فِي نَفْسِي وَعَقْلِيَتِى مَحَلُ الْبِلَادِ الَّتِىَ يَاْلِفُهَا الْاِنْسَانُ مِنَ الْصِغْرِ لِكَثْرَةِ مَاسَمِعْتُ عَنْهَا عَرَفْتُ اَخْبَارَهَا وَرِجَالُهَا وَبَقِيَتُ مُتَّصِلاً بِالْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَةِ الْمِصْرِيَةِ وَنِتَاجُهَا كَأى عَرَبِى خَارِجِ مصْرَ۔ اِذَنْ لَاغَرَابَةَ اِذَا طَلَعَتُ اِلٰى مِصْرَ وَسُرِرْتُ بِقُرْبِ زِيَارَتِهَا طَلَعَ الصَّبَاحُ وَالسَّوِيْسُ مَعًا وَنَحْنُ لِكُلٍ مِّنْهُمَا مُنْتَظِرُوْنَ وَمُتَشَوِّقُوْنَ وَرَسَتِ السَّفِيْنَةُ فَجَاءَ تْ مِنَ السَّاحِل زَوَارِقُ بُخَارِيَةٌ تَحْمِلُ رِجَالاً يَرْتَدُّوْنَ الزَّىَّ الْمِصْرِىَّ وَقَدْ حَيَّانَا بَعْضَهُمْ بِالْتَحِيَةِ الْاِسْلَامِيَةِ وَرَحَّبَ بِنَا فَشِعُرْتُ بِالْفَرْقِ بيْنَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبِلَادِ غَيْرِ اِسْلَامِيَة، اَلْفَرْقُ الَّذِى لَايَشْعُرَ بِه مُسْلِمٌ نَشَاْفِى بِلَادِ الْاَسْلَامِ (مذکرات للاست ذی ابی الحسن علی الندوی)

سارا دن ہم نے براعظم افریقہ کے پہاڑوں کا نظارہ کرتے ہوئے گزارا۔ دائیں جانب سے جب نہر سویز ہمارے سامنے آگئی تو ہم نے اسی طرح پہاڑی سلسلہ دیکھا شاید اسی سلسلہ میں جبل طور بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوئی آدمی ایسا نہ ملا کہ جو یقین کے ساتھ یہ بتاتا کہ یہ طور سینا ہے۔ تنگنائے برابر (تنگ اور) محدود ہوتا رہا۔ اور دونوں براعظم قریب سے قریب تر ہوتے گئے ہمارے نزدیک سے کافی جہاز گزرے یوں لگتا تھا گویا ہم خشکی کے ایک راستہ پر بیٹھے ہیں۔ جہاں ہمارے ساتھ ساتھ سواریاں اور موٹریں گزر رہی ہیں۔ ہم نے رات گزاری اور ہمیں معلوم تھا کہ ہم صبح ناشتہ نہر سویز پر پہنچ کر کریں گے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے والے بہت سے اسفار کے برعکس اس سفر میں میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوا جس نے بچپن کے ایام کے سفروں کی یاد

تازہ کردی اور یہ صرف اسی سبب سے کہ مصر میرے دل و دماغ میں اس ملک کی جگہ اتر گیا جس سے انسان بچپن سے مانوس ہو اس لئے کہ مصر کے بارے میں نے بہت کچھ سن رکھا تھا اور مصر کے حالات اور اس کے مشہور افراد کے متعلق معلومات حاصل کیں اور مصر کے عربی مکتبہ اور اس کے لٹریچر سے کسی بھی بیرون مصر عربی کی طرح میں نے رابطہ رکھا تب میرا مصر کے لئے مشتاق ہونا اور اس کے دیدار کے قریب آنے پر خوش ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں صبح اور نہر سویز دونوں بیک وقت طلوع ہوئے اور ہم دونوں میں ہر ایک کے شیدائی و منتظر تھے۔ جہاز لنگر انداز ہوا اور ساحل سے بھاپ سے چلنے والی کشتیاں مخصوص مصری لباس پہنے کچھ لوگوں کو لے آئیں ان میں سے بعض نے ہمیں اسلامی طریقے سے سلام کیا اور خوش آمدید کیا۔ اس پر میں نے اسلامی ممالک اور غیر اسلامی ملکوں کا فرق محسوس کیا ایسا فرق جسے وہ مسلمان نہیں سمجھ سکتا جس نے اسلامی ملکوں میں آنکھ کھولی۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۴) (مشق نمبر ۵۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(طائف سے مکہ کی طرف سفر)

مِنَ الطَّائِفِ اِلٰى مَكَّةَ

تین بجے سہ پہر کو طائف سے روانہ ہوئے۔ طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جا رہے تھے۔ ہماری نگاہیں شہر کی عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات اور شوق سے معمور ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ وہی طائف ہے جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرا دی تھی۔ یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم لہولہان ہوئے تھے۔ موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور پر پیچ

گھاٹیوں سے ہو کر جا رہی تھی اور یہ گنہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر عاصم صاحب کا بار بار پوچھنا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے۔ جی ہاں یہی راستہ تھا وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں، پس یہی گھاٹیاں ہوں گی ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں گے لیکن سرزمین یہی تھی۔ پہاڑیاں یہی تھیں اب بھی وہی زمین ہے۔ پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاکباز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟ انہی جذبات وافکار میں الجھا ہوا تھا کہ میقات آ گئی موٹر رکی اور ہم ہمہ تن شوق کے ساتھ اتر پڑے اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی۔ جسم میں خوشبو ملی۔ احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے سب کی زبانوں پر لَبَّيْكَ اور دل شوق و محبت کے جذبات سے لبریز۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود و سلام اس پاک و برگزیدہ بندے پر جس نے تکلیفیں سہہ کر جسم و جان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا۔ دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبکدوش نہیں ہو سکتے وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت وعقیدت کا دم بھرنے والے دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسعود عالم

اِرْتَحَلْنَا مِنَ الطَّائِفِ اِلٰی مَكَّةَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ عَصْرًا فَعَبَرْنَا عَلٰی شَوَارِعِهٖ وَاَسْوَاقِهٖ وَكَانَتِ الْحَافِلَاتُ وَالشَّاحِنَاتُ غَاصَّاتٍ بِالْحُجَّاجِ تَحْمِلُهُمْ۔ فَكَانَ بَصَرِیْ اِلٰی التَّعْمِيْرَاتِ لٰكِنَّ الْقَلْبَ مُمْتَلِیٌٔ بِالْحَنِيْنِ عَامِرٌ

بِمَشَاعِرِ الْحُبِّ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى كُلِّ حَجَرٍ وَّاٰجُرَّةٍ بِنَظَرِ الْوَلَهِ وَالتَّفَحُّصِ هَلْ هٰذا هُوَ الطَّائِفُ الَّذِى كَانَ رَفَضَ دَعْوَةَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هٰذِهٖ هِىَ الْجِبَالُ وَالشُّعُوْبُ الْوَعِرَةُ الَّتِى تَلَطَّخَتْ فِيْهَا قَلَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاللَّمِ وَكَانَتِ السَّيَّارَةُ تَسِيْرُ بَيْنَ هَضَبَتَيْنِ مُقَابِلَتَيْنِ وَعَقَبَاتٍ مُلْتَوِيَةٍ وَهٰذَا الْمُذْنِبُ يَقُوْلُ فِى قَلْبِهٖ/ نَفْسِهٖ تَكْرَارًا/ مِرَارًا هٰذَا الصِّرَاطُ لَايَصْلُحُ اَنْ يُّدَاسَ بِالسَّيَّارَةِ نَحْنُ نَزْعَمُ اَنَّنَا دُعَاةٌ/ دَاعُوْنَ ۔ فَلِمَاذَا لَانَعْزِمُ عَلٰى اَنْ نَحْذُوَ حَذْوَ اَكْبَرِ الدُّعَاةِ اِلَى الْحَقِّ (صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَازَال هٰذَا الْحَالُ فِى تَمَامِ الطَّرِيْقِ وَاَضَافَ عَلَيْهَا السَّيِّدُ عَاصِمٌ حِيْنَ سَأَلَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَارَ عَلٰى هٰذَا قُلْتُ السَّبِيْلِ/ الصِّرَاطِ نَعَمْ ۔ كَانَ هٰذا الصِّرَاطُ انْظُرُوْا اِلَى الْعِيْرِ هِىَ تَمُرُّ بِعَقَبَاتٍ ضَيِّقَةٍ مُلْتَوِيَةٍ فَلَعَلَّهَا تِلْكَ الْعَقَبَاتُ (الَّتِى مَرَّ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيُمْكِنُ اَنَّ الطُّرُقَ قَدْ تَبَدَّلَتْ شَيْئًا عَلٰى مَرِّ ثَلٰثِ بَلْ اَرْبَعِ مِائَةٍ وَاَلْفِ سَنَةٍ لٰكِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْاَرْضُ هٰذِهٖ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اَيْضًا هٰذِهٖ ۔ هٰذِهِ الْاَرْضُ وَهٰذِهِ الْجِبَالُ كَمَا كَانَتْ لٰكِنْ اَيْنَ الْمُتَفَانُوْنَ فِى اتِّبَاعِ هُدَى الرَّسُوْلِ النَّقِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهَائِمُوْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْحَقِ ۔ فَكُنْتُ مُشْتَبِكًا بِهٰذِهِ الْاَحَاسِيْسِ وَالْاَفْكَارِ اِذْ اَتَى الْمِيْقَاتُ وَوَقَفَتِ السَّيَّارَةُ فَنَزَلْنَا وَلِهِيْنَ وَاجْتَهَدْنَا اَنْ نَفْرُغَ مِنَ الْغُسْلِ بِعُجْلَةٍ تَطَيَّبْنَا الْجِسْمَ بِالطِّيْبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَ الْاِحْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَبَدَأْنَا التَّلْبِيَةَ بِنِيَّةِ الْعُمْرَةِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ثُمَّ النْطَلَقَتْ قَافِلَتُنَا اِلٰى مَنْزِلِهَا الْمَقْصُوْدَةِ وَهِىَ عَلٰى مُسَافَةِ سَاعَةٍ وَنِصْفٍ اَوْ سَاعَتَيْنِ وَالْسِنَةُ الْجَمِيْعِ تَلْهَجُ بِ "لَبَّيْكَ" وَقُلُوْبُهُمْ مَلِيْئَةٌ بِمَشَاعِرِ الْاِشْتِيَاقِ وَالْوُدِّ صَلٰوةُ اللّٰهِ

وَسَلَامُهٗ بِعَدَدِ مِئَاتِ آلآفٍ عَلٰى عَبْدِهِ الطَّاهِرِ وَالْمُطَهِّرِ الَّذِىْ بَلَّغَ رِسَالَةَ اللّٰهِ اِلٰى عِبَادِهٖ مُتَحَمِّلاً الآمًا وَمُعْرِضًا نَفْسَهٗ وَرُوْحَهٗ لِلْخَطَرِ لَايُمْكِنُ لِلْعَالَمِ وَخَلْقِ الْعَالَمِ اَنْ يُكَافِئُوْا نِعَمَ هٰذِهِ الشَّخْصِيَّةِ الْكَرِيْمَةِ تِلْكَ الرِّسَالَةُ مَوْجُوْدَةٌ اِلٰى هٰذَا الْيَوْمِ اَيْضًا وَلٰكِنْ أَيْنَ مَوْجُوْدُوْنَ قَائِلُوْ كَلِمَةِ رِسَالَتِهٖ وَ دَاعُوْ حُبِّهٖ اَمُحِبُّوْهُ۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٥٥) (مشق نمبر ٥٥)

اردو میں ترجمہ کریں۔

فِى كَبِدِ السَّمَآءِ

فِى صَبَاحِ الْخَمِيْسِ ٨ مَا يُوْسَنَةَ ١٩٥٢ء تَوَجَّهْنَا بَعْدَ اَنْ اسْتَوْدَعْنَا اللّٰه اَهْلَنَا بِدِيْنِهِمْ وَاَمَانَتِهِمْ وَاخَوَاتِيْم عَمِلِهِمْ اِلٰى مَكْتَبِ شِرْكَةِ الطَّيْرَانِ الْهِنْدِيَةِ "ك، ل، م" بِالْقَاهِرَةِ وَهُنَاكَ سَعٰى لَوْ دَاعَنَا كَثِيْرٌ مِنْ أَمَاثِلِ الْاَصْدِقَاءِ وَفِى السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ وَالرُّبْعِ صَبَاحًا تَحَرَّكَتِ الطَّائِرَةُ الضَّخْمَةُ بَعْدَ اَنْ اَخَذْنَا اَمَاكِنَنَا دَاخِلَهَا تَحَرَّكَتْ اَجْنِحَتُهَا وَعَلٰى أَزِيْزِهَا، ثُمَّ دَرَجَتْ عَلَى الْاَرْضِ تَخْتَبِرُ اَجْزَاءَ هَا وَتُهَيِّئُ نَفْسَهَا لِلْوُثُوْبِ ثُمَ وَثَبَتْ وَأَزِيْزُهَا يَتَضَاعَفُ وَبَعْدَ دَقَائِقَ صَعَدَتْ فِى الْجَوّبِاسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ثُمَّ اسْتَوَتْ عَلَى الطَّرِيْقِ فِى الْفَضَاءِ الْوَسِيْعِ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" جَلَّ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْمُبْدِعُ الْخَلَّاقِ لَقَدْ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ عَظِيْمًا وَاطَلَّتْ عَلَيْنَا مُضِيْفَةُ الطَّائِرَةِ بِنَشَاطِهَا وَحَرَكَتِهَا الدَّائِبَةِ فَقَدَّمَتْ اِلَيْنَا اَكْوَابُ الْبُرْتُقَالِ الْمُثَلَّجِ وَبَعْدَهَا صُحُفًا وَمَجَلَّاتٍ اِنْجِلِيْزِيَةً وَفَرَنْسِيَةً لِلْمُطَالَعَةِ وَهٰكَذَا بَدَأْنَا نَنْسٰى

اِنَّا فِی الطَّائِرَةِ لَحَالَ حَوْلُ اَهْوَ اِلَهَا الْحَدِیْثُ وَلَوْلَاهٰذَا لَاَزِیْزُ لَظَنَنَّا اَنَّا نَرْکَبُ سَیَّارَةً لِاَحَدِ الْمُتْرَفِیْنَ فَالْمَقَاعِدُ مُرِیْحَةٌ وَالْمَکَانُ فَسِیْحٌ نَظِیْفٌ وَالْهَوَآءُ مَکِیْفٌ وَالاِسْتِعْدَادُ بِمَا یَحْتَاجُهُ الْمُسَافِرُوْنَ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَتَسْلِیَةٍ ظَاهِرٍ کَامِلٍ وَکَثِیْرًا مَاکَانَ یُخَیَّلُ اِلٰی اَنِّی جَالِسٌ فِی مَکْتَبٍ وَثِیْرٍ، بِجَوَارِہٖ مَصْنَعٌ ذُوْ زَئِیْرٍ وَلٰکِنْ فَجَاءَ ةً تَهْوِیْ الطَّائِرَةُ ثُمَّ تَحَلَّقَ بِفِعْلِ التَخَلْخَلِ الْهَوَآئِی۔ فَاهْتَزَّ هَتْزَازًا خَفِیْفًا فِی الْجِسْمِ وَالْفُؤَادِ وَاَتَذَکَّرُ اَنَّا فِی جَوْفِ طَیْرٍ هَائِلٍ۔ وَبَعْدَ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ وَصَلْنَا الْبَصْرَةَ وَهَبَطَتِ الطَائِرَةُ فِی مَطَارِهَا لِتَسْرِیْحٍ وَتَزَوَّدٍ وَبَدَتْ لِیَ اللَّهْجَةُ الْعِرَاقِیَةُ غَرِیْبَةٌ عَلَیَّ غَیْرَ مَفْهُوْمَةٍ لِیْ۔ مَعَ اَنَّ الْقَوْمَ عَرَبٌ مُسْلِمُوْنَ۔ فَتَخَاطَبْتُ بِالْعَرَبِیَةِ الْفُصْحٰی لِاَفْهَمَ وَاَفَهَّمَ حَمَاكَ اللّٰهُ بِلُغَةِ الْقُرآنِ وَلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ مِنْ اَقْوَی الرَّوَابِطِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَاوَدَتِ الطَّائِرَةُ الْمَسِیْرَ وَتَعَالَتْ ثُمَّ تَسَامَتْ فَصَارَ الْاِرْتِفَاعُ شَاهِقًا وَکُنْتُ اَتَطَّلِعُ اِلَی الصَّحْرَاءِ الَّتِی تَشُقُّ سَمَاءُ هَا فَلَا نُحَقِّقُ شَیْئًا وَلَانَتَبَیَّنُ مَعَالِمَ وَاِنَّمَا هِیَ خُطُوْطٌ تَبْدُوْ مِنْ بَعِیْدٍ وَهِیَ ظِلَالٌ تَلُوْحُ مُبْهَمَةٌ غَیْرُ مَحْدُوْدَةٍ وَلَقَدْ مَرَرْنَا عَلٰی بِحَارٍ وَاَنْهَارٍ فَمَا رَأَیْنَاهَا بِحَارًا وَلَا اَنْهَارًا اِنَّمَا شَاهَدْنَا هَا خُطُوْطًا زَرْقَاءَ

آسمان کی فضاء میں

جمعرات ۸ مئی ۱۹۵۲ء کی صبح کو ہم نے اپنے اہل وعیال کے دین ان کی امانت اوران کے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے قاہرہ میں ہندوستانی فضائی کمپنی ک، ل، م کا رخ اپنایا۔ یہاں ہمارے بہت سے مخلص دوست ہمیں الوداع کہنے کے واسطے اکٹھے ہو گئے۔ دس بج کر ۱۵ منٹ پر جب ہم جہاز کے اندر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو اس

بھاری بھر کم/ دیو ہیکل جہاز نے حرکت کی اس کے پروں نے حرکت کی اور اس کا شور بلند ہوا اس کے بعد اس کے تمام تر پرزوں کو پرکھنے کے لئے آہستہ سے زمین پر جہاز چلا اور اپنے لحاظ سے وہ اڑنے کے لئے تیار ہوا پھر اس نے اڑان بھری اور شور اس کا ڈبل ہو گیا اور تھوڑے سے منٹوں بعد ہی وہ فضا میں چڑھ گیا۔ اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے اور پھر وسیع خلا میں اپنے راستے پر سیدھا ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم البتہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ بڑی عظمت والی ہے وہ ذات جو ایجاد کرنے والی صورت تیار کرنے والی، نت نئی چیزوں کو وجود بخشنے والی اور بڑی مہارت سے پیدا کرنے والی ذات ہے اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا فضل ہے۔ اب ایئر ہوسٹس اپنی چستی ہوشیاری اور نہ رکنے والی حرکت کے ساتھ ہمارے سامنے آئی۔ برف والے ٹھنڈے مالٹوں کی پیالیاں ہمیں دیں ان کے بعد انگریزی فرانسیسی اخبارات اور رسائل مطالعہ کے لئے دیئے گئے اس طرح ہم یہ بات بھولنے لگے کہ ہم جہاز میں ہیں۔ جہاز کی ہولناکیوں کے بارے میں بھی لمبی بات چیت ہوئی۔ اگر جہاز کا یہ شور نہ ہوتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ ہم کسی امیر ترین پر تعیش حال آدمی کی موٹر میں سوار ہیں۔ سیٹیں آرام دہ ہیں جگہ کھلی اور صاف ستھری اور ایئر کنڈیشنر مسافروں کو کھانے پینے اور دل بہلانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو اسے ہم کو پورا کرنے کی قابلیت مکمل طور پر پائی جاتی ہو۔ کئی دفعہ مجھے خیال آتا کہ میں کسی نرم گداز دفتر میں بیٹھا ہوا ہوں جس کے پاس میں ایک شور پیدا کرنے والی فیکٹری ہے۔ لیکن اچانک جہاز نیچے کی طرف جھکتا ہوا اور پھر مخصوص فضائی حرکت کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگا جس سے میرے جسم و جان میں ہلکا سا جھٹکا لگا اور مجھے یاد آ جاتا کہ ہم ایک خوفناک پرندے کے

پیٹ میں سفر کر رہے ہیں اور ساڑھے تین گھنٹوں کے بعد ہم لوگ بصرہ پہنچے اور جہاز اپنے اڈے پر اترنے لگا تا کہ کچھ آرام کرے اور ایندھن ڈلوائے۔ عراقی لوگوں کا لہجہ میرے لئے عجیب سا اور سمجھ میں نہ آنے والا تھا۔ اس کے باوجود کہ عرب قوم مسلمان ہے۔ پس میں فصیح عربی زبان میں مخاطب ہوا تا کہ ان کو سمجھاؤں اور سمجھوں، تیری حفاظت کرے اللہ تعالیٰ قرآن کی زبان اور محمدؐ کی زبان بے شک تو مسلمانوں کے درمیان مضبوط ترین جوڑ ہے۔ جہاز نے دوبارہ چلنا شروع کیا اور بلند ہوا فضاء میں اور پھر اوپر چڑھا۔ یہاں تک بلندی کی بہت اونچی سطح پر پہنچ گیا۔ میں صحراء کی فضاء میں جھانکتا تھا کہ اس کی فضاء کو جہاز چیرتا ہوا جا رہا تھا۔ لیکن ہم کسی کو نہ پہچان سکے اور نہ واضح طور پر آثار دیکھ پائے صرف لکیر جو دور سے نظر آتی ہیں اور بادل دھندلے سے نظر آتے ہیں بغیر کسی فرق کے۔ سمندروں اور دریاؤں پر ہم گزرے لیکن ہمیں وہ سمندر اور دریا نظر نہ آئے بلکہ نیلی سی لکیریں دکھائی دیں۔

وَاَقْبَلَ الَّيْلُ فَلَفَّ الطَّائِرَةُ بِثِيَابِهِ السُّوْدِ وَكُنْتُ اَنْظُرُ مِنْ نَافِذَةِ الطَّائِرَةِ وَهِيَ تَسِيْرُ بِنَافِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَا اَرٰى فِي الْخَارِجِ اِلَّا الظَّلَامَ اِنَّنَا نَضْرِبُ كَبِدَ اللَّيْلِ الرَّهِيْبِ الْبَهِيْمِ الشَّامِلِ بِاَقْصَى سُرْعَةٍ مُمْكِنَةٍ لِاِنْهَابِ الظَّلَامِ وَلَا نَخْشَى الْاِصْطِدَام وَلَا تَصُدُّنَا خِيْفَةُ الْفَجَاَةِ فَيَالِرَوْعَةِ الْخَلْقِ وَيَالِجَلَالِ الْخَالِقِ۔

اور رات متوجہ ہوئی (آئی) تو اس نے جہاز کو اپنے سیاہ کپڑوں میں لپیٹ لیا اور میں جہاز کی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا اور وہ ہم کو رات کے پیٹ میں لیکر چل رہا تھا میں باہر سوائے اندھیرے کے کچھ نہ دیکھتا تھا۔ بے شک ہم ایک خوفناک اندھیری اور ہر طرف سے گھری ہوئی رات کو طے کر رہے تھے۔ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ جو کہ اندھیرے کو قابو میں لانے کی کوشش میں تھا اور ہم کو ٹکرا جانے کا خوف نہیں تھا۔ اور نہ

اچانک کوئی واقعہ پیش آنے کا فکر تھا۔ مخلوق کی اس شان اور بلندی کی کیا بات ہے اور خالق کائنات کا بھی مقام ہے۔

اِنّ الطَیْرَانَ نِعْمَةٌ کُبْرٰی وَقَدْ وَصَلَ اِلٰی دَرَجَةٍ مُدْهِشَةٍ مِنَ السُّرْعَةِ وَالرَّاحَةِ وَمَعَ ذَالِكَ لَایَزَالُ فِی طَوْرٍ لِّتَجْرِبَةِ وَالاِصْلَاحِ وَالتَحْسِیْنِ وَاِنَّ مُسْتَقْبِلَ الطَّیْرَانِ لَیَطْوِیْ مَعَهٗ اِسْرَارًا سَتُدْهِشُ الْعَالَمِیْنَ یَوْمَ یَجْتَازُ مَرْحَلَةَ التَحْسِنِ وَالتَّکْمَلَةُ اِلٰی مَرحَلَةِ التَمَامِ وَالْاِسْتِوَاءِ

بے شک (جہاز کی) پرواز بہت بڑی نعمت ہے اور تحقیق یہ حیرت انگیز درجہ تک تیزی کے ساتھ پہنچ چکی ہے اور آرام دینے میں بہت آگے ہے اور اس کے باوجود یہ تجربہ اصلاح اور درستگی کے مرحلے میں ہے۔ اور بے شک پرواز کا مستقبل جہان کو حیرت میں ڈال دے گا جس دن اپنے ساتھ اسرار کو لپیٹ لے گا۔ اور جس دن خوبی کا مرتبہ بڑھ جائے گا اور جس دن یہ اصلاح اور تکمیل کے آخری مرحلے کو پہنچے گا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۶) (مشق نمبر ۵۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

عَلٰی وَجْهِ الْمَاءِ (پانی کی سطح پر سفر)

۲۹ مارچ ساحل بمبئی سے جہاز ۱۱ بجے شب کو چھوٹا تھا۔ رات تو خیر جوں توں کٹ گئی صبح اٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالم آب تھا۔ جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے، بجز پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کاہے کو دیکھا تھا۔ بڑے بڑے دریا جو اب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے تھے۔ صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رکتا نہ ہے کوئی اسٹیشن آتا ہے۔ ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم دن طلوع ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے

ہیں راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ نہ کوئی خط نہ کوئی تار نہ اخبارات نہ ڈاک کے انبار نہ کسی عزیز کی خبر نہ دوست کی نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا اپنی مٹی کا گھروندا ہے۔ کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے۔ پر وہ گھر جسے لامکاں کے مکین نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے۔ ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا۔ ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے اور ادھر دل کی کشتی ہے کہ یاس وامید کی کش مکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی ابھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹے نہیں دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہوگیا اور خشکی کا نشان نہیں۔ جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی ہوا کے پرندے تک نہیں۔ ادھر پانی ادھر پانی آگے پیچھے دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی اوپر نیلا آسمان نیچے نیلا سمندر زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا ہے کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا کہ اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اس جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دی جائے جب بھی قدر الہیہ کے بحر بیکران کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ (سفرنامہ حجاز عبدالماجد دریابادی)

کَانَتْ بَاخِرَتُنَا اِنْطَلَقَتْ من سَاحِلِ/ شَاطِئُ بَمْبَایَ فِی السَّاعَةِ الْحَادِیَةِ عَشَرَةَ من ۲۹ مارس فَاتَقْرَضَ اللَّیْلُ اِنْقِرَاضًا وَلَمَّا شَاهَدْنَا فِی کُلِّ جَانِبٍ عَالَمَ الْمَاءِ لَایَتُظَرُ مُدَی النَظْرِّ سِوَی الْمَآءِ لَمْ اَکُنْ شَاهَدْتُ هٰذَا الْمَنْظَرَ فِی سِنّی / عُمْرِیْ وَکُنْتُ شَاهَدْتُ اِلَی الآن اَنْهَارًا کَبِیْرَةً لٰکِنْ لَاحَیْثِیَتَہ لَهَا بِالنِّسْبَةِ اِلَی الْبَحْرِ تَمُرُّ عَلَیْنَا الصُّبْحِ اَلّی الظَهِیْرَةِ وَمِن الظَهِیْرَةِ اِلَی الْمَسَاءِ وَمِنَ الْمَسَاءِ اِلَی الصُّبْحِ لٰکِنْ لَاتَقِفُ الْبَاخِرَةُ مَکَانًا/ مَقَامًا وَلَا

تَظْهَرُ مُحَطَّةٌ وَيُحِيْطُ بِنَا فِى كُلِّ آنٍ فَضَاءٌ وَحِيْدٌ وَفِى كُلِّ جَانِبٍ يَسْتَمِرُّ مَنْظَرٌ وَحِيْدٌ تَطَّلِعُ الْاَيَامُ وَتَغْرُبُ وَتَجِئُ اللَيَالِىْ وَتَمُرُّ ولٰكِنْ لَارِسَالَةَ وَلَا بَرْقِيَةَ وَلَا الْجَرَائِدَ وَلَا كُوَمَ الْبَرِيْدَةِ وَلَا خَبْرَ عَنْ قَرِيْبٍ وَصَدِيْقٍ وَلَاعِلْمَ لِكَيْفِيَّةِ الْاَقَارِبِ وَالْاَجَانِبِ وَمَنْزِلُنَا مَسْكَنُنَا مِنَ الْلِيْنِ يَنْقَطِعُ عَنَّا لَحْظَةً فَلَحْظَةً۔ لٰكِنْ الْمُسْكَنُ الَّذِىْ اَقَرَّهٗ مُسْتَوِى الْعَرْشِ بِيَّتَانَهٗ يَقْرُبُ فِى كُلِّ لَمْحَةٍ فَتَخَلَّفَتِ الْاَرْضَ لٰكِنْ السَّمَآءُ لَمْ تَتَخَلَّفْ۔ فَالْبَاخِرَةُ تَمَايَلَ هُنَا بِالرِّيْحِ وَالْمَآءِ وَفُلْكُ الْقَلْبِ اَيْضًا فِى نِزَاعِ بَيْنَ الْيَأْسِ وَالرَّجَاءِ تَغْرُقُ حَالاً/ اَنِفًا وَ تَخْرُجُ آنًا (وَلَافَعَلَ اللّٰهُ اَنْ تَغْرقَ) مَامَضَتْ سَاعَةٌ وَلَا سَاعَتَانِ وَمَا مَضٰى يَوْمٌ وَلَايَوْمَانِ بَلْ اُسْبُوْعٌ وَاحِدًا كَامِلاً وَلَا اَثْرَ لِلْيُبُوْسَةِ فِى مَكَانٍ مَّا۔ وَلَاتُشَاهَدُ وُحُوْشُ الْغَابَاتِ وَلَاسَوَائِمُ الْبَسَاتِيْنِ وَالصَّحَارٰى بَلْ لَاتُوْجَدُ طُيُوْرُ الْهَوْآءِ اَيْضاً اَلْمَاءُ نَا و هُنَاك وَاَمَا مَنَا وَخَلْفَنَا وَعَنْ يَمِيْنِنَا وَيَسَارِنَا فَفِىْ كُلِّ جِهَةٍ مَآءٌ فَفَوْقَنَا السَّمَآءُ الزَّرْقَآءُ وَتَحْتَنَا الْبَحْرُ الْاَزْرَقُ فَشَعُرْنَا الآنَ بِعِجْزِ الْاَرْضِ فَالْبَحْرُ الّذِى تَتَعَبُ الْاَبْصَارُ بُمُشَاهَدَتِهٖ وَالَّذِىْ يُنْظَرُ لَايَنْقِطُعُ اَبَدًا فَهُوَ اَحَدٌ مِنْ بِحَارِ الْعَالَمِ الْخَمْسَةِ الْكَبِيْرَةِ فَقُلْت فِى قَلْبِىْ / نَفْسِى هٰذَا هُوَ الْبَحْرُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰه تَعَالىٰ فِيْهِ، قُلْ لَوْكَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّى لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۵۷) (مشق نمبر ۵۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلدَّفِيْنُ الصَّغِيْرُ۔ (کم سن میت)

اَلْآنَ نَفَضْتُ يَدَيَّ مِنْ تُرَابِ قَبْرِكَ يَابُنَيَّ وَعُدْتُ اِلٰى مَنْزِلِيْ كَمَا يَعُوْدُ الْقَائِدُ الْمُنْكَسِرُ مِنْ سَاحَةِ الْحَرْبِ۔ لَااَمْلِكُ اِلَّا دَمْعَةً لَا اَسْتَطِيْعُ اِرْسَالَهَا وَزَفْرَةً لَا اَسْتَطِيْعُ تَصْعِيْدَهَا۔ رَأَيْتُكَ يَابُنَيَّ فِيْ فِرَاشِكَ عَلِيْلًا فَجَزَعْتُ ثُمَّ خِفْتُ عَلَيْكَ الْمَوْتَ فَفَزِعْتُ وَكَاَنَّمَا كَانَ يَخِيْلُ اِلٰى اَنْ اَمُوْتَ۔ فَاسْتَشَرْتُ الطَّبِيْبَ فِيْ اَمْرِكَ فَكَتَبَ لِيَ الدَّوَاءَ وَوَعَدَنِيْ بِالشِّفَآءِ فَجَلَسْتُ بِجَانِبِكَ اَصُبُّ فِيْ فَمِكَ۔ ذَالِكَ السَّائِلُ الْاَصْفَرُ قَطْرَةً قَطْرَةً وَالْقَدْرُ يَنْزَعُ مِنْ جَنْبِكَ الْحَيَاةَ قَطْعَةً قَطْعَةً۔ حَتّٰى نَظَرْتُ فَاِذَا اَنْتَ بَيْنَ يَدَيَّ جُثَّةً بَارِدَةً لَاحَرَاكَ بِهَا۔ وَاِذَا قَارُوْرَةُ الدَّوَاءِ لَاتَزَالُ فِيْ يَدِيْ فَعَلِمْتُ اَنِّيْ قَدْ ثَكِلْتُكَ وَاِنَّ الْاَمْرَ اَمْرُ الْقَضَا لَا اَمْرَ الدَّوَاءِ۔

ابھی میں نے اپنے ہاتھوں کو تیری قبر کی مٹی سے جھاڑا ہے اے میرے بیٹے اور میں اپنے گھر کی جانب واپس ہوا ہوں جیسا کہ واپس ہوتا ہے۔ ٹوٹے ہوئے دل والا سپہ سالار جنگ کے میدان سے میں اب سوائے ایک قطرہ آنسو کے کسی چیز کی طاقت نہیں میں اس کو بہانے کی طاقت بھی نہیں رکھتا اور ایک لمبی آہ کی نہیں طاقت رکھتا میں سوائے اس کے بھرنے کے میں نے تجھے دیکھا اے میرے بیٹے تیرے بستر پر تجھ کو بالکل کمزور بیمار تو پس میں نے بے چینی کا مظاہرہ کیا۔ پھر میں نے تیری موت کی فکر کی تو پس میں پریشان (سہم) ہوگیا اور گویا کہ یوں خیال ہوا کہ اس بیماری سے موت واقع ہوگی۔ تیری مرض کے بارے ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو اس نے مجھ کو دوائی لکھ کر دی اور مجھ سے شفاء کا

وعدہ کیا پس میں تیری ایک جانب بیٹھ گیا اور تیرے منہ میں وہ بہنے والی سیال زرد رنگ کی دوائی قطرہ قطرہ کرکے ڈالنے لگا اور تقدیر تیری زندگی کے پہلو میں پہنچی اور جو میرے ہاتھوں میں ایک ٹھنڈے لاشہ کی مانند ہے جس میں کوئی حرکت نہیں اور جبکہ دوائی کی شیشی ابھی جوں کی توں میرے ہاتھ میں تھی۔ پس میں سمجھ گیا میں تجھ کو گم کر چکا ہوں اور بے شک حکم حکم قضا کا ہے نہ کہ دوا کا حکم ہے۔

بَكَى الْبَاكُوْنَ وَالْبَاكِيَاتُ عَلَيْكَ مَاشَاؤُا وَتَفَجَّعُوْا حتّٰی اِسْتَنفَدُوْا مَاءَ شُئُوْنِهِمْ وَضَعُفَتْ قُوَاهُمْ عَنْ اِحْتِمَالِ اَكْثَرِ مِمَّا احْتَمَلُوْا لَجَاؤُا اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ فَسَكَنُوْا اِلَيْهَا وَلَمْ يَبْقَ سَاهِرًا فِى ظُلْمَةِ هٰذَا اللَّيْلِ وَسُكُوْنُهٗ غَيْرَ عَيْنَيْنِ قَرِيْحَتَيْنِ، عَيْنُ اَبِيْكَ الثَّاكِلَ السَّكِيْنِ وَعَيْنُ اُخْرٰى اَنْتَ تَعْلَمُهَا؟

روئے رونے والے اور رونے والیاں تجھ پر جتنا انہوں نے چاہا اور دکھ وغم کا اظہار کیا یہاں تک کہ ان کی آنکھوں کے آنسو کا پانی ختم ہوگیا ہے اور ان کے قویٰ کمزور ہو گئے اس سے زیادہ بوجھ اٹھانے سے کہ جو انہوں نے اٹھایا تو البتہ آئے وہ اپنی آرام گاہوں کی طرف پس انہوں نے وہاں سکون کیا اور کوئی نہیں باقی رہا جاگنے والا اس رات کی تاریکی میں اور اس کے سکون میں دو زخمی آنکھوں والا ایک بیٹا گم کیے ہوئے بیچارے تیرے والد کی آنکھ اور دوسری وہ آنکھ جو تجھے معلوم ہی ہے۔

دَفَنْتُكَ الْيَوْمَ يَابُنَيَّ! وَدَفَنْتُ اَخَاكَ مِنْ قَبْلِكَ وَدَفَنْتُ مِنْ قَبْلِكُمَا اَخَوِيْكُمَا، فَاَنَا فِى كُلِّ يَوْمٍ اَسْتَقْبِلُ زَائِرًا جَدِيْدًا وَاُوَدِّعُ ضَيْفًا رَاحِلاً فَيَا لِلّٰهِ لِقَلْبٍ قَدْ لاَ قٰى فَوْقَ مَاتُلاَقِى الْقُلُوْبُ وَاَحْمِلُ فَوْقَ مَاتَحْمِلُ مِنْ فَوَادِ الْخُطُوْبِ۔ لَقَدْ افْتَلَذَ كُلٌّ مِنكُمْ يَابُنَيَّ مِنْ كَبِدِىْ فَلَذة، فَاَصْبَحَتْ هٰذِهِ الْكَبِدُ الْخَرْقَاءُ مُزَقًا مُبَعْثَرَةً فِى زَوَايَا الْقُبُوْرِ وَلَمْ يَبْقِ لِىْ مِنْهَا اِلاَّ ذِمَاءٌ قَلِيْلٌ لاَاَحْسِبُهٗ بَاقِيًا عَلَى الدَّهْرِ وَلاَ اَحْسِبُ الدَّهْرَ تَارِكَهٗ دُوْنَ اَنْ يَذْهَبَ بِهٖ كَمَا

ذَهَبَ بِاَخْوَانِهٖ مِنْ قَبْلُ۔

آج کے دن تجھ کو میں نے دفن کیا اے میرے بیٹے اور تجھ سے قبل تیرے بھائی کو دفن کیا اور تم دونوں بھائیوں سے قبل تمہارے ایک اور بھائی کو دفن کیا پس میں ہر دن ایک نئے مہمان کا استقبال کرتا ہوں اور الوداع کرتا ہوں کوچ کرنے والے مہمان کو پس ہائے اس دل کی بربادی جس نے تمام دلوں سے بڑھ کر ملاقات کی اور میں برداشت کرتا ہوں کہ اس چیز سے بڑھ کر جو جان لیوا حوادث ہیں۔ البتہ تحقیق اے میرے بیٹے تم میں سے ہر ایک نے میرے جگر کا ایک ایک ٹکڑا لے لیا ہے۔ پس اب یہ جگر جو کہ چھلنی ہو گیا ہے اس کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں قبروں کے کونوں میں اور اب میرے پاس کوئی چیز نہیں بچی مگر بالکل تھوڑا سا حصہ میں اس کے بارے گمان نہیں رکھتا کہ وہ زمانہ بھر رہے گا اور میں زمانے کو اس کا چھوڑنے والا گمان نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس کو لے جائے تا کہ تیرے بھائی اس سے قبل چلے گئے۔

لِمَاذَا ذهَبْتُمْ يَا بُنَيَّ بَعْدَ مَا جِئْتُمْ وَلِمَاذَا جِئْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنَّكُمْ لَاتُقِيْمُوْنَ لَوْلَا مَجِيْئُكُمْ مَاسَفْتُ عَلَى خُلُوِّيَدَيّ مِنْكُمْ۔ لِاَنَّنِيْ مَا تَعَوَّدْتُ اَنْ تَمْتَدَ عَيْنِي اِلٰى مَالَيْسَ فِي يَدِيْ، وَلَوْاَنَّكُمْ اَلْكُمْ بَقَيْتُمْ مَاجِئْتُمْ مَا تَجَرَّعْتُ هٰذِهِ الْكَأْسَ الْمَرِيْرَةَ فِي سَبِيْلِكُمْ۔ (النظرات للمنفلوطی)

کس لئے تم جانے ہوا ے میرے بیٹو بعد اس کے کہ تم آئے اور کس لئے آئے تم ان کو تم جانتے تھے بے شک تم نہیں رہو گے۔ اگر نہ ہوتا تمہارا آنا تو میں اپنے ہاتھ پر تمہارے جانے پر افسوس نہ کرتا۔ اس لئے بے شک میں نے نہیں عادت ڈالی اس بات کی کہ میری آنکھ للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھے اس چیز کی طرف کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اور اگر تم آ کر باقی رہتے تو میں یہ پیالہ نہ پیتا نہ جو کہ جدائی کا کڑوا پیالہ ہے تمہارے راستے میں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۸) (مشق نمبر ۸۵)

(رِثَاءُ الْاُسْتَاذِ الْعَلَّامَةِ السَّیِّدِ سُلَیْمَانَ النَّدْوِیِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ)

آہ! ۲۲ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ علیہ اللہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے اس جہاں فانی کو الوداع کہا۔ یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے واپسی ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہوگیا۔ مگر مشیت الٰہی پوری ہوکر رہی اور بالآخر یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحا نفس نے بھی جان جان آفریں کے سپرد کردی جو عمر بھر اپنی زبان اور قلم سے مردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا وہ شمع خاموش ہوگئی جو نصف صدی تک علم وفن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی پیغام محمدی کا وہ شارح وترجمان اٹھ گیا جس نے اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار وحکم بے نقاب کئے۔

وَاَسَفَا فِی اللَّیْلَةِ الثَانِیَةِ وَالعِشْرِیْنَ مِنْ نُوْفِمْبَرَ وَقَعَ خَبَرُ مُحَطَّةَ الاِذَاعَةِ لِکَرَاتَشِیْ وَقَعَتْ الصَّاعِقَةُ بِاَنَّ الْاُسْتَاذَ الْعَلَّامَةَ السَّیِّدَ سُلَیْمَانَ النَدْوِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدِ ارْتَحَلَ عَنَ الْعَالَمِ الْفَانِیْ فِی السَاعَةِ السَّابِعَةِ وَنِصْفِ مِنْ اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ وَالْعِشْرِیْنَ فَدُهِشَ الْمُتَشَبِّثُوْن بِذَیْلِهٖ بُرْهَةً مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُفَاجِی الْمُذْهِلِ لَایَعْلَمُوْنَ مَاذَاحَدَثَ لٰکِن تَمَّتْ مَشِیَّةُ اللّٰهِ فَاَیْقَنَّا آخِرَ الْاَمْرِ بِاَنَّ قَدْمَاتَ طَبِیْبُ النُفُوسِ الَّذِی لَایَزَالُ یُلْقِی الرُّوحَ فِیِ النُفُوْسِ الْمَیْتَةِ بِلِسَانِهٖ وَقَلَمِهٖ طِیْلَةَ الْحَیَاةِ وَانْطَفَأَ الشَمْعُ الَّذِیْ دَامَ یَصُبُّ الضِّیَاءُ عَلٰی کُلِّ حَفْلَةٍ مِنْ حَفَلَاتِ الْعِلْمِ وَالْفَنِّ مُنْذ نِصْفِ قَرْنٍ اِرْتَفَعَ شَارِحُ الرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَتَرْجُمَانُهُ الَّذِیْ کَشَفَ النِّقَابِ عَنْ اَسْرَارِهَا۔

اس نے علم وادب کی ہر شاخ اور موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی عمر

عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستانِ نبویؐ کی خدمت گزاری میں بسر ہوا اس کا سب سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے۔ جو سوانح نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ وعطر ہے۔ دار المصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہوگیا اور رحمتہ اللعالمین کا مداح وسیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور حاضر ہوگیا۔

وَ حِكْمَهَا بِبَصِيْرَتِهِ الدِّيْنِيَةِ۔ كَتَبَ الآفَ صَفْحَةٍ فِي كُلِّ فَرْعٍ وَّ مَوْضُوْعٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لٰكِنْ بَذَلَ اَكْثَرَ حيَاتِهِ الْكَرِيْمَةِ وَاَحْسَنَهَا فِي خِدْمَةِ عَتَبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الَّتِيْ هِيَ مآثِرِهِ الْعِلْمِيَّةِ وَالدِّيْنِيةِ۔ هِيَ تَالِيْفُ سِيْرَةِ خَاتَمِ النَّبِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ الَّتِيْ هِيَ جَوَهَرُ الرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِيَةِ وَلُبُّهَا بِجَانِبِ الْوَقَائِعِ النَبُوِيَّةِ كَانَ بَدْأُحَيَاتِهِ التَصْنِيفِيَّةِ بِهٰذَا الْعَمَلِ الْمُبَارِكِ فِي دَارِ الْمُصَنِّفِيْنَ وَتُوُفِّيَ اِذَا كَانَ الْمُجَّلَدُ السَّابِعُ تَحْتَ التَّصْنِيْف فَحَضَرَ مَدَّاحُ رَحْمَةَ اللْعَالَمِينَ وَكَاتِبُ سِيْرَتِهِ بِجَنَابِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ بِهٰذِهِ التُّحْفَةِ

بار آلہا! تیرے دین متین کا خادم تیرے پیغام کا شارح ومبلغ تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ وسیرت نگار تیرے حضور حاضر ہے اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے اس کو شہداء وصدیقین کا درجہ عطا فرما اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور ومنور اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَادِمَ دِيْنِكَ الْمَتِيْنِ وَشَارِحَ رِسَالَتِكَ وَمُبَلِّغِهَا وَفَلْذَةَ كَبد نَبِيِّكَ الْحَبِيْبِ وَكَاتِبُ سِيْرَتِهِ حَاضِرٌ اَمَامَكَ فَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِكَ بِجَاهِهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الشُهُدَآءِ والصِّدِّيْقِيْنَ وَامْلَاءَ قَبْرَهٗ وَنَوِّرْهُ بِاَنْوَارِ رَحْمَتِكَ وَعَطِّرْهُ بِاَزْهَارِ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ فَوَادِعًا۔

اے خدا کے مقبول بندے الوداع۔ اے استاذ شفیق الوداع۔

اَیُّهَا الْعَبْدُ الْبَارُّ فِی اَمَانِ اللّٰهِ اَیُّهَا الْاُسْتَاذُ الشَّفِیْقُ الْوِادُع۔

(مولانا شاہ معین الدین معارف ۱۹۵۳)

اَلتَّمْرِیْنُ (۵۹) (مشق نمبر ۵۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

اَلْاِمَامَانِ الشَّهِیْدَانِ (۱) دو شہید امام

هٰذَا وَقَدْ عَرَفْتَ عَلَی وَجْهِ الْاَجْمَالِ اَنَّ کُلَّ مَا ظَهَرَ مِنْ اَمَارَاتِ التَّجْدِیْدِ وَالْاِصْلَاحِ وَتبَاشِیْرِ الْیُقْظَةِ وَالنَّهْضَةِ الدِّیْنِیَةِ فِی الْهِنْدِ یَرْجِعُ الْفَضَلُ فِیْهِ اِلَی الْاِمَامِ وَلِی اللّٰهِ الدِهْلَوِی وَاَنْجَالَهٗ النُجَبَاءُ و تَلَامِیْذُه الْکِرَامُ، وَقَدْ فَاتَنَا اَنْ نُشِیْرَ اِلٰی اَنَّ مَسَاعِيِ الْاَمَامِ وَلِی اللّٰهِ وَجُهُوْدَهٗ الْمَشْکُوْرَةَ قَلْبَقِیَتْ مُنْحَصِرَةً فِی تَنْقِیْحِ الْاَفْکَارِ وَانْتِقَادِ الآرَاءِ وَتَمْهِیْدِ السَّبِیْلِ وَتَذلِیْلِ الْعَقَبَاتِ لِلْحَرْکَةِ الشَامِلَةِ لِاقَامَةِ الدِّیْنِ وَتَنْفِیْذِ مَشْرُوْعِ التَجْدِیْدِ الدِّیْنِیّ فِی جَمِیْعِ نوَاحِی الْحَیَاةِ الْبَشرِیَّةِ وَلَمْ یَتَمَکَّنْ بِنفْسِهٖ مِنَ الشُّرُوْعِ فِی تِلْکَ الدَعْوَةِالشَّامِلَةِ وَالْحَرْکَةِ الْحَظِیْرَةِ وَلٰکِنْ مِمّالَا مَجَالَ فِیْهِ لِلرَّیْبِ اَنَّ مُؤلَّفَاتِ الْاِمَامِ وَلِیِ اللّٰهِ وَمَسَاعِیه الْمَیْمُوْنَةَ قَدْهیَّاتِ الْقُلُوْبَ لِقبُوْلِ الدَعْوَةِ، وَالنُّفُوْسَ لِلبَذَلِ وَالتَضْحِیَةِ، وَالْعُقُوْلَ لِلتحَرُّرِ مِنْ رِبْقَةِ الْجُمُوْدِ وَالتَّقْلِیْدِ الْاَعْمٰی۔

یہ بات آپ تحقیق اُجمالا جان چکے ہیں کہ یہ جو کچھ ظاہر ہوا تجدید و اصلاح اور بیداری کا شعور اور دینی ترقی کے آثار ہندوستان میں تو یہ تمام تر مہربانی امام ولی اللہ دھلوی کی طرف لوٹتی ہیں۔ اور اس لائق بیٹوں اور معزز شاگردوں کے کردار کی طرف۔ لیکن یہ

بات ہم سے رہ گئی کہ ہم اس بات کی طرف اشارہ کریں۔ کہ امام ولی اللہ کی مساعی جمیلہ اور جہود مشکورہ تحقیق وہ منحصر ہیں افکار کی تفتیش آراء کی تنقید دین کی ہمہ گیر راہ کو ہموار کرنے اور اس کی مشکلات پر قابو پانے اور انسانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں تجدید دین کا منصوبہ نافذ کرنے اور خود اس ہمہ گیر اور عالی شان دعوت کو شروع نہ کر سکے اور لیکن اس حقیقت میں شک کی گنجائش نہیں بے شک امام ولی اللہ کی تالیفات اور مبارک کوششوں نے دلوں کو دعوت قبول کرنے کیلئے تیار کر دیا اور نفوس کو خرچ کرنے اور قربانی دینے اور عقلوں کو اندھی تقلید اور جمود کے طوق سے آزادی کے لئے تیار کیا۔

وَكَانَ مِنْ اَثَرِ كُلِّ ذَالِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَمْضَ عَلٰى وَفَاتِهٖ زَمَنٌ طَوِيْلٌ حَتّٰى بَلَغَ مِنْ بَيْنِ اَحْفَادِهٖ وَتَلَامِيْذِ اَبْنَائِهٖ مَنْ قَامَ بِدَعْوَةِ الْاِسْلَامِ الشَّامِلَةِ وَسَعٰى سَعْيَهٗ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَتَنْفِيْذِ الشَّرِيْعَةِ الْاِلٰهِيَةِ فِى الْاَرْضِ وَجَاهَدَ فِى ذٰلِكَ جِهَادًا مَبْرُوْرًا۔ اُرِيْدَ بِهَا تِلْكَ الْحَرْكَةُ الْعَظِيْمَةُ الشَامِلَةُ الْعَامَةُ وَالدَّعْوَةُ الدِيْنِيَةُ الْجَامِعَةُ الْخَالِصَةُ الَّتِى حَمَلَ لِوَاءَ هَا وَاضْطَلَعَ بِأَعْبَائِهَا الْاِمَامَانِ الشَهِيْدَانِ وَالْكَوْكَبَانِ النَّيْرَانِ۔ السَّيدُ اَحْمَدُ ابْنُ عَرِفَانِ وَالشَيْخُ اِسْمَاعِيْلُ بْنَ عَبْدِ الْغَنِى بِنْ وَلِى اللّٰهِ فِى النِصْفِ الْاَوَّلِ مِنْ الْقَرْنِ الثَالِثِ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ النَبْوِيَّةِ وَلَعُمرِ الْحَقِّ اَنَّ دَوْحَةَ الْاَصْلاحِ وَالتَّجْدِيْدِ الَّتِى غَرَسَهَا الْمُجَدِّدُ السَرْهِنْدِى بِيَدِهٖ وَسَقَاهَا الْاَمَامُ وَلِىُّ اللّٰهِ بِعِلْمِهٖ وَفِكْرَتِهٖ النَاضِحَةِ مَا اَثْمَرَتْ وَاتَتْ اُكُلَهَا اِلَّا بِالْخُطَوَاتِ الْعَمَلِيَةِ الْجَبارَةِ الَّتِى رَسَمَهَا الْاِمَامَانِ الشَهِيْدَانِ لِلْبَذْلِ وَالتَضْحِيَةِ وَبِمَسَاعِى اَصْحَابِهِمَا الْمُتَوَاصِلَةِ الْمُتَتَابِعَةِ الَّتِى بَذَلُوْهَا فِى هٰذِهٖ السَّبِيْلِ وَبِالْدَمَاءِ الزَكِيَّةِ الطَاهِرَةِ الَّتِى اَرَاقُوْهَا فِى سَهُوْلِ الْهِنْدِ وَجَبَا لَهَا تَبْيِيْنًا لِمَعَالِمِ الْاِسْلَامِ وَاَحْيَاءِ لِنَظْمِهٖ الشَامِلَةِ وَدِفَاعًا عَنْ حَظِيْرَةِ الْمِلَّةِ الْحَنِيْفِيَّةِ الْبَيْضَاءِ۔

(تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ فی الھند للاستاذ مسعود الندویؒ)

یہ تمام ان ہی کا اثر تھا کہ ان کی وفات کو کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اپنے بیٹوں اور لائق شاگردوں میں سے بعض نے اسلام کی ہمہ گیر دعوت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کی اور زمین میں شریعت الٰہیہ کے نفاذ کی کوشش کی اور اس کے لیے مبارک جہاد کیا اس سے مراد وہ عظیم تحریک ہے جو کہ ہر پہلو کو شامل تھی اور جو کہ جامع خالص دینی دعوت ہے اس کا جھنڈا اٹھایا اور اس کے دامن سے دو امام شہید اور دو روشن ستارے ظاہر ہوئے۔ یعنی سید احمد بن عرفان اور شیخ اسماعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ ہجرت نبویہ کی تیرھویں صدی کے نصف اول کے زمانے میں بخدا بے شک اصلاح کا بیڑا اور تجدید کا شجر ثمر بار جس کو مجدد سرہندی نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس کو پانی دیا امام شاہ ولی اللہ نے اپنے علم سے اور اپنی پختہ فکر سے جس نے بارآور کر دیا اور اس کا پھل آیا مگر جن کی عملی اور انتھک اقدامات کوشش سے پھلا پھولا اس کا نام دو شہید اماموں نے مال خرچ کرنے اور قربانی دینے اور اپنے ساتھیوں کی لگاتار کوششوں کے طفیل پھلا پھولا۔ جو انہوں نے اس راستے میں خرچ کیں ان کے پاکیزہ خونوں کی بدولت جوان حضرات نے سرزمین ہندوستان کے میدانی اور اس کے پہاڑوں والے علاقوں میں بہایا اسلام کے شعائر اور اس کے ہمہ گیر نظام کو زندہ رکھنے اور روشن ملت اسلامیہ کے قلعہ کے دفاع کے لئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۰) (مشق نمبر ۶۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

اَلْاَمَامَانِ الشَّهِیْدَانِ دو شہید امام (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی۔ اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم

سے توحید وسنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات ومشرکانہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ مختصر یوں سمجھیے کہ آج اس برصغیر ہندو پاکستان میں ایمان وعمل کی جو بری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم وعمل کا پرتو۔

یَكْفِیْ لِتَعَارُفِ هٰذِهِ الْمُمَارَسَةِ لِتَجْدِیْدِ وَالْجِهَادِ بِاَنَّهَا كَانَتْ اَوَّلُ مُمَارَسَةٍ اِسْلَامِیَةٍ اُبْتُدِأَتْ نَظْرًا اِلٰی وِجْهَةِ النَّظْرِ الْاُسْلَامِیَةِ الصَّحِیْحَةِ وَاسْتَقَامَتْ قَائِمَةً عَلٰی مَقْصُوْدِهَا حَتّٰی الْغَایَةِ۔ وَعَلَتْ كَلِمَةُ التَوْحِیْدِ وَالسُّنَّةِ بِمَیْمُوْنَتِهَا وَهِمَمِ قَادَتِهَا۔ وَلَیْس الْمَقَامُ هٰهُنَا لِتَفْصِیْلِ اِسْتِیْصَالِ الْبِدْعَاتِ وَالرُّسُوْمِ الشِّرْكِ۔ اِعْلَمُوْا بِالْاُخْتِصَارِ الْیُوْمَ فِی شِبْهِ الْقَارَةِ الْهُنْدَ وَالْبَاكِسْتَان مَایُوْجَدُ مَهْمَا عَنِ الْاِیْمَانِ وَالْعَمَلِ هُوَ بِفَیْضِ رِجَالِ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ وَضَوْءَ شَمْسِ عِلْمِهِمْ وَعَمَلِهِمْ۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالاکوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہوگئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء سے لیکر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔ (مولانا مسعود عالم ندوی)

هٰذَا الْفِكْرُ لَیْسَ بِصَحِیْحٍ اَنَّ بَعْدَ مَشْهَدِ بَالَاكَوت اِنْتَهَتْ هٰذِهِ الْحَرْكَةُ وَالْاٰن لَیْسَ هٰذِه الْحَقِیْقَةُ خَفِیَةً اَنَّ شَهَادَةَ السَیِّدِ یعنی سَنَةَ سِتَّ وَّاَرْبَعِیْنَ وَمِاَتَیْنِ وَالْفِ الْهِجْرِیَةِ الْمُطَابَقَةُ لِسَنَةِ اِحْدٰی وثَلَاثِیْنَ وَثَمَان مِئَةٍ وَالْفِ مِیْلَادِیَّةِ اِلٰی ابْتِدَاءِ الْقَرْنِ الْعِشْرِیْنَ وَمَا زَالُوْا یَجِلُّوْنَ مَعَ اِسْتِبْدَادِ شُرْطَةِ الْبَرِیْطَانِیَةِ وَجَیْشِهَا۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦١) (مشق نمبر ٦١)

اردو میں ترجمہ کریں۔

رِسَالَةُ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ

(اسلامی دنیا کا پیغام)

لَايَنْهَضُ الْعَالَمُ الْاِسْلَامِيُّ اِلابِرَسَالَتِهِ الَّتِي وَكُلّها اِلَيْهِ مُؤَسِّسَةُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاِيْمَانُ بِهَا وَالْاِسْتِمَاتَةُ فِي سَبِيْلِهَا وَهِيَ رِسَالَةٌ قَوِيَّةٌ وَاضِحَةٌ مَشْرِقَةٌ لَمْ يَعْرِفِ الْعَالَمُ رِسَالَةً اَعْدَلُ مِنْهَا وَلَا اَفْضَلَ وَلَا اَيْمَنَ لِلْبَشْرِيَةِ مِنْهَا۔

اسلامی دنیا کو اس کے سردار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پیغام سونپ کر گئے ہیں اس پر ایمان لا کر اور اس کے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کر کے ہی یہ دنیا ترقی کر سکتی ہے یہ پیغام ایسا طاقتور واضح اور روشن ہے کہ دنیا نے اس جیسا کوئی زیادہ عدل و انصاف والا پیغام نہیں پہچانا اور افضل اور برکت والا انسانی تقاضوں کے لئے کوئی پیغام نہیں پایا۔

وَهِيَ نَفْسُ الرِّسَالَةِ الَّتِي حَمَلَهَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي فُتُوْحِهِمُ الْاُوْلٰى وَالَّتِي لَخَصَّهَا اَحَدُرُسُلِهِمْ فِي مَجْلِسِ يَزْدِ جَرْدٍ مَلِكِ اِيْرَانَ بِقَوْلِهِ اِبْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادُ اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ وَمِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا اِلٰى سِعَتِهَا وَمِن جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰى عَدْلِ الْاِسْلَامِ، رِسَالَةٌ لَا تَحْتَاجُ اِلٰى تَغْيِيْرِ كَلِمَةٍ وَزِيَادَةِ حَرْفٍ فَهِيَ مُنْطَبِقَةٌ تَمَامَ الْاِنْطِبَاقِ، عَلَى الْقَرْنِ الْعِشْرِيْنَ اِنْطَبَاقُهَا عَلَى الْقَرْنِ السَّادِسِ الْمَسِيْحِي، كَاَنَّ الزَمَانَ قَدِاسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ جَزِيرَتِهِمْ لِاِنْقَادِ الْعَالَمِ مِنْ بَرَاثِنِ الْوَثْنِيَةِ

وَالْجَاهِلِيَةِ۔

اور یہی وہ اصل پیغام ہے کہ کرجس کے مسلمان قوم اپنی ابتدائی فتوحات میں حامل رہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کا خلاصہ ان کے قاصدوں میں سے ایک قاصد نے ایران کے بادشاہ یزدجرد کی مجلس میں بیان کیا۔ بقول اس کے کہ اللہ نے ہم لوگوں کو اس لیے مبعوث کیا کہ ہم اس شخص کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائیں جو کہ ایک ہے اور دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعت کی طرف لائیں اور اس دنیا کے نظام ظلم سے نکال کر اسلام کے نظام عدل کی طرف لائیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو کہ کسی کلمے کے برابر بھی تبدیلی کا محتاج نہیں اور نہ ہی ایک حرف کی زیادتی کا محتاج ہے۔ اور وہ پوری طرح بیسویں صدی پر جاری ہے جس طرح کہ وہ چھٹی صدی میں جاری ہوا۔ گویا کہ زمانہ پھر پھرا کر اس دن کی ہیئت پر آ گیا ہے جس دن مسلمان اپنے جزیرے سے نکلے تھے۔ دنیا کو بتوں کی پوجا اور جاہلیت کے شکنجوں سے نکالنے اور بچانے کے لئے۔

فَلَايَزَالُ النَّاسُ الْيَوْمَ عَاكِفِيْنَ عَلَى اَصْنَامٍ لَهُمْ مِنْ اَوْثَانٍ مَنْحُوتَةٍ وَمَنْجُوْرَةٍ وَمَعْبُوْرَةٍ وَمَنْصُوْبَةٍ۔ وَلَا تَزَالُ عِبَادَةُ اللّٰهِ وَحَدَهُ مَغْلُوبَةٌ غُرِيْبَةٌ، وَلَاتَزَالَ الْفِتْنَةُ قَائِمةً عَلٰى قَدَمٍ وَسَاقٍ وَلَا يَزُالُ اِلٰهُ الْهَوٰى يُعْبَدُ، وَلَا يَزَالَ الْاَحْبَارُ وَالرُّهْبَانُ وَالْمُلُوْكُ وَالسَلَاطِيْنُ وَاَصْحَابُ الْقُوَّةِ وَالثَرْوَةِ وَالزُعَمَاءِ وَالْاَحْزَابِ السَّيَاسِيَةِ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تُقَرِّبُ لَهَا الْقَرَابِيْنَ وَيُنْصَبَ لَهَا الْجَبِيْنُ۔

لیکن آج بھی ہمیشہ کی طرح بتوں پر جمے بیٹھے ہیں جو کہ بعض تراشے ہوئے ار چھیلے کترے ہوئے اور دفن کیے ہوئے اور بعض گاڑھے ہوئے ہیں اور اللہ کی عبادت تنہا مغلوب اور اجنبی رہی اور انسانیت کے پاؤں، پنڈلیوں سمیت ہمیشہ سے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور خواہش کے معبود کی ہمیشہ سے عبادت کی جا رہی ہے اور ہمیشہ سے اللہ کے مقابلے میں دنیا پرست علما، راہب، ملوک و سلاطین اور طاقت اور دولت والے بڑے لیڈر

اور سیاسی جماعتیں مجازی خدا بنتے چلے آ رہے ہیں۔

نَعَمْ وَهُنَاكَ اَدْيَانٌ بِغَيْرِ اِسْمِ الْاَدْيَانِ لَاتَقِلُّ فِى نُفُوْذِهَا وَسُلْطَانِهَا وَلَاتَقِلُّ فِى جَوْرِهَا وَعَدَاوَتِهَا وَعَبْثِهَا بِعُقُوْلِ اُتْبَاعِهَا وَفِى عَجَائِبِهَا۔ عَنِ الْاَدْيَانِ الْقَدِيْمَةِ وَهِيَ النُّظُمُ السِّيَاسَةُ وَالنَّظْرِيَاتُ الْاِقْتِصَادِيَةُ الّتِى يُؤْمِنُ بِهَا النَاسُ كَدِيْنٍ وَرِسَالَةٍ كَالْجِنْسِيَةِ وَالْوَطْنِيَةِ وَالدِيْمقْرَاطِيَةِ وَالْاِشْتِرَاكِيَةِ والدَكْتَا تورِيَةِ وَا وَالشُيُوعِيَةِ وَهِي اَقَلُّ مُسَامَحَةً لِمَنْ لَايَدِيْنَ وَاَشَدُّ قَسْوَةً عَلٰى مَنَافِسِيْهَا وَاَضَيْقَ عَطْفًا مِن الْاَدْيَانِ الْجَاهِلِيَةِ، والْاِضْطِهَادُ السَيَاسِى الْيُوْمِ اَفْظَع مِنْ الْاِضْطِهَادِ الدِّيْنِيّ فِى الْقُرُونِ الْمُظْلِمَةِ، فَاِذَا تَغَلَّبَ حِزْبٌ مِنْ الْاَحْزَابِ الْوَطْنِيَةِ اَوْسَادٌ مَبْدأً مِنَ الْمَبَادِى السِّيَاسِيَةِ وَانْتَصَرَ فَرِيْقٌ عَلٰى فَرِيْقٍ فِى الْاِنْتِخَابِ سَدَّ فِى وَجْهِ مَنَافِسِهِ الْاَبْوَابِ، وَعَذَّبَهُ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَمَا حَرب اَسْبَانِيَا الْاَهْلِيَةَ الَّتِى دَامَتْ مُدَّة طَوِيْلَة، وَسَفكَتْ فِيْهَا دِمَاءً غَزِيْرَةٌ وَمَا حَرْبُ الصِّيْنِ الْقَائِمَةُ بيْنَ الْجمهُورِ يِيْن وَالشُيُوعِيْن مِنْ اَهْلِ الصِّيْنِ الْانتِيجَةِ اِخْتَلَافٍ فِى الْعَقِيْدَةِ السَيَاسِيَةِ وَالنَظْرِيَاتِ الاقْتِصَادِيَةِ۔" فَرِسَالَةُ الْعَالَمَ الْاِسْلَامِى الدَعْوَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْاِيْمَان بِالْيُوْمِ الآخِرِ وَقَدْ ظَهَرَ فَضْلُ هٰذِهِ الرِّسَالَة وَسَهَلُ فَهْمُهَا فِى هٰذَا الْعَصْرِ أَكْثَر مِن كُلِّ عَصْرٍ۔ فَقَدُ افْتَضَحَتِ الْجَاهِلِيَةُ وَبَدتْ سَواٰتِهَا لِلنَّاسِ۔ فَهٰذا طُوْرٌ اِنْتِقَالِ الْعَالَمِ مِنْ قِيَادَةِ الْجَاهِلِيَةِ اِلٰى قِيَادَةِ الْاِسْلَامِ، لَوْنَهَضَ الْعَالَمُ الْاِسْلَامِى وَاحْتَضَنَ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ بِكُلِّ اِخْلَاصٍ وَحَمَاسَةٍ وَعَزِيْمَةٍ وَدَان بِهَا كَالرِّسَالَةِ الْوَحِيْدَةِ الَّتِى تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْقَذَ الْعَالَمُ مِنْ الْاِنِهِيَارِ وَالْاِنْحِلَالِ۔

(ماذ اخسر العالم للاست ذابی الحسن الندوی)

ہاں وہاں پر ادیان دین اسلام کے علاوہ ہیں لیکن وہ اپنے اثر ورسوخ اور اپنے

رعب اور دبدبے میں کم ہیں اور اپنے ظلم، دشمنی اور فضولیات میں زیادہ نہیں اپنے متبوعین کے عقلوں اور اپنی عجیب وغریب چیزوں پرانے دینوں سے کم نہیں ہیں۔ وہ منظم سیاست، اور اقتصادی نظریات جن پر کہ لوگ دین اور رسالت کا ایمان رکھتے ہیں جیسے کا وطنیت، جمہوریت اور سوشلزم، آمریت اور کمیونزم اور وہ کم تسامح کرتے ہیں ان سے جو کہ ان پر اعتقاد نہیں رکھتے اور زیادہ سخت ہیں۔ ان کی ریس کرنے پر اور زیادہ تنگ دل و تنگ نظر ہیں جاہلیت کے دینوں سے اور آج کے دور میں سیاسی پلیٹ فارم پر ظلم ظلمت سے بھری صدیوں کے مذہبی ظلم سے زیادہ خطرناک صورت میں موجود ہے جب وطن کی جماعتوں میں کوئی جماعت غلبہ حاصل کر لیتی ہے یا سیاست کے قوانین میں سے کسی قانون کو حق تسلط حاصل ہوتا ہے اور ایک فریق دوسرے فریق پر انتخاب میں کامیابی حاصل کرتا ہے تو اپنے حریف کے سامنے سارے دروازے بند کر دیتا ہے اور اس کو سخت عذاب دیتا ہے بہرحال ہسپانیہ کی گھریلو جنگ جو کہ ایک لمبے زمانے تک لڑی جاتی رہی اور اس میں بے بہا خون بہایا گیا اور چین کی جنگ جمہوریت کے پسند کرنے والوں اور کمیونسٹوں کے درمیان چھڑنے والی جنگ صرف سیاسی عقیدہ اور اقتصادی نظریات کے اختلاف کا ہی نتیجہ تھا۔ پس عالم اسلامی کا پیغام اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف اور ایمان اور آخرت کے دن کی دعوت دینا ہے اور تحقیق اس پیغام کی فضیلت ظاہر ہوگئی اور اس کا سمجھنا زیادہ آسان ہوگیا اس زمانے میں ہر زمانے کی نسبت۔ پس تحقیق جاہلیت بے پردہ ہو چکی ہے اور اس کی برائیاں اور عیب واضح ہو کر لوگوں کے سامنے آگئے ہیں۔ بس یہی طریقہ ہے عالم کے منتقل ہونے کا جہالت کی قیادت سے اسلام کی قیادت کی طرف اور اگر عالم اسلام کمربستہ ہو جائے اور اس پیغام کو پورے اخلاص، حمیت اور جرأت کے ساتھ اپنے سینے سے لگا لے اور ایسا یکتا پیغام سمجھ کر کہ جو کہ استطاعت رکھتا ہے عالم میں اس کو نافذ کیا جائے تو عالم کو تباہی و بربادی سے بچایا جا سکتا ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۲) (مشق نمبر ۶۲)

اردو میں ترجمہ کریں۔

نِظَامُ الْحَیَاۃِ الْاِسْلَامِی

(اسلام کا نظامِ زندگی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے۔ دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے تو زندگی کا بگاڑ یقینی ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انہیں کسی طرح امن میسر نہیں آتا ان کی سب سے بڑی غلطی کہ جس کی وجہ سے انہیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں۔ اس کو پچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سیکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے۔ پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔

اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ لَازِمَةٌ لِنِظَامِ الْحَیَاۃِ۔ فَمَحْوَرُ الْاَمَنِ وَسَلَامَةِ الدُّنْیَا مُنْحَصِرَةٌ عَلَی هٰؤُلَآءِ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ کَثِیْرًا اِنِ اخْتَرْتُمْ فِی حَیَاتِکُمْ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالْاُصُوْلِ الْمُفْسِدَۃِ فَلَزِمَ فَسَادُ الْحَیَاۃِ۔ اَلْیَوْمَ الَّذِیْن یَتَلَمَّسُون اِلَّا مِنَ وَلٰکِن لَایَحْصُلُوْنَ الْاَمْنَ بِصُوْرَۃٍ مَّا۔ اَخْطَاءُ هُمُ الْکِبْرَ الَّذِی لَایَفُوْزُوْنَ لِاَجْلِهٖ اِنَّهُمْ یُرِیْدُوْنَ وَضْعَ الْقَوَانِیْنَ وَالضَّوَابِطِ لِحَیَاتِهِمْ بِاَنْفُسِهِمْ۔ عَقْلُ الْاِنْسَانِ قَلِیْلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٖ الْاَهْوَاءُ

اَيْضًا۔ لَيْسَ لَهٗ عِلْمٌ كَامِلٌ صَائِبٌ بِالتَّارِيْخِ الْمَاضِى وَاَمَّا الْمُسْتَقْبِلِ فَلَا يَعْلَمُ مَاذَا يَحْدُثُ بَعْدَ ثَانِيَةٍ۔ ثُمَّ لِحَيَاةِ الْاِنْسَانِ جَعْلُ ضَابِطَةٍ تَامَّةٍ مَعْرِفَةِ طَبَائِعِ جَمِيْعِ النَّاسِ ضَرُوْرِىٌّ۔ وَتَقْدِيْرُ حَوَائِجِهِمْ لَازِمٌ جِدًّا الٰكِنْ لَا يَقْدِرُ اِنْسَانٌ اَوْبَلْ اُنَاسٌ كَثِيْرٌ۔

ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ کام تو اسی ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے۔ جس نے اس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے۔ زمین کو سورج سے گرم کیا ہے۔ ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو دانہ اگانے کی طاقت بخشی ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت کہ زندگی کس طرح گزاری جائے اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا گیا ہو؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔

هٰذَا لَيْسَ فِى وُسْعِ الْاِنْسَانِ اَنْ يَجْعَلَ الضَّابِطَةَ بَلْ هٰذَا عَمَلُ الْاِلٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَاَنْزَلَ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ لِبَقَاءِ حَيَاتِهٖ۔ وَحَمَاءِ الْاَرْضِ بِالشَّمْسِ وَجَعَلَ الرِّيَاحَ سَبَبًا لِلْحَيَاةِ۔ وَاَعْطَى الْقُوَّةَ التُّرَابَ لِاِنْبَاتِ الْحَبِّ۔ فَتَفَكَّرُوْا الَّذِى خَلَقَ كُلُّ هٰذَا لَمْ يُفَكِّرِ لِاَنْ يَهْدِىَ الْاِنْسَانَ اِلٰى اَكْبَرِ حَوَائِجِهٖ وَاَهَمُّهَا اَىْ كَيْفَ يَعِيْشُ لَيْسَ هٰكَذَا۔ بَلْ لَا يُمْكِنُ هٰكَذَا۔ وَهُوَ لَا يَلِيْقُ بِشَانِ رَبُوْبِيَّتِهٖ وَبَعِيْدٌ عَنْ عَدْلِهٖ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے۔ سب سے پہلے انسان حضرت آدم کو اللہ نے اپنا نبی بنایا اس کو صحیح زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا۔ پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا۔ سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا اور یہ ثابت کر دیا

کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اتری ہوگی کتاب قیامت تک اس صورت میں باقی رہے گی۔ جس صورت میں آپ پر اتری تھی اور یہی روشنی کا وہ مینارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔ (الحسنات)

فَانْتَظَمَ اللّٰہُ اَکْبَرَ حَوَائِجِ الْاِنْسَانِ مِنْ یَوْمِ اِسْتَعْمَرَہٗ فِی الْاَرْضِ۔ فَجَعَلَ اَوَّلُ الْاِنْسَانِ آدَمُ نَبِیًّا لَہٗ عَلَّمَہٗ نِظَامًا صَحِیْحاً لِقَضَاءِ الْحَیَاۃِ۔ ثُمَّ عَرَّفَ ھٰذَا النِّظَامَ مِرَارًا بِالْآفِ نَبِیٍّ وَاحِدٍ عَرَّفَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَالَمَ بِھٰذَا النِّظَامِ وَاَدَارَ بِہٖ اُمُوْرَ الْعَالَمِ کُلَّھَا۔ وَاَنْسَبَ لَہٗ ھٰذِہِ الضَّابِطَۃَ یَنْفَعُ کُلَّ اُنَاسٍ اِلٰی بَقَاءِ دُنْیَا۔ ھٰذَا وَعْدُ اللّٰہِ اَنَّ کَلِمَاتِ رُسُوْلِ اللّٰہِ وَالْکِتَابُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ یَبْقٰی عَلٰی ھٰذِہِ الْحَالَۃِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ کَمَا اُنْزِلَ وَھٰذِہٖ مَنَارَۃُ الضَّوْءِ الَّتِیْ یَھْتَدِیْ بِھَا الْمُسَافِرُوْنَ اِلٰی مُنَزَّلٍ صَحِیْحٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْاِنْشَاءِ

تیسرا باب انشاء کے بیان میں

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا۔ اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں اردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہوگئی ہو۔ پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں۔ فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ رفقاء درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی جو بعد میں انشاء مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں گے خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں اچھے معلومات ہوتے ہیں۔ تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین بھی کچھ ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے

ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہونگے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم ونثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے پھر ان کو ہضم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا ستھرا مذاق پیدا ہو جائیگا۔

(۵) مشق کیلئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے کیونکہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ انہیں میں کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دو چار سطریں اس پر ضرور لکھئے شادی بیاہ، بیماری موت جلسے اور اجتماعات سفر اور تعلیمی بورڈ وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلمبند کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے دوسرے عناوین بھی مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ کی دلچسپی کے باعث ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں انہیں بغور پڑھیں۔

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے پھر اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے مثلاً آپ کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے۔ کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی ہے۔ یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ کے صرف قواعد و منافع کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ پھر مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) مضمون کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق غور و فکر کر لیجئے

کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے۔ کون کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے مدرسہ کی عمارات دیکھی مسجد دیکھی دارالاقامہ دیکھا کھیل کا میدان دیکھا آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن کے ساتھ بیان کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی چیز کو آپ پورا مضمون بنادیں ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر مضمون کی ابتداء بھی ایسی ڈھنگ سے ہونی چاہئے۔

(ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا سرا دوسری بات سے ملتا ہے اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور موضوع سے صحیح قرار پاسکے بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ ہونی چاہئیں۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسے پر لکھتے ہوئے آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ”شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم ونسق اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسے کا ہے“ پھر اتنا تاثر اس کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کو قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے یہ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہوسکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ رہے ہوں تو اس کے جانب خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تا کہ بات زیادہ واضح ہو جائے مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں کا دارومدار اسی پر ہے جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی نظر آنے لگتی ہے۔ جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھیئے کہ ”اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصراً ان باتوں کو سن لیجئے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کرنا

ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو۔ کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سلجھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں۔ شاعری، لفاظی طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھئے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے۔ اسی طرح واوٗ جمع اور ھم جو عاقل کی ضمیر ہیں۔ غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے، تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے۔ موصوف وصفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ ہندوستانی طلباء و آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اکتب ماتعمله کل یوم من وقت استیفاظك حتی تذهب الی المدرسة

اپنی بیداری کے وقت سے لیکر مدرسہ کی طرف جانے تک ہر دن تو جو کام کرتا ہے اس کو نوٹ کر۔

العناصر: اجزاء:	الاستیقاظ جاگنا	التهیؤ الصلوة نمازی کی تیاری	التنزه سیر کرنا	تناول الفطور ناشتہ کرنا
	التهیؤ	للذهاب الی المدرسة جانے کی تیاری کرنا	السیر فی الطریق راستے میں چلنا	الوصول الی المدرسة مدرسہ میں پہنچنا

	لقاء بھائیوں	الاخوان ساتھیوں سے ملاقات	الجلوس فی الصف کلاس میں بیٹھنا	الاستماع الی الدرس اور سبق کی طرف توجہ کرنا

نموذج للاجابة: جواب کا نمونہ

اَنَا اَسْتَيْقِظُ مِنَ النَّوْمِ مُبَكِّرًا فَاَقْضِى حَاجَتِى ثُمَّ اَتَوَضَّأُ وَاُصَلِّى وَاَتْلُو الْقُرْآنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَتْلُوا ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ اَوِالْحَدَائِقِ وَالْبَسَاتِيْنِ اَتَنَزَّهُ فِيْهَا سَاعَةً وَكَارَةً اَخْرُجُ اِلٰى شَوَاطِئِ الْاَنْهَارِ، فَاَحَسُّ النَّسِيْمَ عَلِيْلًا وَاَسْتَنْشِقُ الْهَوَاءَ صَافِيًا ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى مَنْزِلِى فَاَتَنَاوَلُ فُطُوْرِىْ وَاَرْتَدِى مَلَابِسِى وَبَعْدَ ذٰلِكَ اُرَتِّبُ كُتُبِىْ فِى حَقِيْبَتِىْ ثُمَّ اُسَلِّمُ عَلٰى اَبَوَىَّ وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فَرْحَانَ نَشِيْطًا۔

میں صبح سویرے جاگتا ہوں پھر قضائے حاجت کرتا ہوں پھر وضو کرتا ہو اور نماز پڑھتا ہوں اور جتنا اللہ چاہے قرآن کی تلاوت کرتا ہوں پھر کھیتوں، فصلوں یا باغیچوں اور باغوں کی طرف نکلتا ہوں تا کہ ان میں کچھ وقت سیر کروں اور کبھی میں نہروں کی طرف نکل جاتا ہوں پھر میں شبنم پر تھوڑا نظر جماتا ہوں اور صاف ہوا کو سونگھتا ہوں پھر اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہوں پھر میں اپنا ناشتہ کرتا ہوں اور اپنا لباس تبدیل کرتا ہوں اور اس کے بعد میں اپنے بستے میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں پھر اپنے والدین کو سلام کرتا ہوں اور میں مدرسہ کی طرف خوشی اور نشاط کے ساتھ جاتا ہوں۔

اَسِيْرُ عَلٰى جَانِبِ الشَّارِعِ الْاَيْسَرِ مُعْتَدِلًا لَا اَلْتَفِتُ يُمْنَةً وَلَا يُسْرَةً حَتّٰى اَصِلَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فَاُقَابِلُ اِخْوَانِى التَّلَامِيْذَ بِاَدَبٍ وَلُطْفٍ، وَاَبْقٰى اَنْتَظِرُ فِى فِنَاءِ الْمَدْرَسَةِ حَتّٰى يُدَقَّ الْجَرَسُ فَاِذَا صَلْصَلَ الْجَرَسُ وَقَفْتُ فِى الصَّفِّ

مُنْتَظِمًا۔ ثُمَّ اَمْشِی مَعَ زُمَلَائِی الطَّلَبَةِ هَادِئًا مُعْتَدِلاً وَاَدْخُلُ حُجْرَةَ الدَّرْسِ فِی سُکُوْنٍ وَهُدُوْءٍ ثُمَّ اَضَعُ حَقِیْبَتِی عَلَی الْمِنْضَدَةِ وَاُخْرِجُ مِنْهَا مَایَلْزَمُنِی مِنَ الْکُتُبِ وَاَدَوَاتِ الْکِتَابَةِ ثُمَّ یَجِیْءُ الْمُعَلِّمُ فَاُسَلِّمُ عَلَیْهِ وَاقِفًا ثُمَّ اَجْلِسُ فِی مَکَانِی مُصْغِیًا اِلَیْهِ اَسْتَمِعُ لِمَا یُلْقِی مِنَ الدُّرُوْسِ وَاُنْصِتُ لَهٗ فَاِذَا صَعُبَ عَلٰی شَیْءٌ سَاَلْتُهٗ عَنْهُ بِاَدَبٍ وَاِحْتِرَامٍ۔

میں سڑک کے دائیں طرف اعتدال کے ساتھ چلتا ہوں میں دائیں بائیں توجہ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ میں مدرسے پہنچ جاتا ہوں تو اپنے طالب بھائیوں سے ملاقات کرتا ہوں ادب اور مہربانی کے ساتھ اور باقی وقت مدرسے کے صحن میں انتظار کرتا ہوں یہاں تک گھنٹی بجتی ہے پس اس گھنٹی کی آواز صلصلة الجرس کی طرح ہوتی ہے۔ پھر میں سکون کے ساتھ قطار میں کھڑا ہوتا ہوں پھر اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ چلتا ہوں نہایت اعتدال کے ساتھ اور میں سکون اور احترام کے ساتھ کلاس کے کمرے میں داخل ہو جاتا ہوں پھر میں اپنا بستہ میز پر رکھتا ہوں اور پھر کتابوں اور لکھنے سے متعلق جو چیزیں ضروری ہوتی ہیں وہ نکالتا ہوں پھر استاد آتا ہے پس میں اسے سلام کرتا ہوں کھڑے ہو کر پھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہوں اس کی طرف توجہ کر کے۔ میں سنتا ہوں جب وہ سبق پڑھاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں اور جب کوئی مشکل بات آجائے تو میں ادب اور احترام کے ساتھ استاد سے اس کے بارے سوال کرتا ہوں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۳) (مشق نمبر ۶۳)

اُکْتُبْ تَعْلَمُهٗ عَقِبَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلٰی وَقْتِ النَّوْمِ۔

مدرسے کے نکلنے سے سونے کے وقت تک جو کام تو کرتا ہے اس کو لکھ۔

اَلْعَنَاصِرُ: اجزاء

السیر علی جانب الطریق حتی المنزل خلع الملابس و تنظیفها

اخراج الکتب من الحقیقة وضعها علی المنضدة، غسل الوجه والیدین، تناول الطعام، قضا فترة فی الراحة والقیلولة، الوضوء والصلوة الجلوس لا استذکار الدروس و عمل الواجبات المدرسیة، وصلوة العصر الفطور، التربض والتنزة، المغرب، ثم الجلوس لاستذکار الدروس تناول الطعام، صلوة العشاء، ثم النوم۔

گھر تک راستے کے ایک جانب چلنا۔ کپڑوں کو اتارنا اور ان کو صاف بستے سے کتابوں کو نکالنا اور ان کو میز پر رکھنا۔ چہرے کا اور ہاتھوں کا دھونا، کھانا کھانا، تھوڑی دیر کیلئے آرام کرنا (سونا)، وضو کرنا اور نماز پڑھنا اسباق کو یاد کرنے کے لئے سونا اور مدرسے کا ذمیہ کام کرنا، اور عصر کی نماز پڑھنا، کھانا کھانا، سیر کرنا، مغرب کا ہونا، مدرسہ کے اسباق کو بیٹھ کر یاد کرنا، کھانا کھانا، عشاء کی نماز پڑھنا اور پھر سونا۔

الجواب

اِذَا جَاءَ وَقْتُ اِخْتِتَامِ الدَّرُوْسِ فَيَدُقُّ الْفَرَّاشُ جَرْسَ الْمَدْرَسَةِ وَاَنَا اُرَتِّبُ كُتُبِيَّ وَاَضَعُهَا فِي حَقِيْبَتِي وَاُسَلِّمُ عَلٰى اُسْتَاذِيْ وَاَسِيْرُ اِلَى بَيْتِي بِا التَّعْجِيْلِ عَلٰى طَرْفِ الشَّارِعِ وَلاَ اَتَوَجَّهُ اِلٰى يَمِيْنٍ وَيَسَارٍ۔ اِذَا وَصَلْتُ فِي بَيْتِيْ اُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ فَرْدٍ مِنْ اَفْرَادِ بَيْتِي۔ ثُمَّ اَضَعُ حَقِيْبَتِي فِي الْخِزَانَةِ وَاَتَبَدَّلُ الثِّيَابَ وَاَغْسِلُ وَجْهِيْ وَاَيْدِيَّ لِاَكْلِ الطَّعَامِ۔ بَعْدَ اَكْلِ الطَّعَامِ اَنُوْمُ لِوَقْتٍ قَلِيْلٍ وَبَعْدَهٗ اَسْتَيْقِظُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ بَعْدَ اَدَاءِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اَسْتَذْكِرُ دَرُوْسَ الْمَدْرِسَةِ الْوَاجِبَةَ وَبَعْضَهَا اَكْتُبُ فِي الْكُرَاسَاتِ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ۔ اِذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ اَضَعُ الْكُتُبَ فِي حَقِيْبَتِيْ وَاَضَعُهَا فِي الْخِزَانَةِ وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ اُصَلِّي صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْجَمَاعَةِ۔ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ اَذْهَبُ لِلنُّزْهَةِ اِلَى الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعِ وَعِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِيْ

وَاَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ اُصَلِّى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَاَجِيْءُ اِلٰى بَيْتِى وَاٰكُلُ طَعَامَ الْعَشَاءِ بَعْدَ كُلِ الطَّعَامِ اَكْتُبُ اَكْرُسُ شَيْئًا مِنَ الْاَسْبَاقِ الْوَاجِبَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِشَاءِ بَعْدَ اكَاءِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اَنُوْمُ حَتَى الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ۔

جب اسباق ختم ہونے کا وقت ہو جائے تو چوکیدار گھنٹی بجاتا ہے اور میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں اور ان کو اپنے بستے میں ڈالتا ہوں اور اپنے استاذ کو سلام کر کے گھر کی طرف چلتا ہوں جلدی کے ساتھ سڑک کے ایک طرف اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔ جب میں گھر پہنچتا ہوں تو اپنے گھر کے تمام افراد میں سے ہر ایک کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اپنا بستہ رکھتا ہوں۔ اپنے کپڑے تبدیل کرتا ہوں اور ہاتھ اور منہ دھوتا ہوں کھانا کھانے کے لئے، کھانا کھانے کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں پھر اس کے بعد ظہر کی نماز کے لئے اٹھ جاتا ہوں۔ نماز ادا کرنے کے بعد میں مدرسہ کے ذمیہ اسباق کو یاد کرتا ہوں۔ اور بعض کو کاپیوں میں لکھتا ہوں عصر تک۔ جب موذن عصر کی اذان دے دیتا تو میں اپنی کتابوں کو بستے میں ڈال کر اس کو الماری میں رکھتا ہوں اور مسجد کی طرف چلا جاتا ہوں اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں کھیتوں اور فصلوں کی طرف سیر کے لئے چلا جاتا ہوں۔ سورج غروب ہونے کے نزدیک میں واپس گھر آ جاتا ہوں۔ اور مسجد جا کر مغرب کی نماز ادا کرتا ہوں اور پھر گھر آتا ہوں اور شام کا کھانا کھاتا ہوں اور عشاء تک ذمیہ اسباق میں سے کچھ اسباق لکھتا اور یاد کرتا ہوں پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد میں صبح صادق تک سوتا ہوں۔

مَرِضَ اَحَدُ اَصْدِقَائِكَ فَعُدْتَهٗ وَ دَعَوْتَ لَهٗ طَبِيْبًا حَتّٰى عُوْفِيَ صِفْ ذَالِكَ فِى عَشَرَةِ اَسْطُرٍ۔

تیرے دوستوں میں سے کوئی دوست بیمار ہو گیا تو تو نے اس کی عیادت کی اور اس کیلئے ڈاکٹر کو بلایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ تو اس بات کو دس سطروں میں بیان کریں۔

العناصر: الصداقة بینه و بینك، غیابة عنك ایاماً، تفقد حاله، علمك بمرضه، دهابك الی ببیتة للعبادة،دعوة الطبیب و وصفه له اللواء التردد الیه شفاء ہ من مرضه فرحك و فرح هله۔

اجزاء: اس کے اور تیرے درمیان دوستی، اس کا تجھ سے کئی دن غائب ہونا۔ اس کے حال کا نامعلوم ہونا، اس کے مریض ہونے کا علم ہونا، تیرا اس کے گھر پر عیادت کے لئے جانا اور ڈاکٹر کو بلانا اور اس کے دوائی کو تجویز کرنا اس طرف اس کی مرض ہے، صحت کا لوٹ آنا تیرا اور اس کے گھر والوں کا خوش ہونا۔

نموذج لِلاجابة: کَانَ لِیْ صَدِیْقٌ کُنْتُ اُحِبُّہٗ وَاَخْلِصُ لَهٗ الْمَوَدَّةَ لِدِیْنِهٖ وَاَدَبِهٖ۔ فَغَابَ عَنِّیْ اَیَّامًا۔ فَسَاَلْتُ اَخَوَانِیْ التَّلَامِیْذَ عَنْ سَبَبِ غِیَابِهٖ فَاَخْبَرُوْنِی اَنَّهٗ مَرِیْضٌ مُنْذُ ثَلَاثَةَ اَیَامٍ فَدَعَانِی وَاجَبَ الْاَخَاءِ اَنْ اَزُوْرَہٗ فِی بَیْتِهٖ فَذَهَبْتُ اِلَیْهِ اَعُوْدَہٗ، فَلَمَّا وَصَلْتُ الٰی الدَّارِنَا دَیْتُ بِاِسْمِهٖ فَخَرَجَ اَخُوْهُ الْکَبِیْرُ وَذَهَبَ بِی اِلٰی غُرْفَتِهٖ حَیْثُ کَانَ هُوَ مُضْطَجِعًا عَلٰی فِرَاشِهٖ وَکَانَ یَشْتَکِیُ الْحُمّٰی وَلَمْ یَدْعُ اَهْلُهٗ طَبِیْبًا حَتّٰی الْآنَ وَسَقُوْهُ مَاکَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْعَقَاقِیْرِ الطِبْیَةِ ظَانِیْنَ اَنَّهَا مِنَ الْحَمِیَّاتِ الْفَصْلِیَه۔ فَاسْتَاْذَنْتُهُمْ اَنْ اَدْعُوْلَهٗ طَبِیْبًا فَاَذِنُوْا فَخَرَجْتُ دَعَوْتُ لَهٗ طَبِیْبًا نَطَاسِیًا۔ فَجَاءَ وَجَسَّ یَدَهٗ وَقَاسَ الْحَرَارَةَ وَامْتَحَنَ صَدْرَہٗ بِالْمُسْمِعَةِ ثُمَّ وَصَفَ لَهٗ الدَّوَاءُ وَاَوْصَی اَن یَجْتَنِبَ عَنِ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَلَا یَتَنَاوَلُ اِلَّا مَاءَ الشَّعِیْرِ وَمَاءَ الْفَوَاکِهِ وَسَاَلْتُ الطِیْبَ عَنْ مَرْضِهٖ فَقَالِ اِنَّهَا "اَلْحُمَی الْوَاقِدَةُ" یَجِبُ اَنْ تَعَهَدُوا الْمَرِیْضُ وَتَحْمُوْہٗ مِمَّا یَضُرُّہٗ ثُمَّ جَاءَ اَهْلُهٗ بِالدَّوَاءِ وَسَقَوْہٗ۔ وَظَلْتُ اَتَرَدَّدُ اِلَیْهِ وَاَسْاَلُ عَنْ حَالِهٖ حَتّٰی عُوْفِیَ فَفَرِحْتُ کَثِیْرًا وَفَرِحَ اَهْلُهٗ وَحَمِدُوْا اللّٰه اَکْثِیْرًا۔

جواب کا نمونہ: میرا ایک دوست تھا میں اس سے محبت کرتا تھا اور میں اس کے ساتھ اس

کے دین اور ادب کی وجہ سے خالص محبت کرتا تھا کئی دن تک وہ مجھ سے غائب ہوگیا۔ میں نے اپنے طالب علم ساتھیوں سے اس کے غائب ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اس کے بارے میں تین دن سے بیمار ہونے کی خبر دی۔ پس اس نے مجھے اپنے گھر میں زیارت کے لئے بلایا پس میں اس کی عیادت کے لئے اس کے پاس گیا پس جب میں گھر پہنچا تو میں نے اس کے نام کے ساتھ آواز لگائی تو اس کا بڑا بھائی نکلا اور مجھ کو اس کے کمرے میں لے گیا جہاں وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور بخار سے کراہ رہا تھا اور اس کے گھر والوں نے ابھی تک ڈاکٹر کو نہیں بلایا تھا اور جو کچھ ان کے پاس دیسی جڑی بوٹیوں سے تھا انہوں نے پلایا اس گمان کے ساتھ کہ بخار ٹوٹ جائے گا۔ پس میں نے ان سے اجازت طلب کی کہ میں اس کے لئے ڈاکٹر کو بلا لاؤں تو انہوں نے اجازت دی تو میں جلدی سے ماہر ڈاکٹر کو بلا لایا پس وہ آیا اور اس نے اس کے ہاتھ کو چھوا اور بخار کو چیک کیا اور سینے کا معائنہ کیا خفیف ترین آلے کے ساتھ پھر اس کے لئے دوائی تجویز کی اور اس نے نصیحت کی کہ ٹھنڈے پانی سے بچے اور سوائے جو کے پانی اور پھلوں کے جوس کے کوئی چیز استعمال نہ کرے۔ اور میں نے ڈاکٹر سے اس کے مرض کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ بخار ہے مریض کا خیال رکھیں اور اس کو اس چیز سے بچائیں جو اس کو نقصان دے پھر اس کے گھر والے دوائی لائے اور اس کو پلائی اور میں اس کے بارے غور و فکر کرنے لگا اور اس کے حال کے متعلق پوچھنے لگا یہاں تک وہ ٹھیک ہوگیا تو میں بہت خوش ہوا اور اس کے گھر والے بھی خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۶۴) (مشق نمبر ۶۴)

مَاتَ اَحَدُ اَصدِقَائِكَ فشَهِدْتَّ جَنَازَتَهٗ وَحَزِنْتَ عَلَیْهِ (صِفِ الرَّزِیْئَةَ فِی ۱۵ اَسْطُرًا)

تیرے دوستوں میں ایک دوست فوت ہوگیا تو تو اس کے جنازے میں شریک ہوا اور اس پر غمگین ہوا (اس کیفیت کو ۱۵ سطروں میں لکھ)

العناصر: مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء اشتداد مرضه فزع اهله وخوفهم عليه۔ سحرهم عليه طوال الليالى، كثرة ترددك اليه، الليلة التى مات فيها، حزن اهله و بكاؤهم عليه۔ الغسل والتكفين و حمله الى المدفن، اجتماع الناس و الصلوة عليه الدفن ذهابك الىٰ هله وتسليتك اياهم۔

اجزا: اس کا بیمار ہونا، ڈاکٹر کا آنا، اس کا دوائی تجویز کرنا اور مرض کا بڑھ جانا اس کے گھر والوں جز فزع کرنا اور اس پر پریشان ہونا اور پوری پوری راتیں جاگنا۔ اس کے متعلق زیادہ پریشان ہونا۔ اس رات میں اس کا فوت ہونا اس کے گھر والوں کا غمگین ہونا اور ان کا اس پر رونا، غسل دینا اور کفن دینا اور اس کو قبرستان کی طرف اٹھالے جانا لوگوں کا جمع ہونا اور اس پر جنازہ پڑھنا دفن کرنا اور تیرا اس کے گھر والوں کے پاس آنا اور ان کو تسلی دینا۔

الجواب: رَجَعْتُ اَنَا وَصَدِيْقِى حَامِدٌ يَوْمَ السَبْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ عِنْدَ الظَهِيْرَةِ فِى حَرِّ الشَمْسِ فَاِذَا وَصَلْتُ يَوْمَ الْاَحَدِ فِى الْمَدْرَسَةِ لَمْ اَجِدْ صَدِيقِى حَامِدًا فِى فَصْلِى وَسَئَلْتُ عَنْهُ عَنْ جَارِهٖ اَحْمَدَ فَاَخْبَرَنِى عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ مَرِضَ مَرْضًا شَدِيْدًا بَعْدَ صَلاَةِ الظُهْرِ فَاِذاً كُنْتُ اَنَا مَغْمُوْمًا بِغيْبَةِ صَدِيْقِى۔ فَاِذا رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَضَعْتُ حَقِيْبَتِى فِى الْبَيْتِ وَلَمْ اٰكُلْ طَعَامًا وَذَهَبْتُ سَرِيْعًا الٰى عَيَادَةِ صَدِيْقِي حَامِدٍ فَاِذَا دَخَلْتُ فِى غُرْفَتِهٖ وَهُوَ كَانَ يَبكِى عَنْ شِدَّةِ الْحُمٰى وَسَئَلْتُ عَنْهُ عَنِ الدَوَاءِ وَالْطَبِيْبِ وَلَمْ اَجَابَنِى فَاسْتَا ذَنْتُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ دَعْوَةِ الطَبِيْبِ فَاِذَنْ لِىْ فَهَرَبْتُ سَرِيعًا اِلَى الطَبِيْبِ وَقُلْتَ لَهٗ اَنَّ صَدِيْقِى مَرِيْضٌ شَدِيْدٌ وَجَاءَ الطَبِيْبُ مَعِى بِسُرْعَةٍ وَامْتَحَنَ الطَبِيْبُ مِنْ رِجْلَيْهِ اِلٰى رَأْسِهٖ وَوَصَفَ لَهٗ الدَوَاءَ بَعْدَ ذِهَابِ الْطَبِيْبِ شَرَعَتْ دَرْدٌ شَدِيْدٌ

فِيْ قَلْبِهٖ فَهُوَ يَبْكِيْ شَدِيْدًا وَاُغْمِيَ عَلَيْهِ شَدِيْدًا بَعْدَهٗ شَرِعَتْ لَهٗ سَكَرَاةُ الْمَوْتِ فَكُلُّ فَرْدٍ مِنْ اَهْلِهٖ كَانَ يَبْكِيْ عَلٰى فِرَاقِهٖ وَمَوْتِهٖ وَخَرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ جَسَدِهٖ فَمَاتَ فِيْ حَالَةِ الْمَرَضِ۔ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰى بَيْتِهٖ كَانَ كُلُّ فَرْدٍ مَغْمُوْمًا عَلٰى مَوْتِهٖ فِيْ حَالَتِ الشَّبَابِ، فَشَرَعْنَا فِيْ تَغْسِيْلِهٖ وَتَكْفِيْنِهٖ۔ بَعْدَ فَرَاغَةِالتَّكْفِيْنِ حَمَلْنَا جَنَازَتَهٗ اِلَى الْمُصَلّٰى وَصَلَّيْنَا صَلٰوتَهٗ الْجَنَازَةَ۔ وَبَعْدَهٗ حَمَلْنَا اِلَى الْمَدْفَنِ وَوَاضَعْنَاهُ فِيْ لَحْدِهٖ وَاَهَلْنَا عَلَيْهِ التُّرَابَ بَعْدَ فَرَاغَةِ الدَّفْنِ رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِهٖ لِتَسْلِيَةِ عَلٰى مَوْتِهٖ وَفِرَاقِهٖ فَقُلْتُهُمْ رَضُوْا بِقِسْمَةِ الْجَبَّارِ فِي الدُّنْيَا۔

میں اور میرا دوست حامد ہفتہ کے دن دوپہر کے وقت سورج کی تیز دھوپ میں واپس آئے جب میں اتوار کے دن مدرسے میں پہنچا تو میں نے اپنے دوست حامد کو اپنی جماعت میں نہ پایا تو میں نے اس کے پڑوسی احمد سے پوچھا تو اس نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ وہ سخت بیمار ہو گیا تھا ظہر کی نماز کے بعد۔ پس میں اسی وقت ہی مغموم ہو گیا اپنے دوست کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے پھر جب میں مدرسے سے گھر کی طرف لوٹا تو میں اپنا بستہ گھر میں رکھا اور میں نے کھانا نہ کھایا اور جلدی سے اپنے دوست حامد کی عیادت کی طرف گیا پس جب میں اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بخار کی شدت کی وجہ سے رو رہا تھا تو میں نے اس سے دوا اور ڈاکٹر کے متعلق پوچھا تو اس نے مجھے جواب نہ دیا تو میں نے اس کے باپ سے ڈاکٹر کو بلانے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پس میں جلدی سے ڈاکٹر کی طرف بھاگا اور اس کو کہا کہ میرا دوست سخت بیمار ہے اور وہ جلدی سے میرے ساتھ آیا اور اس نے اس کی ٹانگوں سے لیکر سر تک معائنہ کیا اور اس کے دوائی تجویز کی اور ڈاکٹر چلا گیا تو میرے دوست کے دل میں درد ہونا شروع ہوا تو وہ بہت رونے لگا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی اس کے بعد اس پر سکرات کی کیفیت جاری ہو گئی پس ہر فرد اس کے گھر والوں سے اس کی جدائی اور موت پر رو رہا تھا اور اس کے جسم سے

روح نکلی تو وہ انتقال کر گیا اسی مرض کی حالت میں پس دوں نے اس کے گھر پر جمع ہونا شروع کر دیا اور ہر آدمی مغموم تھا۔ اس کی جوانی کی موت پر۔ پس ہم اس کے غسل اور کفن کی تیاری میں لگ گئے کفن سے فارغ ہونے کے بعد اس کو ہم اٹھا کر جنازہ گاہ کی طرف لے گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد اس کو ہم اٹھا کر قبرستان کی طرف لے گئے اور ہم اس کو اس کی لحد میں رکھا اور اس پر مٹی ڈالی اور دفن سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کے گھر والوں کے پاس لوٹا اور اس کو تسلی دی اس کی جدائی اور موت پر اور میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔

وَصْفُ حَادِثَةِ اصْطِدَامٍ

ایک ایکسیڈنٹ کا واقعہ

العناصر: سبب الحادثة، وصف الحادثة والمصاب اجتماع الناس تضميد الجراح، مجئ الشرطة ورجال الاسعاف حمله، اِلى المستشفى، عيادته، برؤه و شفاوه۔

اجزاء: حادثے کا سبب، حادثے اور مصیبت کا حال۔ لوگوں کا جمع ہونا جراح کا مرہم پٹی کرنا، پولیس کا آنا اور ابتدائی طبی امداد کے لوگوں کا ہسپتال کی طرف اٹھا کر لے جانا۔ اس کی عیادت کرنا اور زخمی کا درست اور اس کا صحت یاب ہونا۔

نموذج لِلاجابة: خَرَجْتُ يَوْمًا اِلَى السُّوْقِ لِبَعْضِ شَأنِى مَعَ صَدِيْقٍ لِى فَبَيْنَمَا كُنَّا نَمُرُّ آخِذِيْنَ بِاَطْرَافِ الْحَدِيْثِ اِذْهَمَّ صَدِيْقِى اَنْ يَعْبُرَ الطَرِيْقَ فَمَرَّتْ بِهٖ سَيَّارَةٌ مُسْرِعَةٌ فَصَدَمَتْهُ وَاَلْقَتْهُ عَلَى الْاَرْضِ يَتَخَبَّطُ فِى دَمِهٖ فَطَارَ لُبِّى وَفَقَدْتُ صَوَابِى وَلَمْ اَدْرِمَا اَصْنَعُ وَاَسْرَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَالْتَفُوْا حَوْلَهٗ يُحَاوِلُوْنَ تَخْفِيْفَ الَامِهٖ وَتَضْمِيْدَ جِرَاحِهٖ۔ وَقَدْ سَبَقَهُمُ الشُرْطِى اِلٰى مَكَانِ الْحَادِثِ فَقَبَضَ عَلَى السَّائِقِ۔ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ اَقْبَلَتْ سَيَّارَةُ الْاَسْعَافِ

وَبَذَلُوْا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعُ وَنَشَاطَهُمُ الْعَظِيْم حَتّٰى وَقَفُوْا الدِّمَاءَ الْمُتَفَجِّرَةَ ثُمَّ حَمَلُوْهُ فِي سَيَارَتِهِمِ اِلَى الْمُسْتَشْفَى وَاَمَّا السَّائِقُ فَقَد سِيْقَ اِلَى مَحَلِّ الشُرْطَةِ وَمِنْ هُنَا اِلَى الْمَحْكَمَةِ۔

جواب کا نمونہ: ایک دن میں بازار کی طرف نکلا اپنی بعض ضرورتوں کی وجہ سے اپنے دوست کے ساتھ پس ہم ادھر ادھر کی باتوں میں لگے ہوئے گزر رہے تھے اچانک میرے دوست نے سڑک پار کرنے کا ارادہ کیا تو پس اچانک اس کے پاس سے ایک گاڑی تیزی کے ساتھ گزری اور اس کے ساتھ ٹکرا گئی اور اس کو زمین پر گرا دیا اس کے حواس باختہ ہو گئے اور پس میری عقل اڑ گئی اور میں اپنے اوسان کھو بیٹھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس کے درد کو بانٹنے لگے اور اس کے زخموں کی مرہم کرنے لگے اور جلدی سے پولیس کی گاڑی حادثہ کی جگہ پر پہنچی اور اس نے ڈرائیور کو پکڑ لیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ایمبولینس کی گاڑی بھی پہنچ گئی اور انہوں نے حتی الامکان اپنی کوشش کی اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ انہوں نے درد والے اعضاء کو جان لیا پھر اسے وہ اٹھا کر ہسپتال کی جانب لے گئے اور بہرحال ڈرائیور کو تھانے کی طرف لے جایا گیا اور وہاں سے عدالت کی طرف۔

وَاَكْتَرَيْتُ اَنَا مَرْكَبًا اٰخَرَ حَمَلَنِى اِلَى الْمُسْتَشْفَى فَوَجَدْتُهٗ قَدْ اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ فَسَرّٰى هَمِّي، وَسَأَلْتُ الْمُمَرِّضِيْنَ وَالْاَطِبَاءَ عَنِ الْجَرْحِ وَمِقْدَارِهٖ، فَقَالُوا لَابَأسَ بِهٖ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ رَجَعْتُ ثُمَّ مَازِلْتُ اِخْتَلَفَ اِلَيْهِ وَاَتَرَدَّدُ لِعَيَادَتِهٖ حَتّٰى اَبَلَ مِنْ مَرْضِهٖ وَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالشِّفَاءِ۔

اور میں نے ایک دوسری گاڑی کرائے پر لی جو مجھے ہسپتال کی طرف لے گئی تو پس میں نے وہاں پر اس کو غشی سے کچھ افاقہ میں پایا۔ میری کچھ پریشانی کم ہوئی اور میں نے معالجوں اور ڈاکٹروں سے زخم اور اس کی مقدار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں پس میں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں لوٹا پھر میں

بار باراس کے پاس جاتا رہا اوراس کی تیمارداری میں غور کرتا رہا یہاں تک وہ صحت یاب ہوگیا اپنے مرض سے اور اللہ نے اس پر شفاء کے ذریعے احسان کیا۔

اَلتَّمْرِیْنُ (٦٥) (مشق نمبر ٦٥)

اشرف صبیٌّ علی الغرق فنجاہ کشاف (صف الحادثة)

اشرف نامی بچہ ڈوب گیا تو اس کو کشاف (غوطہ خور) نے بچایا (حادثہ کو بیان کریں)

العناصر: الذهاب الی ترعة للاستحمام، وصف الترعة والمستحمین کیفیة الغرق، استغاثه الغریق، اجتماع الناس وجزعهم مجیٔ الکشاف وانقاذه ایاهٗ، حمله الی المستشفیٰ، برؤه و شفاؤه فرح اهله و شکرهم للکشاف۔

اجزاء: بچہ کا نہانے کے لیے تالاب کی طرف جانا۔ تالاب اور نہانے والوں کا حال اور ڈوبنے کی کیفیت ڈوبنے والے کا مدد طلب کرنا۔ لوگوں کا جمع ہونا اور ان شور مچانا، غوطہ خوروں کا آنا اور اس کو بچانا اس کو ہسپتال کی طرف اٹھا لے جانا۔ اس کا تندرست صحت یاب ہونا اس کے گھر والوں کا خوش ہونا اور کشاف (غوطہ خور) کا شکرادا کرنا۔

(اَلْحَادِثَةُ)

ذَهَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ اِلَی تُرْعَةٍ لِلْاِسْتِحْمَامِ هُنَاك یَجْتَمِعُ النَاسُ الکَثِیْرُوْنَ لِلْغُسْلِ وَمَعَهُمْ صِبْیَانٌ صَغِیْرُوْنَ اَیْضًا اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَدْخُلَ فِی التُرْعَةِ لِلْغُسْلِ فَاِذَا سَمِعْنَا جَزْعَ النَّاسِ غَرَقَ الصَبِیُ غَرَقَ الصِّبِّیُ" فَکَانَ النَّاسُ یَسْعَوْنَ لِاَنِقَاذِ الصَّبِیِّ وَلٰکِنْ لَمْ یَنْجَحُوا فِی اِنْقَاذِ الصَّبِّیْ فَدَعَ بَعْضُ النَاسِ الْکَشَافَ فَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِیْلَةٍ جَاءَ الْکَشَّافُ وَغَاصَ فِی الْمَاءِ فَاَشَرْنَاهُ اِلٰی مَغْرَقِهٖ وَذَهَبَ اِلَی مَغْرَقِهٖ فَجَاءَ بِهٖ بَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِیْلَةٍ فَصَبِیٌّ کَانَ فِی کَیْفَتِهٖ الْحَیَاةِ وَ الْمَوْتِ۔ فَحَمَلَهٗ بَعْضُ النَاسِ اِلَی الْمُسْتَشْفِیٰ۔ جَاءَ الْمُمَرِّضُوْنَ

وَالْاَطِبَّاءُ حَوَلَهٗ فَشَاوَرُوْاعَنَهٗ فَوَضَعُوْهِ مُنْقَلَبًا عَلَى الْجَرَّةِ۔ وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَبَصَرَ اِلَيْنَا۔ فَاِذَا هُوَ فِى نِشَاطٍ قَلِيْلٍ وَوَصَفَ لَهٗ الاَطْبَاءُ الدَوَاءَ فَبَعْدَ يَوْمٍ وَاحِدٍ عَادَتْ اِلَيْهِ الصِّحَةُ الْكَامِلَةُ۔ فَحَمِدْنَا وَشُكَرْنَا اللّٰه تَعَالٰى عَلٰى عَوْدِ حَيَاتِهِ وَشَكَرْنا الكشَافَ اَيْضًا۔

حَقُوْقُ الْوَالِدِيْن

والدین کے حقوق

العناصر: فضل الام، الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية، فضل الاب، النفقه، حُسْن التربية، العمل على اسعاد الابناء۔

حقوق الوالدين، طاعتهما، احترامها، محبتهما، العناية، وبهما فی الكبر۔

اجزا: ماں کا مرتبہ، حمل، دودھ پلانا، پیار، مہربانی، باپ کا مرتبہ، خرچ، اچھی تربیت، بیٹے کی سعادت، روزی کے لئے محنت وکوشش کرنا، دوسروں کے حقوق، ان کی اطاعت کرنا، احترام کرنا، ان کے ساتھ محبت کرنا، بڑھاپے میں ان کی مدد کرنا۔

نَمُوْذَجٌ لِلْاِجَابَةِ: اِنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَى الْمَرْءِ وَاَشْفَقُهُمْ عَلَيْهِ اُمُّهٗ وَاَبُوْهُ، فَالْوَالِدَانِ هُمَا اللَّذَانِ يُرَبِّيَانِ الْوَلَدَ صَغِيْرًا وَ يُعَنِّيَانِ بِهٖ وَيَسْهَرَانِ لِرَاحِتِهٖ وَيَشْقِيَانِ لِاِسْعَادَهٖ وَيُحِبَّانِ لَهٗ الْخَيْرَ وَيَتَمَنَّيَانِ لَهٗ الهَنَاء فَالْاُمُّ هِىَ الَّتِى تَحْمِلُهٗ فِى بَطْنِهَا تِسْعَةَ اَشْهُرٍ تَلَا فِى فِيْهَا صُنُوفِ الْعَذَابِ وَاَنْوَاع الْآلَامِ ثُمَّ اِذَا وَضَعَتْهٗ تَحْمِلُهٗ عَلَّى ذِرَاعَيْهَا وَتَغْمِرُهٗ بِعَطَفِهَا وَتَشْمِلَهٗ بِعِنَايَتِهَا حَتّٰى يَنْمُوَ وَيَتَرَّ عُرَعُ فَاِذَا نَزَلَ بِهٖ مَرَضٌ هَجَرَتْ رَاحَتُهَا لِرَاحَتِهٖ وَنَسِيَتْ نَفْسَهَا لِنَفْسِهٖ وَبَذَلَتْ كُلَّ مَا فِى وُسْعِهَا لِتَخْفِيْفِ اٰلَامِهٖ وَاِزَالَةِ اَوْجَاعِهٖ وَسِقَامِهٖ۔

وَامَّا الْاَبُّ فَهُوَ الَّذِی یَکِدُّ لِرَاحَتِہٖ وَیَشْقِی لِسَعَادَتِہٖ لِیُمَتِّعُهٗ بِلَذَاتِ الْحَیَاةِ وَنَعِیْمِهَا وَهُوَ الَّذِیْ یَلْحَظُه بِعِنَایَتِہٖ وَیَشْمُلُهٗ بِرَعَایَتِہٖ ثُمَّ یَقُوْمُهٗ بِتَهْذِیْبِہٖ وَیَتَمَنّٰی لَهٗ نَجَاحًا بَاهِرًا وَمُسْتَقْبِلًا زَاهِرًا فَلِاَجَلِ ذَالِكَ اَوْجَبَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمَا وَعَظَّمَ حَقَهُمَا بَعْدَ حَقِّہٖ، حَیْثُ قَالَ ”وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً۔ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَاتَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِیْمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْرًا۔ فَیَجِبُ عَلَیْنَا اَنْ نُحِبَّهُمَا وَنُطِیْعَ اَمْرَهُمَا وَنَخْدِمُهُمَا فِی الْكِبَرِ وَنَحْتَرِمُهُمَا وَنَسْأَلُ لَهُمَا الْخَیْرَ۔

بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ قربت کے لحاظ سے آدمی کا اور ان میں سے زیادہ شفیق اس کی ماں اور اس کا باپ ہے پس والدین وہ ہیں کہ جو بچے کی چھوٹی عمر میں پرورش کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کے آرام کے لئے رات کو جاگتے ہیں۔ اس کی سعادتمندی کے محنت وکوشش کرتے ہیں اور اس کے لیے بھلائی کو پسند کرتے ہیں اور اس کی خوش قسمتی کی تمنا کرتے ہیں پس ماں وہ ہے کہ جو کہ اس کا بوجھ پیٹ میں اٹھاتی ہے ۹ ماہ تک اور طرح طرح کے درد اور دکھ برداشت کرتی ہے، پھر جب اس کو جنم دیتی ہے تو اسے اپنے بازوؤں پر اٹھاتی ہے اور اس کے لئے اپنی محبت کی وجہ سے اپنے آپ سے بے پرواہ ہو جاتی ہے اور اس کی ہر طرح کی خدمت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑھتا ہے۔ اور جواں ہوتا ہے پس جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ تو اس (بیٹے) کے آرام کے لئے اس کا آرام چلا جاتا ہے اور اپنی جان کو اس کی جان کے لئے بھول جاتی ہے اور اس کے دکھ اور درد اور بیماری کے کم کرنے کے لئے جو کچھ اس کے بس میں ہوتا ہے وہ کر ڈالتی ہے۔ بہر حال باپ وہ ہے کہ جو اس کی راحت کے لئے مشقت اور اس کی سعادت مندی کے لئے محنت کرتا ہے تا کہ وہ زندگی کی نعمتوں اور اس کی لذتوں سے فائدہ اٹھائے اور وہ اس کی عنایت کا لحاظ کرتا ہے اور اس کی ہر ضرورت کی رعایت

رکھتا ہے پھر اس کی اچھی تربیت کا انتظام کرتا ہے۔ اور تعلیم دلاتا ہے اور ہر لحاظ سے کامیابی اور مستقبل میں کامرانی کی خواہش کرتا ہے پس اسی وجہ سے اللہ نے ان دونوں کی اطاعت اس پر لازم کر دی ہے اور اپنے حق کے بعد ان دونوں کا حق بڑا قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا اللہ کی ذات نے فیصلہ فرما دیا تیرے پروردگار نے یہ کہ عبادت کرو تم مگر اس کی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک جب بڑھاپے کو پہنچ جائے یا دونوں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے نرمی کے انداز میں بات کرو اور نیچے رکھو اپنے پروں کو رحمت سے اور کہہ دیجئے اے پروردگار رحم فرما ان دونوں پر جیسا کہ ان دونوں نے مجھ کو چھوٹی عمر میں پالا پس لازم ہے ہم پر کہ ہم ان دونوں سے محبت کریں اور ان کے حکم کی اطاعت کریں اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کریں اور ان دونوں کا احترام کریں اور ان دونوں کیلئے خیر کا سوال کریں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (٦٦) (مشق نمبر ٦٦)

لِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ فَكَيْفَ تَقُوْمُ بِهٖ

تیرے پڑوسی کا تجھ پر حق ہے تو اس کو کس طرح ادا کرتا ہے

العناصر: بدؤه بالتحية، مساعدته اذا احتاج السوال عنه اذا غاب، زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنئة في الفرح، كف الاذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظ على ماله في غيبته، ترك التطلع الٰى عوراته، بعض ما ورد في القران والحديث عن الجار و حقوقه

اجزا: سلام کی ابتداء، اس کی ضرورت میں کوشش کرنا، جب غائب ہو تو پوچھنا، مرض میں اس کی زیارت کرنا، مصیبت میں تسلی دینا، خوشی میں مبارکباد دینا، تکلیف کو دور کرنا، اس کی غلطی سے درگزر کرنا، اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے رازوں کو چھپانا اور بعض وہ چیزیں جو قرآن اور حدیث میں پڑوسی اور اس کے حقوق کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر کرنا۔

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ نُعَمَائِهِ الْكَامِلَةِ وَلٰكِنْ الْجَارُ الصَّالِحُ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ اِسْمُ جَارِیْ مُحَمَّدٌ وَسِيْمٌ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ مَعْ اَهْلِهٖ وَعِيَالِهٖ هُوَ مُوَاظِبٌ عَلٰی صَلَوٰاتِهٖ وَصِيَامِهٖ هُوَلَا يُوْذِیْ اَحَدًا مِنْ جِيْرَانِهٖ وَيُعَامِلُ بِهِمْ بِالدِّيَانَةِ وَالْاَمَانَةِ وَلِهٰذَا هُوَ مَعْرُوْفٌ بِالصَّادِقِ وَالْاَمِيْنِ اِذَا لَقِيْتُهٗ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَيَسْئَلُنِیْ عَنْ صَحِةِ اَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ۔ كُلُّ فَرْدٍ مِنْ جِيْرَانِهٖ مَسْرُوْرٌ بِهٖ، حِيْنَئِذٍ يَسْئَلُنَا عَنْ شَیْءٍ فَنَحْنُ نُسَاعِدُ لَهٗ وَاِذَا غَابَ عَنَّا فَنَحْنُ نَسْئَلُ عَنْهُ مِنْ اَوْلَادِهٖ وَاِذَا مَرِضَ نَذْهَبُ لِزِيَارَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَنُعَزِّيْهِ فِی الْمُصِيْبَةِ۔ اِذَا اَصَابَهُ الْفَرَحُ فَنُهَنِّئُهٗ نَحْنُ نُحَافِظُ و نُحَارِسُ بَيْتَهٗ وَمَالَهٗ وَعِيَالَهٗ اِذَا ذَهَبَ اِلَی السَّفَرِ الطَّوِيْلِ نَحْنُ لَانُفَتِّشُ عَنْ اَسْرَارِهٖ وَعَوْرَاتِهٖ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوله مَفْهُوْمُهٗ وَلِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ اَوْ كَمَا قَالَ قِيْلَ۔

یقیناً اللہ نے ہم پر اپنی کامل نعمتوں میں سے بہت سے انعام عطا فرمائے لیکن نیک پڑوسی ایک عظیم نعمت ہے۔ میرے پڑوسی کا نام محمد وسیم ہے وہ بمع اہل و عیال کے ایک نیک صفت آدمی ہے وہ صلوم وصلوٰۃ کا پابند ہے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور ان کے ساتھ دیانتداری اور امانتداری معاملہ کرتا ہے اسی وجہ سے وہ صادق اور امین مشہور ہے۔ جب میں اس سے ملوں تو وہ سلام میں پہل کرتا ہے اور میری اور میرے بیوی بچوں کی صحت کا پوچھتا ہے اس کے پڑوسیوں میں سے ہر ایک اس سے خوش ہے جب وہ ہم سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو ہم اس کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہم سے۔ جب وہ ہمیں دکھائی نہ دے تو ہم اس کے بچوں سے پوچھتے ہیں اور جب وہ بیمار ہو جائے تو ہم اس کے گھر میں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور مصیبت میں اس کو تسلی دیتے ہیں جب اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو ہم اس کو مبارکباد دیتے ہیں اور ہم اس کے گھر کے مال کی اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جب وہ لمبے سفر پر چلا جائے تو ہم اس کے رازوں اور پردوں کے متعلق تفتیش نہیں کرتے اور تحقیق اللہ نے اور اس کے رسول

نے فرمایا جس مفہوم یہ ہے کہ تیرے پڑوسی کا تیرے اوپر حق ہے۔

صِفُ الْفِيْلَ وَبَيِّنْ فَوَائِدَهُ

ہاتھی کی خوبیاں اور اس کے فوائد کو بیان کریں

العناصر: (الف)۔ ضَخامته، جشته، جلد الغليظ، رَأسُهٗ، واذناه، خرطومه، ناباه عنقه قوائمه الغليظه ذيله۔

(الف): اس کے جسم کا موٹا ہونا ہوتا، اس کے چہرے کا گندا ہونا، اس کا سر اس کے کان، اس کی آنکھیں، اس کی سونڈ، اس کے دانت اس کی گردن اس کی بھدی ٹانگیں۔

(ب) يحمل الاثقال: ينفع فی صيد الوحش، كان يستخدم، فی الحروب قديمًا، يؤخذمنه العاج، تصنع منه العقود، وانواع الحلی وايدی العصی والسكاكين غيرها۔

(ب) وزن اٹھاتا ہے، جنگلی جانوروں کے شکار میں نفع دیتا ہے، پرانے وقتوں میں جنگوں میں کام لیا جاتا تھا، اس سے ہاتھی دانت حاصل کئے جاتے ہیں اس ہار بنائے جاتے ہیں اور قسم وقسم کے زیور اور چھڑیوں کے دستے اور چھریوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

نموذج لِلاجابة: اَلْفِيْلُ حَيَوَانٌ بَرِّیٌّ مِن ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ، وَهُوَا اَعْظَمُ حَيْوَاناتِ الْاَرْضِ جُثَّةً وَاَشَدُّهَا بِاَسَالَةِ رَاْسٍ كِبيرٍ ضَخْمٍ فِيْهِ عَيْنَانِ صَغِيْرتَانِ بِالنِسْبَةِ اِلٰى ضَخَامَةِ جُثَّتِهٖ وُاُذنَاهُ كَبِيْرَتَانِ مُسْتَدِيْرَ تَانِ كَالْمِرْوَاحِ يُحَرِّكُهُمَا لِيَذُبَّ بِهِمَا الذُبَابَ وَلَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ يَرْفَعُ بِهٖ الْاَحْمَالَ الثقِيْلَةَ وَبَقْتيَلُعُ بِهٖ الْاَشْجَارَ وَيَتَنَاوَلُ بِهٖ طعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَيُوَجِّهُهٗ حَيْثُ يَشَاءُ وَفِی طَرْفِهٖ زَائِرَةٌ يَلْتَقِطُ بِهَا الْاَشْياءَ الدَقِيْقَةَ حَتّٰى الْاِبر وَلَهٗ نَابَانِ طَوِيْلَتَانِ بَارِزَتَانِ مِنْ فِيْهِ

كَاَنَّهُمَا سَيْفَانِ، وَعُنُقُهٗ قَصِيْرٌ وَلٰكِنَّه ضَخْمٌ وَقَوَائِمُهُ الْاَرْبَعُ غَلِيْظٌ كَالْعَمَدِفِى شَكْلِهَا وَذَيْلُهٗ صَغِيْرٌ بِالنِّسْبَه اِلَى جِسْمِهٖ وَجِلْدُ الْفِيْلِ غَلِيْظٌ مَتِيْنٌ لَايَكَادُ السَّيْفُ يَعْمَلُ فِيْهِ وَكَانَ الْفِيْلُ يُسْتَخْدَمُ فِى الْحُرُوْبِ فِى زَمَانِ الْقَدِيْمِ وَالْيَوْمُ يُسْخَرُ لِقَلْعِ الْاَشْجَارِ وَحَمْلِ الْاَثْقَالِ وَنَقْلِهَا مِنْ مَكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ، وَيُسْتَخْدَمُ فِى الْمَصَانِعِ لِلْحَمْلِ وَالنَّقْلِ وَفِى بِلَادِنَا الْهِنْدِ يُرَبِّيْهِ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَثْرِيَاءِ لِلرُكُوبِ وَالزِّيْنَةِ وَيُتَّخَذُ مِنْ جِلْدِهِ التُّرُوْسُ لِاَنَّهٗ لَايُؤَثِّرُ فِيْهِ ضَرْبُ السَيْفِ وَمِن عَاجِهٖ تُصْنَعُ اَيْدِى الْعِصِىِّ وَالْمِظَلَاتِ وَالْمَقَابِضِ النَفِيْسَةِ لِلسَكَاكِيْنِ وَغَيْرِهَا مِنْ اَدَوَاتِ الزِيْنَةِ وَاَنْوَاعِ الْحُلِىِّ كَالْمَحَابِرِ وَالاَقْلَامِ وَالْعُقُوْدِ وَغَيْرِ۔

جواب کے لئے نمونہ: ہاتھی چار ٹانگوں والا خشکی کا جانور ہے۔ اور وہ زمین کے جانوروں میں سے جسامت کے اعتبار سے بڑا ہے اور نرم ہونے کے اعتبار سے سخت ہے۔ اس کا سر بڑا ہے۔ اس میں دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی جسامت کے اعتبار سے اور دو بڑے کان ہیں۔ جو پنکھے کی طرح ہلتے رہتے ہیں۔ وہ ان دونوں کو حرکت دیتا ہے تاکہ ان کے ذریعے مکھیوں کو بھگائے، اور اس کی ایک لمبی سونڈ ہوتی ہے اس کے ذریعے وہ بھاری وزن اٹھاتا ہے اور درختوں کو اکھیڑتا ہے اور اس کے ذریعے اپنا کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور جدھر کو چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔ اس کے اطراف میں دکھائی دینے والی چھوٹی چھوٹی اشیاء کو اٹھالیتا ہے، یہاں تک کہ سوئی اور اس کے دو لمبے دانت اس کے منہ سے باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں گویا کہ وہ دو تلواریں ہیں اور اس کی گردن چھوٹی ہوتی ہے اور لیکن بہت موٹی ہوتی ہے اور اس کی چاروں ٹانگیں بھدی ہوتی ہیں جو کہ ستون کی طرح ہوتی ہیں اس کے جسم کا آخری حصہ چھوٹا ہے نسبت اس کے جسم کے اور ہاتھی کی جلد بھدی ہوتی اور مضبوط ہوتی ہے اس میں تلوار اثر نہیں کرتی اور ہاتھی سے پرانے وقتوں میں جنگوں کے اندر خدمت لی جاتی تھی اور آجکل وہ درختوں کے اکھاڑنے میں اور وزن کے اٹھانے

اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں کامیاب ہے اور اس کے ذریعے فیکٹریوں میں بوجھ کے اٹھانے اور منتقل کرنے میں خدمت لی جاتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے علاقے میں بہت سے مالدار لوگ اس کو سواری اور زینت کے تحت پالتے ہیں اور اس کی جلد سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں اس لئے اس میں تلوار کی ضرب اثر نہیں کرتی اور اس کے دانتوں سے چھڑیوں اور چھتریوں اور چھریوں کے نفیس دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اور خوبصورت برتن اور قسم وقسم کے زیور جیسے دواتیں، قلمیں اور دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (٦٧) (مشق نمبر ٦٧)

صف البقرة و بين فوائدها۔

گائے کی صفات اور اس کے فوائد کو بیان کریں۔

العناصر: الوصف، جسمها، شعرها، لونها، الراس ومافيه، قرناها، اذناها، عيناها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها، هادئةٌ وديعةٌ

الفوائد: الانتفاع بلبنها وعجلها اكل لحمها مذبوحة الانتفاع بجلدها واظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود۔

اَلْبَقَرَةُ وَفَوَائِدُهَا

اَلْبَقَرَةُ حَيَوانٌ مِنْ حَيَوَانَاتِ الْاَهِلِيّٰةِ وَهِيَ حَيَوَانٌ حَلَالٌ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مِنْ اَوْ صَافِهَا جِسْمُهَا وَعلٰى جِلْدِهَا اَشْعَارٌ كَثِيْرَةٌ وَلٰكِنَّهَا صَغِيْرَةٌ وَلَوْنُهَا اَحْمَرُ، اَصْفَرُ وَاَبْيَضُ وَاَسْوَدُ وَفِي بَعْضِهَا اَرْقَطَ۔ وَرَأْسُهَا كَبِيْرٌ وَفِيْهَا اُذُنَانَ وَقَرْنَانِ جَمِيْلَتَان وَعَيْنَانِ كَبِيْرتَانَ، وَقَوَائِمُهَا الْاَرْبَعَةُ قَوِيَّانِ كَبِيْرتَانِ۔ وَمِنْ فَوَائِدِهَا نَحْنُ نَحْصُلُ بِهَا لَحْمًا وَلَبَنَا خَالِصًا وَمِنْ جِلْدِهَا تُصْنَعُ الْاَحْذِيَةُ وَ اَشْيَاءٌ اُخْرىٰ لِاِسْتِعْمَالِ اُنَاسٍ وَمِنْ عِظَامِهَا تُصْنَعُ الْاَزْوَارُ

وَقُبُضُ السِّكِيْنِ وَبَرُوْثِهَا نَحْصُلُ فَوَائِدَةً كَثِيْرَةً اُنْتُشِرَ رَوْثُهَا فِي الْحُقُوْلِ وَالْمَزَارِعَ لِحُصُوْلِ غَلَّةٍ كَثِيْرَةٍ، وَبِلَبَنِهَا نَحْصُلُ زُبْدَةً وَسَمَنًا وَجُبُنًا وَالرَّوْبَ الْمُثَلَّجَ۔

گائے پالتو جانوروں میں سے ایک جانور ہے اور وہ مسلمانوں کے ہاں حلال جانور ہے۔ اس کی خوبیاں یہ ہیں کہ اس کا جسم متوسط درمیانہ ہوتا ہے اور اس کی جلد پر بال کثرت سے لیکن چھوٹے ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سرخ، زرد، سفید، سیاہ اور بعض کا رنگ چتکبرا (چینہ) ہوتا ہے اور اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس میں دو کان دو خوبصورت سینگ اور دو بڑی آنکھیں ہوتی ہیں اور اس کی چار مضبوط ٹانگیں ہوتی ہیں اور اس کے فوائد یہ ہیں کہ ہم اس سے گوشت اور خالص دودھ حاصل کرتے ہیں اور اس کی جلد سے ہم جوتے اور دوسری انسانی استعمال کی اشیاء تیار کرتے ہیں اور اس کی ہڈیوں سے بٹن اور چھریوں کے دستے اور گوبر سے بھی ہم بہت سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس کی گوبر کو کھیتوں اور فصلوں میں زیادہ غلہ حاصل کرنے کے لئے ڈالا جاتا ہے اور اس کے دودھ سے مکھن، گھی اور پنیر اور لسی حاصل کرتے ہیں۔

صِفِ السَّيَّارَةَ وَتَحَدَّثْ عَنْ فَوَائِدِهَا وَمَضَارِهَا

گاڑی کا ذکر کریں اور اس کے فوائد اور نقصانات کو بیان کریں

العناصر:

الوصف: مرکب کبیر یسیر بالبترول، شکلها، عجلاتها وما حولُها من المطاط، مقاعدها ومساندها۔

الفوائد: توفیر الزمن والوقت، تسهیل الاعمال، حمل اثَقال ونقلها، یستخدمها رجال الاسعاف والشرطة۔

المضار: تحدث الجبلة وتکدر الجو وابها تدوس الناس۔

نموذج لِلاجابة: مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ

اَلسَّيَارَةُ مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ تَسِيْرُ بِالْبِتْرَوْلِ وَهِيَ كَالصَّنْدُوْقِ الْكَبِيْرِ فِي شَكْلِهَا وَلَهَا اَرْبَعُ عَجَلاتٌ مِنَ الْحَدِيْدِ حَوْلَ كُلِّ عَجَلَةٍ اَطَارَ مِنَ الْمَطَاطِ مَمْلوءٌ بِالْهَوَاءِ لِيَسْهَلَ يَسِيْرُهَا وَيُرِيْحُ الرَّاكِبِيْن وَاَنَّهَا لاتَتَقَيْدَ بِقَضْبَانِ الْحَدِيْدِ كَالْقِطَارِ اَوِلتَّرَامِ وَتَكُوْنُ فِيْهَا الْاَمَاكِنُ الْمُرِيْحَةُ لِجُلُوْسِ الْمُسَافِرِيْنَ يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا مَثْنٰى اَوْثَلَثَ وَرُبَاعَ وَبِهَا شَبَابِيْكٌ نَوَافِذُ يَدْخُلُ مِنْهَا الضَّوْءُ وَالْهَوَاءُ وَيُنِيْرُهَا مَصَابِيْحُ كَهْرُبَائِيَةٌ لَيْلاً وَاَمَامُهَا مِصْبَاحَانِ سَاطِعَا النُّوْرِ كَالْعَيْنَيْنِ التَخَلاوَيْنِ۔

گاڑی ایسی تیز سواری ہے جو کہ پٹرول سے چلتی ہے اور یہ مثل بڑے صندوق کے ہوتی ہے شکل میں اور اس کے کل چار لوہے کے پہیے ہوتے ہیں جن کے چاروں طرف ربڑ کا ٹائر چڑھا ہوتا ہے جو کہ ہوا سے بھرا ہوتا ہے تا کہ اس کا چلنا آسان ہو جائے اور سواروں کو آرام دیتی ہے اور وہ ریل گاڑی یا ٹرام کی طرح لوہے کی پٹڑیوں کے ساتھ مقید نہیں ہوتی۔ اس میں مسافروں کے بیٹھنے کے لیے آرام دہ سیٹیں ہوتی ہیں جس پر وہ دو، دو، تین، تین یا چار چار بیٹھتے ہیں اور اس میں کھڑکیاں ہوتی ہیں جس سے روشنی اور ہوا داخل ہوتی ہے اور رات کے وقت کرنٹ (بجلی) سے چلنے والی لائٹیں۔ اس کے سامنے روشنی کرنے کے لئے دو بڑی لائٹیں ہوتی ہیں۔

اَلسَّيَارَةُ اِخْتِرَاعٌ اَرَاحَ النَّاسَ وَخَفَّفَ عَنْهُمْ كَثِيْرًا مِنَ الْمُتَاعِبِ هِيَ تَحْمِلُ الْبَضَائِعَ وَالْمُسَافِرِيْنَ مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ يَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّابِشِقِ الْاَنْفُسِ وَتَطْوِى الْمُسَافَاتِ الشَّاسِعَةَ وَتَصِل اِلَى الْاَمْكِنَةِ الْبَعِيْدَةِ فِي وَقْتٍ قَصِيْرٍ وَ زَمَنٍ يَسِيْرٍ وَيَسْتَخْدِمُهَا رِجَالُ الْاَسْعَافِ وَالْاَطِفَاءُ فِي حَمْلِ الْمَصَابِيْنَ وَاِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِيْنَ وَنَجْدَةُ الْمَنْكُوْبِيْنَ كَمَا يَسْتَخْدِمُهَا اَهْلُ الْبَرِيْدِ فِي حَمْلِ الْبَرِيْدِ وَنَقْلِهٖ وَالشُّرْطِ فِي مَصَالِحِهِمْ۔ فَلِسَّيَارَاتِ فَوَائِدُ

جُمَّةٍ وَمَنَافِعُ عَظِيْمَةٍ غَيْرَ اَنَّهَا تَثِيْرُ الْغُبَارَ وَتُكَدِّرُ الجَوَّ وَتَحْدَثُ جَلَبَةً وَضَجِيْجًا وَتُدُوْسُ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَتَدُقُّ عَظَامَهَا وَتَقْضِى عَلَى حَيَاتِهِمْ۔

گاڑی ایک ایسی ایجاد ہے کہ جس نے لوگوں کو آرام پہنچایا اور ان سے بہت سی مشقت کو ختم کر دیا وہ سامان اور مسافروں کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک لے جاتی ہے جو کہ وہاں تک بڑی مشقت سے پہنچتے۔ وہ بہت جلدی سے دور کی مسافتوں کو لپیٹتی ہے اور وہ تھوڑے سے وقت میں دور دور کے مقامات پر پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کے ابتدائی طبی امداد اور فائر بریگیڈ کے مصیبت زدہ لوگوں اور غمزدہ لوگوں کی مدد اور مصیبت میں گھرے لوگوں کی مدد کرنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ڈاک والے، ڈاک اٹھانے اور منتقل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پولیس والے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں پس گاڑیوں کے بہت سارے فوائد اور عظیم منافع ہیں۔ سوائے اس کے وہ آلودگی پیدا کرتی ہے اور فضا کو گندا کرتی ہے اور شور شرابہ پیدا کرتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو روند دیتی ہیں اور ہڈیوں کو پیس دیتی ہیں اور ان کی زندگی ختم کر دیتی ہیں۔

وَالْيَوْمَ تَعَدَّدَتِ السَّيَارَةُ وَتَنَوعَتْ صُنُوفُهَا فَغَصَّتْ بِهَا الشَّوَارِعُ وَضَاقَتْ بِهَا الطُرُقُ تُحَاوِلُ كُلٌّ مِّنْهَا اَنْ تَسَابَقَ الرِيْحَ اَوْتَطْوِى الطُرْقَاتِ طَيًّا حَافِلَةً بِرَاكِبِيْهَا اَوْمُثَقَّلَةً بِالبَضَائِعِ فَيُصْبِحُ عَبُوْرُ الشَوَارِعِ مَحْفُوْظًا بِالْاَخْطَارِ وَقَدْ يَعْبَثُ السَّوَاقُوْنَ بِالنِّظَامِ فَتَكْثُرَ حَوَادِثُ الْاِصْطِدَامَاتِ الْمُرَوَّعَةِ۔

اور آجکل بے شمار گاڑی ہیں اور ان کی مختلف اقسام ہیں پس سڑکیں میں ان کی وجہ سے بھر گئی ہیں اور راستے ان کی وجہ سے تنگ ہو گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ دوسرے آگے نکل جائے اور راستوں کو لپیٹ دے اپنے سواروں کو اٹھائے ہوئے یا سامان کی وجہ سے بوجھل ہے پس سڑکوں کو عبور کرنے والے خطروں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۸) (مشق نمبر ۶۸)

اُكْتُبْ عَنِ الْمِذْيَاعِ (اَلرَّادِيُوْ)

العناصر: وسيلة عظيمة للدعاية واداة اتصال بالجماهير ونشر الثقافة والتعليم، اذاعة اخبار العالم تهذيب الاطفال وارشاد الامهات۔

ولكنها ضائعة لانها لاتشر الخير وما ينفع الناس انما تنشر الخلاعة والكذب والهزل۔

"اَلْمِذْيَاعُ" (اَلرَّادِيُوْ) (ریڈیو)

مُخْتَرَعٌ غَرِيْبٌ فَذٌّ وَعَجِيْبَةٌ مِنْ عَجَائِبِ الدَّهْرِ مَلَكَ عَلَى النَّاسِ اَفْئِدَتَهُمْ يَصْمُتُ اِذَا اَرَدْتَ الصُّمْتَ وَيَتَكَلَّمُ اِنْ شِئْتَ الْكَلَامَ اَلْمِذْيَاعُ يُسْمِعُنَا اَخْبَارَ بِلَادِنَا وَاَخْبَارَ الْعَالَمِ وَيَنْتَقِلُ بِنَا مِنْ بَلَدٍ اِلٰى بَلَدٍ وَنَحْنُ جَالِسُوْنَ لَانُحَرِّكُ قَدَمًا۔

ریڈیو زمانے کی عجیب وغریب اور بے مثال ایجاد ہے لوگوں کے دل ان پر مالک ہو گئے وہ جب تو ارادہ کرے تو خاموش ہو جاتا ہے اور جب تو چاہے تو بولنے لگتا ہے۔ ریڈیو ہمیں ہمارے شہروں کی اور پوری دنیا کی خبریں سناتا ہے اور ہمیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچا دیتا ہے حالانکہ ہم بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک قدم بھی حرکت نہیں کرتے۔

نَسْمَعُ مِنَ الْمِذْيَاعِ الْمُحَاضَرَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَالْاَبْحَاثِ الْمُفِيْدَةِ وَالدُّرُوْسِ النَافِعَةِ فَنَسْتَفِيْدُ فَائِدَةً عِلْمِيَةً ثَمِيْنَةً يَقْدَمُ الْعُلَمَاءُ وَالْمُفَكِّرُوْنَ وَالْبَاحِثُوْنَ وَالْكِتَابُ اِلٰى النَّاسِ اَلْوَانًا مِنَ الْاَدَبِ وَطَوَائِفِ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ وَفَنِ

ہم ریڈیو سے علمی باتیں اور مفید معلومات اور نفع دینے والے اسباق سنتے ہیں،

پس ہم ایک علمی اور قیمتی فائدہ حاصل کرتے ہیں، اس میں علماء اور مفکر لوگ اور تبصرہ نگار آتے ہیں اور لوگوں کی طرف سے پیغامات اور مختلف قسم کی ادبی باتیں اور ہر علم وفن کی عمدہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

اَلْاَذَاعَةُ مَدْرَسَةٌ اِنْ طَابَتْ دُرُوْسُهَا اَفَادَتْ وَاِنْ خَبِثَتْ اَسَاءَ تْ وَقَدْ غَلَبَتْ عَلَيْهَا (مَعَ الْاَسَفِ) الْخَلَاعَةُ وَالْمُجُوْنِ لِاَنَّ غَالِبَ الْحُكُوْمَاتِ لَاتَعْتَنِی بِاَخْلَاقِ الشُّعَبِ وَتَرْبِيَتِهِ الصَحِيْحَةِ

ریڈیو ایک مدرسہ ہے اگر اس کے اسباق اچھے ہوں گے تو فائدہ دے گا اگر برے ہوں تو وہ برا بنائے گا اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر بے حیائی اور فحاشی غالب آ گئی ہے۔ اس لئے حکومت کے اکثر لوگ اخلاق اور صحیح تربیت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

سِيْرَةُ عُمَرِ ابْنِ الْخَطَابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر ابن خطابؓ کی سیرت کا ذکر

العناصر: مولده ومنشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام، اسلامه و هجرته الى المدينة، نضاله مع المشركين و اعداء الاسلام، عهد الخلافة اليه و قيامه بها، سياسته فى الحكم، حكمته وتدبر، زهد فى نعيم الدنيا و تفسّفه، مقتلهٗ۔

نموذ للاجابه: وُلِدَ اَبُوْ حَفْصَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَابِؓ الْقَرْشِیْ بَعْدَ مَوْلَدِ النَبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ بِثَلٰثَ عَشْرَ سَنَةً، وَنَشَاَ نَشَاَةَ الْفِتيَانِ مِن قُرِيْشٍ فَرَعَی الْمَاشِيَةَ صَغِيْرًا وَمَارَسَ التِّجَارَةَ وَالْحَرَبَ كَبِيْرًا۔ ثُمَّ اَخَذَ نَفَسَهٗ بِثَقَافَةِ الْاَشْرَافِ مِنْ قَوْمِهٖ فَتَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ وَتَقَلَّبَ فِی التِجَارَاتِ بَيْنَ الْيَمَنِ وَالْحَبْشَةِ جُنُوْبًا وَالشَامِ وَالْعِرَاقِ شِمَالاً۔ حَتَی فَخَمَ اَمَرُهٗ، وَعَظُمَ قَدْرُهٗ

وَاشْتَهَرَ فِی النَّاسِ بِبَلَاغَةِ اللِسَانَ وَثَبَاتِ الْجَنَانِ وُقُوَةِ الشَکِیْمَةِ وَمَضَاءِ الْعَزِیْمَة فَجَعَلَتْ لَهٗ قُرَیْشٌ السَفَارَةَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فی السِلْمَ وَالْحَرْبِ۔

ابوحفص عمر بن الخطاب جو قریش سے تھے حضور ﷺ کی ولادت کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے اور آپ نے ابتدائی تربیت جوانی تک قریش سے حاصل کی پس آپ نے چھوٹی عمر میں گلہ بانی کی اور آپ نے تجارت اور جنگ میں بڑی مہارت حاصل کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کے شریف لوگوں کی تہذیب کو اپنایا پس آپ نے یمن جنوبی حبشہ شام اور شمالی عراق کی تجارت کے دوران لکھنا سیکھ لیا یہاں تک کہ آپ کا معاملہ عظیم اور آپ کا مرتبہ بڑا ہوگیا اور آپ لوگوں میں زبان کی بلاغت، مضبوط دل خود دار اور مصمم ارادے والے مشہور ہوگئے۔ پس قریش نے ان کو اپنے اور عرب قبائل کے درمیان سلامتی اور جنگ کا سفیر بنادیا۔

وَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامَ عَارَضَهٗ وَنَاهَضَهٗ وَلَجَّ فِی الْخَصُوْمَةِ وَالْاِنْکَارِ عَلَی مُتْبِعِیْهِ وَالْمُسْلِمُوْنَ یَوْمَئِذٍ لَایَزِیْدُوْنَ عَلٰی خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِیْنَ رَجُلاً وَثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً، یَجْتَمِعُوْنَ سِرًّا فِی دَارِالْاَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِی فَکَانَ الرَّسُوْلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ یَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِهٖ اَوْبِاَبِیْ جَهْلٍ، فَاخْتَارَهٗ اللّٰهُ لِهٰذِهِ السَّعَادَةِ وَشَرَحَ صَدْرَهٗ لِلشَّهَادَةِ۔ وَذَالِكَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی خَتَنِهٖ یُؤَنِّبُهٗ وَ یُعَذِّبُهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ فَلَحَتْهُ اُخْتُهٗ وَاَخْرَجَتْ لَهٗ صَحِیْفَةً فِیْهَا اٰیاتٌ مِن سُوْرَةِ طٰهٰ۔ فَلَمَّا قَرَأَهَا تَعَظَّمَتْ فِی صَدْرِهٖ۔ وَقَالَ: أَمِنْ هٰذَا افَرَّتْ قُرَیْشٌ؟ ثُمَّ سَأَلَ اَیْنَ الرَّسُوْلُ؟ فَقِیْلَ لَهٗ فِی دَارِالْاَرْقَمِ قَالَ عُمَرُ "فَاَتَیْتُ فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَاسْتَجْمِعَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ حَمْزَةُ مَالَکُمْ؟ قَالُوْا عُمَرُ قَالَ: وَعُمَرُ اِفْتَحُوْالَهٗ فَاِنْ اَقْبَلَ قَبِلْنَا مِنْهُ وَاِنْ اَدْبَرَ قَتَلْنَاهُ، فَسَمِعَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَتَشَهَدْتُ فَکَبَّرَ اَهْلُ الدَارِ تَکْبِیْرَةً سَمِعَهَا اَهْلُ مَکَّةَ۔ فَقُلْتُ

يَارَسُوْلُ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ؟ قَالَ بَلٰى قُلْتُ فَفِيْمَ الْاخْتِفَاءُ؟ فَخَرجْنَا صَفَّيْنِ أَنَا فِي اَحَدِهِمَا وَحَمْزَةُ فِي الْآخِرِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَنَظَرَتْ قُرَيْشٌ اِلَيَّ وَاِلٰى حَمْزَةَ فَأَصَابَتْهُمْ كَابَةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوْقُ يَوْمَئِذٍ۔ كَانَ ذَالِكَ سِنُّهٗ سِتٌّ وعِشْرُوْنَ سَنَةً والأذٰى قَدْ اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَمَلَ مِنْهُ نَصِيْبَهٗ وَعَادٰى فِي اللّٰهِ صَدِيْقَهٗ وَنَسِيْبَهٗ۔

اور جب اسلام آیا تو اس کا معارضہ کیا اور جھگڑے اور انکار میں تیز ہو گئے اس کے متبعین پر اور مسلمان اس وقت ۴۵ آدمی اور تیرہ عورتوں سے زیادہ نہ تھے دار ارقم مخزومی میں چھپ کر جمع ہوتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ابوجہل یا عمر کے ذریعے اسلام کو عزت دے پس اللہ نے اس سعادت کے لئے عمر کو چن لیا۔ اور گواہی کے لئے (مسلمان ہونے کے لئے) اس کا سینہ کھول دیا اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے بہنوئی کے پاس گئے اس کو ڈانٹ رہے تھے اور سزا دے رہے تھے! اسلام لانے پر آپ کی بہن زخمی ہوگئی اور اس نے آپ کے لئے قرآن نکالا جس میں سورہ طٰہٰ کی آیت لکھی ہوئی تھی۔ پس جب آپ نے ان کو پڑھا تو ان کے دل میں ان آیات کی عظمت پیدا ہوئی اور کہا کیا اسی سے قریش نے فرار اختیار کیا؟ پھر پوچھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں ان کو بتایا گیا کہ دار ارقم میں ہیں تو عمر نے کہا میں آیا اور میں نے دروازہ کھٹکایا پس قوم جمع ہوگئی تو حمزہ نے ان کو کہا تم کو کیا ہے تو انہوں نے کہا عمر ہے۔ اس کے لیے دروازہ کھول اگر ہماری طرف آیا تو قبول کریں اس سے اگر پیٹھ پھیرے تو ہم اس کو قتل کریں گے۔ پس یہ بات نبی کریم نے سن لی تو پس آپ نکلے پس میں نے کلمہ پڑھا اور مکان میں موجود لوگوں نے زوردار نعرہ لگایا جو مکہ والوں نے سن لیا۔ تو میں نے رسول اللہ سے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں تو میں نے کہا پھر چھپنا کس وجہ سے تو ہم دو صفوں میں نکلے میں ان دونوں میں سے ایک میں تھا اور حمزہ دوسری میں تھے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے جب قریش والوں نے میری طرف اور حمزہ کی طرف دیکھا پس ان کو بہت تکلیف پہنچی تو نبی کریم نے اسی دن سے میرا نام فاروق رکھ دیا اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی اور تکالیف مسلمانوں کے ساتھ بڑھ گئیں۔ اور آپ نے اس کی وجہ سے سب کچھ برداشت کیا اور اللہ کے لئے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے لڑائی کی۔

حتٰی تَسَلَّلَ الْمُؤمِنُوْنَ لِوَاذًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَارِّیْنَ مِنَ الْعَذَابَ وَالْفِتْنَةِ فَلَمْ یَشَأْعُمَرُ الْجَرْیُ الْبَاسِلُ اَنْ یَخْفٰی هِجْرَتَهٗ وَاِنَّمَا تَقَلَّدَ سَیْفَهٗ وَتَنَکَّبَ قَوْسَهٗ۔

حتیٰ کہ ایمان والے لوگوں نے مدینے کی جانب جائے پناہ اختیار کرنے کیلئے کوچ کیا تکالیف اور فتنوں سے بچ نکلے پس عمر جو کہ دلیر اور بہادر تھے انہوں نے اپنی ہجرت کو چھپانا پسند نہ کیا انہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر رکھی۔

وَاَتَی الْکَعْبَةَ، وَاَشْرَافُ قُرَیْشٍ بِفَنَائِهَا فَطَافَ وَصَلّٰی، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَیْهِم وَقَالَ "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ! مَنْ اَرَادَ اَنْ تَثْکُلَ اُمُّهٗ وَیَیْتَمُّ وَلَدُهٗ وَتَرْمَلُ زَوْجَتُهٗ فَلْیَلْقَنِیْ وَرَاءَ هٰذَا الْوَادِیْ" فَلَمْ یَتَّبِعْهٗ اَحَدٌ۔ وَلَمْ یَزَلْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ الصَّاحِبَ الْاَمِیْنِ یُؤَیِّدُهٗ بِسِنَانِهٖ وَلِسَانِهٖ، وَیَرَی لَهُ الرَّایْ فَیَقْرَهُ الْقُرآن فِی بَعْضِ الْحَوَادِث۔ حَتَی قُبِضَ الرَّسُوْلُ، وَاخْتَلَفَ الْاَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ فِیْمَنَ یَکُوْنُ الْخَلِیْفَةُ فَاَیَّدَ هُوَابَا بَکْرٍ حَتَی تَمَّتْ لَهُ الْبَیْعَةُ وَقَامَ مِنْهُ فِی خِلَافَتِهٖ مَقَامَ الْمُسْتَشَارِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْقَاضِی وَالْعَدلِ حَتَی حَضَرَ الْمَوْتُ اَبَابَکْر فَلَمْ یَجِدْهٗ غَیْرَهٗ مَنْ یَعْهَدُ اِلَیْهِ بِالْخِلَافَةِ فَتَوَلَّاهَا بِقُوَّةِ الْمُؤْمِنِ الْمُخْلِصِ وَعَزْمَةِالْقَوِی الشُّجَاعِ وَحَنْکَةِ الشِّیْخِ الْمُجَرَّبِ، وَحِکْمَةِ الْعَبْقَرِی الْاَرِیْبِ وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَی مَلَکُوتِ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَطَفِقَ وَحْدَهٗ

وَهُوَ فِي قَلْبِ الصَّحْرَاءِ الْجَدِيْبَةِ وَيُدَبِّرُهُ وَيَسُوسُهُ فَيُوَلِّي الْوُلَاةَ وَيُخْتَارُ الْقُضَاةُ وَيُنْصَبُ الْقُوَادُ وُيَحَرَّكُ الْاَجْنَادُ۔ وَيُبْعَثُ الْإِمْدَادُ وَيُرَسَّمُ الْخَطَطُ يُخَطَّطُ الْمُدُنُ وَيُسَنَّ السِنَنُ وَيُقَسَّمُ الْفَئِ وَيُقِيمُ الْحُدُوْدُ مِماَّ يَنَوءُ بِالْحَكُوْمَاتِ وَيَلْتَوِى عَلَى الْمَجَالِسِ وَكُلَّ ذٰلِكَ فِي سِدَادِ رَاىٍٔ وَثَقُوْبِ ذِهْنٍ وَبَعْدِ نَظْرٍ وَمَضَاءِ عَزْمٍ وَكُلُّ ذَالِكَ وَهُوَ يَفْتَرِشُ الْغُبْرَاءَ و يَعَايِشُ الدَهْمَاءِ وَيَتَدَ ثَّرُبالثَوْبِ الْخَلْقِ، يَأتَدِمُ بِالْخَلّ وَالزَيْتِ وَلَاتَزِيْدَ نَفْقَتَهٗ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ عَلٰى دِرْهَمَيْنِ فِي الْيُوْمِ وَلَاتَزَالُ خَلَافَتَهٗ مَثلاً مِنَ الْمُثُلِ الْعُلْيَا فِي النِّظَامِ وَالعَدَلِ وَالْاَمَنِ۔

اور کعبہ آئے اور قریش کے بڑے لوگ اس کے صحن میں آئے طواف کیا اور نماز پڑھی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا چہرے سیاہ ہو جائیں جو ارادہ کرے کہ اس کی ماں اس کو گم پائے (روئے) اس کے بچے یتیم ہوں اور اس کی بیگم رنڈوہ ہو پس میرے ساتھ اس وادی کے پیچھے لڑائی کرے کسی نے آپ کے پیچھے آنے کی جرأت نہ کی۔ اور آپ ہمیشہ حضورؐ کی تلوار اور زبان کی تائید کرتے رہے اور بعض اوقات آپ جو رائے حضورؐ کو دیتے تھے تو وہ قرآن بن جاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ چلے گئے اور انصار اور مہاجرین نے اختلاف کیا کہ خلیفہ کن لوگوں سے ہو آپ نے جس کی تائید کی وہ ابوبکر تھے یہاں ان پر بیعت مکمل ہوگئی اور آپ ان کے دور میں مشیر قاضی مقرر رہوئے یہاں تک کہ ابوبکر انتقال فرما گئے تو انہوں نے عمر کے علاوہ کسی کو نہ پایا جو اس عہدہ کے اہل ہو خلافت کے لئے پس ان کو مخلص مومن کی طاقت کی وجہ سے اور طاقتور بہادر اور تجربہ کار اور ذہین ہونے کی وجہ سے چن لیا اور انہوں نے اپنا ہاتھ قیصر وکسریٰ کی بادشاہت پر ڈالا تن تنہا کامیاب ہوگئے حالانکہ وہ قحط زدہ صحراء کے دل میں تھی آپ نے اس کے متعلق غور وفکر کیا اور اس کو سنوارا پس گورنروں کو مقرر کرتے اور قاضیوں کو چنتے اور لشکر تیار کئے اور کمکیں بھیجیں اور رسم الخط کو رائج کیا شہروں کی حد بندی کی اور سن ہجری کا اجراء کیا اور مال فئی

تقسیم کیا حدود قائم کی اور ان مقامات کی حد بندی کی جو کہ حکومتوں سے کافی دور تھے اور عدالتیں قائم کیں۔ یہ سب رائے کی درستی تھی اور ذہن کی پختگی تھی اور دور اندیشی اور مصمم ارادے ہونے کا کمال تھا لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود آپ نے مفلسی کا بچھونا استعمال کیا اور لوگوں میں گھل مل کر زندگی گزاری اور پرانا کپڑا استعمال کرتے تھے۔ سر کے اور زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے اور بیت المال سے ایک دن میں دو درہموں سے زیادہ اپنا نفقہ نہ لیتے۔ آپ کی حکومت نظم وضبط، انصاف اور امن کی بہت بڑی مثال بنی رہی۔

وَلٰكِنْ عُمَرُ الَّذِی اَرْضَی اللّٰهَ وَالنَّاسَ بِعَدْلِهٖ وَفَضْلِهٖ لَمْ يَرْضَ عَبْدًا مَجُوْسِيًا اِسْمُهٗ، "لؤلؤ۔ اِذْ نَصَحَ لَهٗ اَنْ يُحْسِنَ اِلٰی مَوْلَاهُ الْمُغِيْرَةَ بْنُ شُعْبَةَ وَاَنْ لَايَسْتَكْثِرَ عَلَيْهِ دِرْهَمَيْنِ فِی الْيَوْمِ يُؤَدِّهِمَا اِلَيْهِ وَهُوَ نَجَارٌ، وَنَقَّاشٌ حَدَّادٌ، فَاحْتَقَدَ عَلَيْهِ هٰذِهِ النَصِيْحَةَ وَدَبَّ اِلَيْهِ فِی الْغَلَسِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی بِالنَّاسِ صَلوٰةَ الْفَجْرِ فَطَعَنَهٗ بِخَنْجَرِ ذِی نَصْلَيْن طَعْنَاتٍ كَانَتْ سَبَبَ مَوْتِهٖ، وَذٰلِكَ لَيْلَةُ الْاَرْبَعَاءِ لِثَلٰثٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ سَنَة ۲۳ هجری۔

اور لیکن عمرؓ نے اللہ اور لوگوں کو راضی کیا لیکن ایک مجوسی غلام جس کا نام لؤلؤ تھا۔ جب اس کو نصیحت کی کہ وہ اپنے مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ بھلائی کریں اور یہ کہ دو درہم سے زیادہ نہ ہونے دے ان کو اس کی طرف ادا کرے وہ بڑھئی نقاش اور لوہار تھا۔ پس اس پر یہ نصیحت گراں گزری۔ آپ کی طرف اندھیرے میں چلا آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے آپ کو تیز دھاری دار زہر آلود خنجر گھونپ دیا تو وہ آپ کی موت کا سبب بنا ذی الحجہ کے ۲۷ بدھ کی رات آپ پر حملہ ہوا اور یکم محرم الحرام کو شہادت پائی۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۶۹) (مشق نمبر ۶۹)

اُكْتُبْ عَنْ حَيَاةِ عُمَرِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ‎ؒ

العناصر: مولده، و منشأه حياته قبل الخلافته (يتقلب فى اعطاف النعيم و بكثر الطيب) انتقال الخلافة اليه مفاجأه، التحول فى حياته زهده فى النعيم وتقشفه، بعض امثلة زهده و تقشفه سياسته فى الحكم، تانير حكمه فى الحياة والمجتمع وفاته، الخسارة بوفاته، حاجته العالم اليوم الیٰ مثله۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ

وُلِدَ سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ۔ يَبْلُغُ نَسَبُهٗ لِاَبِيْكِ اِلٰى مَرْوَانَ وَيَبْلُغُ نَسَبُهٗ مِنْ اُمِّهٖ اِلٰى سَيِّدنا عُمَرِ بْنِ الْخَطابؓ وَاهْتَمَّ بِتَرْبِيَتِهٖ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرؓ وَبِذَالِك بَلَغَ دَرْجَةَ الْفَضْلِ وَالسَّعَادَةِ و دَرْجَةَ اَشَدِّ كَمَالِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ۔ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَجُلاً مِن اَفْرَادِ الدَهْرِ۔ كَانَ فَرْدُ الْمِائَةِ الْاُوْلٰى تَوَجَّهَ اِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ مَعْ اِخْتِتَامِ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعْدَهَا بَدَّلَ مِمَّا كُلُّ جَوَانِبِهٖ مِنَ الْمُمْلِكَةِ وَالْبِلَادِ عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْحُكْمَ وَالسُّلْطَانِ۔ قَبِضَ عَلٰى يَدِ الظَالِمِ وَاَغَاثَ الْمَظْلُوْمِ وَاَعَادَ الْحَقَّ اِلٰى صَاحِبِ الْحَقِّ وَكَمُلَ الْاَمْرَ مَرَّةً اُخْرٰى لِلدِيْنِ الْاِسْلَامِ وَ السَّعَادَةِ الْاُخْرَوِيَةِ۔ وَلَمَّا كَانَ يَنْتَمِى اِلَى الْاَصْلِ الْاُمْوِى فَازَ بِمَنْصَبٍ خَطِيْرٍ مَنْصَبَ الْاَمَارَةِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سَهَّلَ لَهٗ ذَالِكَ وَاَرَادَةَ اللّٰهِ وَمَيْلُ نَفْسِهٖ اِلَى الدِّيْنِ وَعِلْمِهٖ اَنْ يَغْتَرِفَ مِنْ عَلْمِ الدِيْنِ وَالتَقْوىٰ شَيْئًا كَثِيرًا وَاتَّصَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الدِّيْنِ فَاَخَذَ مَا عِنْدَهُمْ وَتَاَثَّر شَخْصِيَاتِهِمْ وَتَزَوَّدَ لِنَفْسِهٖ مِمَّا يَمْلِكُوْنَهٗ لِكِنَّهٗ لِتَرْبِيَّتِهٖ فِى بِيْئَةٍ عَالِيَةٍ مَلَكِيَةٍ۔ كَانَ رَفِيْعُ الذَوْقِ مَرْهَفُ الْحِسِّ وَيَلْبَسُ نَفِيْسًا وَيَاكُلُ لَذِيْذًا وَيَعْطُرُ مَلْبَسَهٗ بِرَوَائِح فَائِحَةٍ۔ فَلَمَا اَرَادَ اللّٰه بِهٖ وَبِالْاُمَّةِ

الْاِسْلَامِيَةِ خَيْرًا انْتَقَلَتِ الْخَلَافَةُ اِلَيْهِ بَغْتَةً لَمْ يَكُنْ يَرْجُوْهَا عَلٰى بَالِ اَحَدٍ اَنَّ ذَالِكَ كَائِنٌ فَتَجَرَّدَ عُمَرُبْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ مِنْ جَمِيْعِ مَاكَانَ يَخْتَصُّ بِهٖ مُتَنَعِّمًا۔ وَتَزَهَّدَ فِي الدُّنْيَا اَقْصٰى غَايَةِ الزُّهْدِ۔

وَاَخَذَ النَّاسَ عَلَى الْبَاطِلِ وَاَخَذَ الزَّكٰوةَ، وَسَمِعَ لِلْمَظْلُوْمِ وَنَصَرَ الْحَقَ۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحْمَةُ اللّٰهِ لَمْ يَبْقَ وَالِيًا لِلْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا سَنَتَيْنِ ثَبَتَ فِيْهِمَا لِلْعَالِمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ مُلَائِمٌ لِكُلِّ عَصْرٍ۔ اِنْتَقَلَ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ فِي السَّنَةِ الْوَاحِدَةِ بَعْدَ الْمِائَةِ الْاُوْلٰى طَيَّبَ اللّٰهُ ثَرَاهُ وَرَفَعَ دَرَجَاتِهٖ۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز مدینہ میں ۶۱ھ ہجری کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب آپ کے والد کی طرف سے مروان تک اور آپ کی والدہ کی طرف سے سیدنا عمرؓ ابن خطاب تک پہنچتا ہے۔ آپ کی تربیت کا اہتمام سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے کیا اور اسی وجہ سے آپ فضیلت اور سعادت کے بلند مرتبے کو پہنچے اور علم اور دین درجہ کمال تک پہنچے عمر بن عبدالعزیز زمانہ ساز افراد میں سے تھے آپ پہلی صدی کے فرد تھے کہ اللہ کی رحمت کی طرف سے متوجہ ہوئے باوجود پہلی صدی ہجری کے ختم ہونے کے اور بعد تبدیلی لانے اپنے اردگرد کی سلطنتوں اور ممالک کو اپنی حکومت میں جس پر حاکم اور سلطان تھے۔ آپ نے ظالم کا ہاتھ پکڑا اور مظلوم کی مدد کی اور حق کو حق والے کی طرف لوٹایا اور ایک مرتبہ دوبارہ معاملہ دین اسلام اور آخرت کی سعادت کے لیے مکمل ہوگیا۔ اور چونکہ آپ اموی نسل میں سے تھے اس لئے آپ مدینہ کی گورنری کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس چیز نے آپ کے لئے آسانی پیدا کر دی اور اللہ کی مشیت اور دین کی طرف اور علم کی طرف کا میلان ہوا کہ آپ نے علم دین اور تقوی سے بہت کچھ حاصل کرلیں اور علماء اور دین والوں کے ساتھ مل جائیں۔ پس آپ نے جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا اور ان کی شخصیات سے متاثر ہوئے اور اپنے لئے بہت سا توشہ لے لیا جس کے وہ مالک تھے۔

لیکن شاہانہ ماحول میں تربیت پانے کے باوجود آپ اونچے ذوق اور ذہین حسن والے

تھے اور عمدہ لباس اور لذیذ کھانا اور اپنے کپڑوں پر خوشبو عمدگی سے لگاتے تھے۔ پس جب اللہ نے آپ کے ذریعے امتہ اسلامیہ کی بھلائی کا ارادہ کیا تو آپ کو اجازت خلافت منتقل ہوگئی اور کسی کو اس کی امید نہ تھی کہ اس طرح ہونے والا ہے۔ پس عمر بن عبدالعزیز نے اپنے آپکو تمام ان چیزوں سے الگ تھلگ کرلیا جو کہ آپ کے ساتھ عیش وعشرت کے لحاظ سے خاص تھیں اور آپ نے دنیا سے انتہاء درجے تک زھد (پرہیز) اختیار کیا۔ جھوٹ پر لوگوں کی گرفت کی زکوٰۃ وصول کی مظلوم کی دادرسی کی اور حق کی مدد کی آپ مسلمانوں کے دوسال خلیفہ رہے اور پورے عالم میں ثابت کردیا کہ اسلام ہر زمانے کیلئے سازگار ہے۔

آپ پہلی صدی کے بعد ایک سال کے دوران انتقال فرماگئے اللہ قبر کو معطر اور درجات کو بلند کرے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۰) (مشق نمبر ۷۰)

قِصَّةُ عُمَرِ بْنِ الْخَطَابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْعَجُوْزِ

العناصر: اعتاد ان یغیر زیه و یخرج لیلا لیعلم من اخبار الناس ذات لیلة راىٰ نارا تو قد فدنا الیها۔ اذهو بعجوز حولها صبیان یبکون سوال عمر عن بکائهِم ثم ماجال بینه و بین العجوز من الحوار قلقه واضطرابه اسراعه الی بیت المال، حمله الاقیق والسمن الی العجوز قیامه بالطبخ وإطعامه الصغار، هدوؤهم ومرحهم دعاؤه العجوز وندمها حین لهھر لها السِرّ تسلیة عمر ایاها وامره برانب شهری لها۔ دعاء العجوز لعمر رضی الله عنه۔

كَانَ عُمُرُ خَلِیْفَةَ الْمُؤمِنِیْنَ وَكَانَ یَخْرُجُ لَیْلاً لِیَعْلَمَ مِنْ اَخْبَارِ النَّاسَ مَرَّةً خَرَجَ مَطَابِقًا لِعَادَتِهٖ فی لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ رَاىٰ نَارًا فِی بَیْتٍ تُوْقِدُ فَدَنَا اِلَیْهَا ودَخَلَ فِی الْبَیْتِ وَرَای هنَاكَ عَجُوْزَةً حَوْلَها كَانَ الصَّبِیَانُ یَبْكُوْنَ

فَسَئَلَ عُمَرُ عَن بُكَاءِ الْصِبْيَانِ فَقَالَتِ الْعَجُوْزَةُ اَنَا فَقِيْرَةٌ وَلَيْس لِيْ مَالٌ وَشَىءٌ عِنْدِى اَنْ اُطْعِمَهُمْ وَكَانَتِ الْقِدْرُ تَغْلِىْ وَكَانَ فِيْهَا مَاءٌ فَتَحَيَّرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذَهَبَ اِلٰى بَيْتِ الْمَالِ سَرِيْعًا وَحَمَلَ الْدَقِيْقَ وَالسُمْنَ وَرَجَعَ سَرِيْعًا اِلٰى بَيْتِ الْعُجُوْزِ وَقَامَ اِلٰى وَقْتٍ طَبَخَتِ الْعَجُوْزُ وَاَطْعَمَ اَمِيْرُ الْمُوْمِنِينَ الصَّبِيَانَ ۔ فَفَرِحَتِ الْعُجُوزُ جِدًّا بِهٰذَا الْعَمِلِ وفَرِحَ اَمِيْرُ الْمُوْمِنِيْنَ بِاَكْلِهِمْ وَلُعْبِهِمْ۔ ودَعَتِ الْعَجُوْزُ لِعُمرَ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهَ اَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ فَدَعَا الْعَجُوْزَ اِلٰى دَارِ الْخِلَافَةِ وَرَجَعَ اِلٰى بيْتِهِ۔ فَاِذا جاءَتِ الْعَجُوْزُ فى دَارِالْخِلافَةِ وَرَأَتْ عُمَرَ جَالِسًا فَنَدِمَتْ لِظُهُوْرِ سِرِّهَا۔ فَتَسَلَّى عُمَرُ اِيَّاهَا وَقَال لَهَا كَان لَك حَقٌّ عَلَىَّ اَنْ اَخْدِمَكِ ولٰكِنْ لَمْ اُخْبِرْ عَنْكِ فَدَعَت الْعَجُوْزُ لِعُمرؓ وذَهَبَتَ اِلٰى بيْتِهَا۔

حضرت عمرؓ مومنین کے خلیفہ تھے اور وہ رات کو لوگوں کے حالات کی خبر لینے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اپنی عادت کے مطابق اندھیری رات میں نکلے تو انہوں نے کسی گھر میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو وہ اس کے قریب ہوئے اور گھر میں داخل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے ایک بڑھیا کے اردگرد بچوں کو دیکھا کہ رو رہے تھے۔ پس حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کے متعلق پوچھا تو بڑھیا نے کہا کہ میں غریب نادار ہوں اور میرا کوئی مال نہیں اور کوئی چیز میرے پاس نہیں کہ میں ان کو کھانے کو دوں اور ایک ہنڈیا جس میں پانی تھا وہ ابل رہی تھی۔ پس امیر المومنین حیران ہوئے اور بیت المال کی طرف تیزی سے گئے اور آٹا گھی وغیرہ اٹھایا اور جلدی سے بڑھیا کے گھر کی طرف لوٹے اور اس وقت تک ٹھہرے رہے کہ جس وقت تک بڑھیا نے کھانا پکایا اور امیر المومنین نے بچوں کو کھلالیا تو بڑھیا اس عمل سے بڑی خوش ہوئی اور امیر المومنین بھی بچوں کے کھانا کھانے اور کھیلنے کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور بڑھیا نے حضرت عمرؓ کو دعا دی کہ اللہ تجھے امیر

المومنین بنائے پھر حضرت عمرؓ نے بڑھیا کو دارالخلافہ میں آنے کی دعوت دی اور واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ پس جب بڑھیا دارالخلافہ آئی تو اس نے حضرت عمرؓ کو بیٹھا ہوا دیکھا تو وہ اپنے راز کے ظاہر ہونے کی وجہ سے شرمندہ ہوئی تو پس حضرت عمرؓ نے اس کو تسلی دی اور فرمایا یہ آپ کے لئے میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کی خدمت کروں لیکن مجھے آپ کے حال سے متعلق خبر نہیں دی گئی تھی پس حضرت عمر کو بڑھیا نے دعا دی اور اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الرَّسَائِلِ

(چوتھا باب خطوط کے متعلق)

پہلے حصہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیتہ) اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے اور چوتھے حصہ میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً بڑوں کے لئے **سیدی الجلیل حرسہ اللّٰہ، والدی الشفیق حفظہ اللّٰہ، حضرۃ الاستاذ الجلیل** وغیرہ۔

دوست احباب کے لئے: **صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل، اخی المخلص، اخی العزیز** وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے: **ولدی و فلذۃ کبدی، اخی و قرۃ عینی، اخی العزیز، عزیزی فلان**۔

(۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم و کریم یا اخلاص و مودت یا شفقت و محبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۲) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کیوں کہ مقصود دراصل یہی ہوتا ہے جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے۔ اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ ''غرض'' کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع واقسام کے ہوتے ہیں۔ مثلاً طلب خیریت اور مزاج پرسی کا خط تہنیت اور مبارکبادی کا خط، تعزیت و غمخواری کا خط، شکر گزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ، اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرز تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکر گزاری کے خط میں محسن کے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج والم میں مشارکت اپنے حزن وملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں، کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیئے جارہے ہیں مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رِسَالَةٌ مِنْ وَالِدٍ لِوَلَدِهٖ

باپ کا بیٹے کی طرف خط جس میں

یحثه علی الجد والا جتهاد فی القرأة)

اس کو اور پڑھنے میں محنت اور کوشش کرنے پر ابھارا گیا ہو۔

العناصر: الديباچه ، الافتتاح، الغرض، (الحث على الجد والاجتهاد واداء الواجب من القرأة والكتابة والتحلّى بالصفات الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية)

الاختتام:

وَلَدِیَ الْعَزِيْزُ!

مَاكَانَتْ نَفْسِی لِتَطَيَّبُ بِفِرَاقِكَ لَوْلَا مَا اَتَمَنَّاهُ لَكَ مِن سَعَادَةٍ وَمَا اَبْغِيْهِ مِن رَقِیٍّ وَرِفْعَةٍ وَاِنّی لَاَنْتَظِرُ ذَالِكَ الْيَومَ الَّذِیْ تَعُوْدُ فِيْهِ اِلٰی وَطَنِكَ

مُتَحَلِّيًا بِالْفَضَائِلِ وَالْعُلُوْمِ النَافِعَةِ، تَسْتَقْبِلُكَ الْقُلُوْبُ وَتَقَرَّبُكَ الْعُيُوْنُ وَاِنّی وَاِنْ وَثِقْتُ بِغَزَارَةِ عَقْلِكَ وَطَهَارَةِ اَصْلِكَ فَلَا يَمْنَعُنِی مِنْ تَزْوِيْدِكَ النَصَائِحِ الْمُفِيْدَةِ، أَلَاوَاِنَّ خَيْرَ الزَادِ التَقْوٰی۔ اِنّ عَلٰی كَاَهْلِكَ يَابَنِیّ وَاجِبًا مُقَدَّسًا۔ وَفِی عُنُقِكِ اَمَانَةٌ لِاَمَتِكَ وَدِيْنِكَ فَاَخْلِصْ فِی اَدَائِهَا وَاِيَّاكَ اِنْ تَرْكَنُ اِلَی الْكَسْلِ أَوْيَتَسَرَّبُ الضُعْفُ اِلٰی قَلْبِكَ بَلْ كُنْ كَعَهْدِیْ بِكَ نَشِيْطًا مُحِبًا لِدُرُوْسِكَ مُكِبًّا عَلٰی عَمَلِكَ فَلَنْ يَضِيْعَ اللّٰهُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلاً۔

وَمَنْ تَكُنِ الْعُلْيَاءُ هِمَّةَ نَفْسَهٗ، فَكُلُّ الَّذِی يَلْقَاءُ فِيْهَا مُحَبَّبٌ يَابُنَیَّ! فِی بَلَدٍ يَذْخَرُ بِالْعُلُوْمِ فَاكْتَسِبْ مِنْهَا اَكْبَرَ نَصِيْبَكَ وَاِيَاكَ اِنْ تَسْتَهْوِيْكَ زَخَارِفُ الْحَيَاةِ الْمَدْنِيَّةِ وَتَلْعَبُ بِنَفْسِكَ الْاَهْوَاءُ وَالْفِتَنُ، فَعَاقِبَةُ ذٰلِكَ وَخِيْمَةٌ، لَايَرْضَاهَا عَاقِلٌ جَشَّمَ نَفْسَهٗ مُتَاعِبُ السَفَرِ وَفَارِقُ الْاَهْلِ وَالْوَطَنِ۔ وَاِنّی لَيَمْلأُنِیْ سُرُوْرًا اَنْ تَظِلَّ حُسن السِيْرَةِ قَوِيْمِ الْاَخلَاقِ۔

اَسْبَغَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَاَقَرَّبِكَ عَيْنَ وَالِدِكَ وَاَعَزَّبِكَ دِينَكَ

اَبُوْكَ الْعَزِيْزُ محمد عظيم الصالح۔

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۱) (مشق نمبر ۷۱)

اُكْتُبْ رِسَالَةً لِاَخِيْكَ التِّلْمِيْذِ

(نَاصِحًالَهٗ بِمَا يَجِبُ اَنْ يَتَحَلّیَ بِهٖ فِی حَيَاتِهِ الْمَدْرَسِيَّةِ)

اپنے طالب علم بھائی کی طرف خط لکھیں جس میں اس کو نصیحت کریں کہ مدرسے کی زندگی میں اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرے۔

العناصر:

الديباچه، الافتتاح، الغرض، الجد، الاجتهاد، المواظبة، الانتباه

فی اثناء الدروس، حسن معاملة التلامیذ، احترام المعلمین، العنایة بالنظافة، تنظیم الادوات، والعمل والوقت، التحلی بالأخلاق الکریمة، کالصدق والأمانة وغیرهما، المحافظة علی الصلوة والجماعة، الحضّ علی تلاوة القران الاختتام، (تمنی الخیر والنجاح، الدعا بالتوفیق وحسن المستقبل۔

اَلرِّسَالَةُ اِلَی الْاَخِ التِلْمِیْذِ

طالب علم بھائی کی طرف خط

اَلدِّیْبَاجَةُ: اَخِیْ الْعَزِیْزُ سَلْمَانُ حَفِظَكَ اللّٰهُ

اَلْاِفْتِتَاحُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَخِی الصِّغِیْرَ الْعَزِیْزَ کَیْفَ اَنْتَ صِحَّةً وَطَبِیْعَةً قَدْ اَخْبَرَنِی وَالِدِی الشَّفِیْقُ عَنْ کُلِّ اَحْوَالِكَ فِی الْمَدْرَسَةِ وَنَصَحَنِی اَنْ اَکْتُبَ اِلَیْكَ الرَّسَالَةَ لِاِصْلَاحِكَ۔

اَلْغَرْضُ: یَا ابْنَ اُمِّی! هٰذِهٖ اَزْمَةٌ خَانِقَةٌ لِکُلِّ اُسْرَتِنَا لِاَنَّكَ تَضِیْعُ اَوْقَاتِكَ فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ وَتَعْرِضُ عَنْ دُرُوْسِكَ اَخِی الْمَحْبُوْبُ اُنْظُرْ اِلٰی حَالِكَ وَتَفَکَّرْ فِی مُسْتَقْبِلِكَ وَتَخَیَّلْ فِی قَلْبِكَ بِتَوَجُّهٍ کَامِلٍ مَا ذَا تَفْعَلُ فِی عُمَرِكَ الصَّغِیْرِ وَمَا تَعْمَلُ فِی عُمَرِكَ الْکَبِیْرِ۔

یَا اَخِی الصَّغِیْرَ الْمَحْبُوْبَ اِسْمَعْ کَلَامِی وَنَصِیْحَتِیْ بِقَلْبِكَ وَاعْمَلْ عَلَیْهِ هَلْ لَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلیم قَالَ ”مَنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ آخَرَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ آخَرَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءُ هٰذَا الْکَلَامُ یَکْفِیْكَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ عَنْ جُهْدِ الْإِنْسَانِ۔

مَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّيَالِیْ۔ مَنْ سَهِرَ اللَّيَالِیْ وَجَدَ الْمَعَالِیْ۔

فِیْ آخِرِ الرِّسَالَةِ اَنَا اَنْصَحُكَ مَرَّةً اُخْرٰی يَا اَخِیْ وَاظِبْ فِیْ دُرُوْسِكَ وَصَلَوَاتِكَ وَنَظِّفْ ثِيَابَكَ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَرَتِّبْ اَدَوَاتِكَ فِیْ غُرْفَتِكَ بِتَرْتِيْبٍ حَسَنٍ۔ وَاخْدِمْ لِكُلِّ اَسَاتِذَتِكَ وَاسْتَعِدْ بِنَفْسِكَ لِخِدْمَتِهِمْ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ۔

الْإِخْتِتَامُ: اَنَا اَرْجُوْ عَلَيْكَ اَنْ تَعْمَلَ عَلٰی نَصَائِحِیْ وَاَنَا اَدْعُوْلَكَ اَيْضًا عَنْ نَجَاحِكَ فِی الْمُسْتَقْبَلِ حَفِظَكَ اللّٰهُ فِی الدَّارَيْنِ عَنْ كُلِّ آفَةٍ۔

اے میرے پیارے چھوٹے بھائی آپ صحت اور طبیعت کے لحاظ سے کیسے ہیں مجھے مشفق والد صاحب نے مدرسے آپ کے نام احوال سے متعلق خبر دی اور مجھ نصیحت کی کہ میں آپ کی طرف آپ کی اصلاح کے لئے خط لکھوں۔

اے میرے مادر زاد یہ ہمارے سارے خاندان کے لئے تکلیف دہ بات ہے کہ تو ان دنوں مدرسے میں اپنے اوقات کو ضائع کرتا ہے اور اپنے اسباق سے روگردانی کرتا ہے۔ میرے پیارے بھائی اپنے حال کی طرف غور کر اور اپنے مستقبل کے متعلق سوچ اور دل میں دھیان پیدا کر مکمل توجہ کے ساتھ کہ تو چھوٹی عمر میں کیا کر رہا ہے اور اپنی بڑی عمر میں کیا کرے گا۔

اے میرے بھائی میری بات اور میری نصیحت توجہ سے سن اور اس پر عمل کر کیا تو نہیں جانتا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ یہ بات تجھے کافی ہے انشاءاللہ تعالیٰ۔

شاعر نے انسان کی کوشش کے متعلق کہا۔

مَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّيَالِیْ   مَنْ سَهِرَ اللَّيَالِیْ وَجَدَ الْمَعَالِیْ

خط کے آخر میں تجھے دوبارہ نصیحت کرتا ہوں اے میرے بھائی اپنے سبقوں میں باقاعدگی، نمازوں وتلاوۃ القرآن اور اپنے کپڑوں کو بروقت صاف اور چیزوں کو اپنے کمرے میں اچھی ترتیب کے ساتھ رکھ اور ہر استاد کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھ۔

اختتام: میں امید کرتا ہوں کہ تو میری نصیحتوں پر عمل کرے گا میں بھی مستقبل میں تیری کامیابی کے لئے دعا کروں گا اللہ تجھے دونوں جہانوں میں ہر آفت سے بچائے۔

رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة

(فَكَتَبَ اِلَيْهِ يَتَاَسَّفَ فِيها عَلٰى فِرَاقِهِ وَيَتَذَكَّرُ فَضْلَهٗ وَ اَيَادِيْهِ)

مدرسے سے استاد کے چلے جانے پر شاگرد کا خط جس میں اس کی جدائی پر افسوس اور ان کی مہربانیوں اور خدمات کا ذکر ہو۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، اظهار التاسف، علىٰ نقله و ذكرا يادیه و فضله، الختام تمنى الخير واظهار المودة والاحترام۔

سَيِّدِیْ وَ اُسْتَاذِیْ الْجَلِيْلُ

تَحِيَّةً وَاحْتِرَامًا مِنْ قَلْبٍ يَفِيْضُ بِحُبِّكَ وَنَفْسٌ مُعْتَرِفَةٌ بِفَضْلِكَ فَقَدْ تَاَسَّفْنَا كَثِيْرًا عَلٰى نَقْلِكَ مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ، وَعَزَّ عَلٰى اَنْفُسِنَا بُعْدُكَ وَسَاءَ نَا فِرَاقُكَ۔ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ عَلَيْكَ نَعْلَمُ اَنَّكَ سَتَمْكُثُ بَيْنَنَا حَتّٰى نَتَخَرَّجَ عَلٰى يَدَيْكَ وَلٰكِنَّ مَعَ الْاَسَفِ۔ حَالَتْ مَشِيَّةُ اللّٰهِ دُوْنَ رَجَائِنَا فَسَافَرْتَ مِنْ هُنَا

وَنَحْنُ لَانَزَالُ فِی حَاجَةٍ اِلَیْكَ وَالرَّغْبَةِ فِی الْاِرْشَافِ مِنْ مَنْهَلِكَ الْعَذْبِ وَالْمِیْلُ اِلَی الْاِسْتِزَادِہٖ مِنْ عِلْمِكَ الْوَاسِعِ وَفَضْلِكَ الْعَظِیْمِ وَكَمْ كُنَّا لَوُدُّ اَنَّ یَتِمَّ مَابَدَأْتَ، وَاَنْ تَرَی ثَمَارَ غَرْسِكَ قَدْ اَیْنَعَتْ وَاٰتَتْ اُكُلُهَا۔

سَیِّدِیْ الْجَلِیْلُ! اِنَّنَا نَتَاسَّفُ عَلٰی مَاضَیَّعْنَا تِلْكَ الْفُرْصَةِ السَّعِیْدَةِ الَّتِی كَانَتْ حَاصِلَةً لَنَا بِقِیَامِكَ فِیْنَا، وَكَانَ مِنَ الْمَیْسُوْرِ اَنْ نَسْتَزِیْدَ مِنْ تَوْجِیْهَاتِكَ النَّافِعَةِ وَاِرْشَادِكَ الْقَوِیْمِ وَدَلَالَتِكَ عَلَی الْخَیْرِ وَعِنْدَمَا نَتَأَسَّفُ عَلٰی ضِیَاعِ هٰذِهِ الْفُرْصَةِ۔ نَذْكُرُ اَیَادِی الْاُسْتَاذِی۔ فَاِنَّهٗ قَدْقَوَّمَ اَخْلَاقَنَا وَهَذَّبَ نُفُوْسَنَا ثَقِفَ عُقُوْلَنَا وَاَخَذَبِنَا اِلٰی مَعَالِمَ الرُّشْدِ وَالْهُدٰی۔ وَنَفَخَ فِی قُلُوْبِنَا رُوْحَ الْحَمَاسِ عَلَی الدِّیْنِ وَالْغَیْرَةِ عَلَی الْحَقِّ فَنَحْنُ نَشْكُرُ فِیْكَ اللّٰهَ وَنَسْاَلُهٗ لَكَ كُلَّ خَیْرٍوَ عَافِیَةٍ۔ اَدَامَ اللّٰهُ۔ صِحَةَ الْاُسْتَاذِ وَاَسْبَغَ عَلَیْهِ ثَوْبَ الْعَافِیَة۔

وَتَفَضَّلْ بِقَبُوْلِ لَائِقِ التَّحِیَةِ وَفَائِقِ الْاِحْتِرَامِ وَالْاِجْلَالِ تِلْمِیْذُكَ الْوَفِیُّ۔

مودبانہ سلام، دل کی گہرائیوں سے قبول ہو اور یقین کیجئے نفس آپ کی عنایتوں کا اعتراف کرنے والا ہے، یقیناً ہم نے آپ کے اس گھر سے منتقل ہو جانے پر بہت افسوس کیا اور آپ کی دوری ہماری جانوں پر گراں گزری اور آپ کی جدائی نے ہمیں غمگین کر دیا ہم آپ سے سبق پڑھتے تھے۔ اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ ہمارے درمیان یہاں تک ٹھہریں گے کہ ہم آپ کے سامنے فارغ ہوں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہ اللہ کی مرضی حائل ہو گئی نہ کہ ہماری مرضی۔ پس آپ نے یہاں سے سفر کیا۔ ہم ہمیشہ آپ کی ضرورت محسوس کریں اور آپ کے میٹھے چشمے کی رغبت کرتے رہیں گے اور آپ کے علم اور وسیع علم اور بڑی عنایت سے کچھ توشہ لینے کی طرف میلان رہے گا۔ ہماری بڑی تمنا تھی کہ جو آپ نے شروع کیا اس کو ختم کریں اور آپ اپنے لگائے ہوئے پودے کا پھل دیکھ لیں

۔ تحقیق پک چکا ہے اور اس کا پھل آ چکا ہے۔

ہمارے سردار، بے شک ہم افسوس کرتے ہیں۔ اس سعادتمند موقع کا جس کو ہم نے ضائع کیا جو کہ آپ کے رہتے ہوئے ہم کو حاصل تھا اور یہ آسان تھا کہ ہم آپ کی نفع مند توجیہات سے زیادہ فائدہ اٹھاتے اور آپ کی مضبوط رہنمائی اور خیر پر کی دلالت پر عمل کرتے اور اب ہمارا اس وقت افسوس کرنا فضول ہے۔ ہم استاد جیسی نعمت کو یاد کرتے ہیں بے شک انہوں نے ہمارے اخلاق مضبوط کو کیا ہمارے نفوس کو مہذب بنایا اور ہماری عقلوں کو روشن کیا اور ہمیں رشد و ہدایت کے نشان بتائے اور ہمارے دلوں میں دین کی خاطر جنگ کی روح پھونکی اور اسی طرح حق پر غیرت پیدا کی۔ پس ہم آپ کا اس بارے میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی سے بڑی بھلائی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ استاد کو لمبی صحت عطا کرے اور اس پر عافیت کا پردہ ڈالے۔

اور برائے مہربانی لائق شان اور نہایت احترام کے ساتھ سلام پیش کرتے ہیں قبول فرمائیں۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۲۷) (مشق نمبر ۲۷)

اِنْتَقَلَ خَالُكَ اِلٰی بَاكِسْتَانَ فَاكْتُبْ اِلَيْه رِسَالَةً (تَاَسَفُ فِيْهَا وَ تَذْكُرَ عَلَيْكَ فَضْلَهٗ وَ عَنَايَتَهٗ بِكَ)

تیرا خالو پاکستان کی طرف منتقل ہو گیا پس اس کی طرف افسوس بھرا خط لکھیں اور اپنے آپ ان کی مہربانی اور شفقت کا ذکر کریں۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، اظهار التأسف علي فراقه (ذكر فضله عليه و عنايته بك، حنينك الیٰ لقائه، الختام (تمني الخير و دوام الصحة)

اَلرِّسَالَةُ اِلَى الْخَالِ

ماموں یا خالو کی طرف خط

خَالِیْ الْجَلِیْلُ!

اَلسَّلَامُ :عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بَعْدَ سَلَامٍ مَسْنُوْنٍ اَکْتُبُ اَحْوَالَ قَلْبِیْ وَکَیْفِیَةَ اَھْلِ بَیْتِیْ۔

یَاخَالِی الْجَلِیْلُ! اَلْیَوْمَ فِی الصَّبَاحِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِذَا خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَخْبَرَنِی اَبِیْ عَنْکَ اَنَّ خَالَکَ سَیَنْتَقِلُ مِنَ الْھِنْدِ اِلَی الْبَاکِسْتَانَ صَدِّقْ یَاخَالِیْ قَدْ صِرْتُ مَغْمُوْمًا وَمُدْھِشًا وَمُتَحَیِّرًا۔ وَبَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ تَفَکَّرْتُ عَنْ فِرَاقِكَ وَتَسَلَّیْتُ قَلْبِیْ وَقُلْتُ فِیْ قَلْبِی ھٰذَا الْفِرَاقُ عَارِضِیٌّ وَلٰکِنْ مَتٰی اَتَخَلَّلُ عَنْ شَفْقَتِكَ وَحُبِّكَ لِاَنَّكَ کُنْتَ لِیْ کَاَبِیْ وَکَانَتْ خَالَتِیْ کَاُمِّیْ وَکَانَ حَامِدٌ وَحَمِیْدَةٌ کَاَخِیْ وَاُخْتِیْ۔ لَیْسَ ھٰذَا الْفِرَاقُ اِلَّا مِنْ کُلِّ الْاَفْرَادِ کَیْفَ أَنْسَاهُ فِیْ عُمَرِیْ۔ کَانَ حَامِدٌ یَلْعَبُ مَعِیْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکَانَتْ حَمِیْدَةُ تَلْعَبُ مَعَ اُخْتِیْ۔ کَیْفَ اَنْسَی وَقْتَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ وَکُنَّا دَرَسْنَا وَحَفِظْنَا الدُّرُوْسَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِاَیِّ وَلَدٍ اَحْفِظُ دُرُوْسِیْ الْآنَ۔ اَنَا اَتَاَسَّفُ عَلٰی فِرَاقِکُمْ وَلٰکِنْ اَرْضِی بِقِسْمَةِ الْجَبَّارِ فِیْنَا لِاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ رَاحِلَةٌ۔

فِیْ آخِرِ رِسَالَتِیْ اَدْعُوْ اللّٰہَ لَکُمْ اَنْ یُسْبِغَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ثَوْبَ الْعَافِیَةِ۔ آمین

اِبْنُ اُخْتِكَ الصَّغِیْرَةِ۔ یَحْیٰی

سلام مسنون کے بعد میں اپنے دل کے احوال اور گھر والوں کی کیفیت لکھتا ہوں۔

اے بزرگ ماموں آج صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے آپ کے بارے میں میرے والد نے خبر دی کہ آپ کے خالو ہندوستان سے عنقریب پاکستان منتقل ہو جائیں گے۔ اے میرے خالو آپ یقین کریں میں مغموم مدہوش اور حیران ہو گیا۔ اور تھوڑے سے وقت کے بعد میں نے آپ کی جدائی کے متعلق سوچا اور میں نے اپنے دل کو تسلی دی اور میں نے اپنے دل میں کہا یہ عارضی جدائی ہے لیکن جس وقت بھی میں آپ کی شفقت اور آپ کی محبت کا خیال دل میں لاتا ہوں اس لئے کہ آپ میرے لئے میرے باپ کی طرح اور میری خالہ میری ماں کی طرح اور حامد اور حمیدہ میرے بھائی اور بہن کی طرح تھے۔ ان تمام افراد کی جدائی میں اپنی عمر میں کیسے بھولوں گا۔ حامد میرے ساتھ عصر کے بعد کھیلتا تھا۔ اور حمیدہ میری بہن کے ساتھ کھیلتی تھی میں عصر کے بعد کے وقت کو کیسے بھول جاؤں اور ہم مغرب کی نماز کے بعد سبق پڑھتے اور یاد کرتے تھے۔ اب میں کس لڑکے کے ساتھ اپنے اسباق یاد کرونگا۔ میں آپ کی جدائی پر افسوس کرتا ہوں لیکن میں اللہ کی تقسیم پر راضی ہوں اس لئے کہ ہر چیز کوچ کر جانے والی ہے۔

اپنے خط کے آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو عافیت کا کپڑا اوڑھا دے۔ آمین!

آپ کا بھانجا یحییٰ

رِسَالَةُ صَدِيْقٍ فِي الْاِعْتِذَارِ

دوست کے نام عذر پیش کرنے کا خط

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض (ذکر المودة بینهما، المانع الذی حال درن الکتابة الیه، الاعتذار، الختام۔

اَخِیْ الْوَفِیْ وَصَدِیْقِی الْحَمِیْم

اَهْدِیْ اِلَیْكَ تَحِیَّةً وَسَلَامًا وَاَبُثُّ اِلَیْكَ اَشْوَاقِیْ وَاَرْجُوْ لَكَ الْخَیْرَ

وَالْهَنَاۃ وبعد:

فَقَدْ وَصَلَتْ رِسَالَتُكَ مُعَبِّرَةٌ عَنْ رَقِيْقِ شُعُوْرِكَ وَصَفَاءِ وُدِّكَ وَصَادِقُ حُبِّكَ۔ وَاِنَّكَ قَدْ عَاتَبْتَ اَخَاكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكْتُبْ اِلَيْكَ مُنْذُ شَهْرَيْنِ وَلَمْ يَرُدَّ اِلَيْكَ جَوَابَ رِسَالَتِكَ وَلَكَ حَقٌّ لِلْعِتَابِ۔ وَلٰكِنْ لِيَعْلَمْ الْاَخُ اَنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِى مِنَ الْكِتَابَةِ طُوْلَ هٰذِهِ الْفَتْرَةِ اِلَّا اِسْتِعْدَادِى لِاِمْتِحَانِ لِشَهَادَةِ الْاِبْتِدَائِيَةِ فَاَرْجُوْ مِنْكَ الْمَعْذِرَةَ، وَهَا اَنَا قَدْ اَدَّيْتُ الْاِمْتِحَانَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ عَلٰى اَحْسَنِ حَالٍ۔ وَفَرَغْتُ مِنْهُ فَبَدَرْتُ اِلَيْكَ بِالْكِتَابَةِ وَاِنِّى لَمُعْتَرِفٌ بِتَقْصِيْرِى فَاَسْتَعْذِرُ اَخَاكَ۔

وَاِنِّى لَاَمْكُثُ هُنَا فِى الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ اُسْبُوْعٍ حَتّٰى تَظْهَرَ النَّتِيْجَةُ وَلَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ اِلَى السَّدَادِ فِى الْاِجَابَةِ فَاَرْجُو النَجَاحَ حَقَّقَ اللّٰهُ لِىْ الْآمَالَ وَوَفَّقَنِىْ وَاِيَّاكَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى۔

وَفِى الْخِتَامِ تَقَبَّلْ مِنْ اَخِيْكَ الْمُحِبِّ اَزْكٰى التَّحِيَاتِ وَاَكُوْنَ سَعِيْدًا لَوْ بَلَّغْتَ ذٰلِكَ حَضْرَةَ الْوَالِدِ الْجَلِيْلِ وَاِخْوَتِكَ الْاَعِزَّةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ، حَمِيْدٌ

میرے وفادار اور گہرے دوست

میں آپ کی طرف محبت اور عقیدت بھرا سلام ہدیہ کر رہا ہوں اور اپنے شوق سے واقف کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا خط ملا جو کہ آپ کے عمدہ شعور کی غمازی اور آپ کی محبت کی خوبی اور آپ کی محبت کی سچائی کو بیان کرتا ہے اور بے شک آپ نے اپنے بھائی کو اس بات پر معتوب ٹھہرایا کہ ان دو ماہ سے آپ کی طرف خط نہیں لکھا اور نہ ہی آپ کے خط کا جواب

دیا اور آپ کو عتاب کرنے کا حق ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ مجھے کس چیز نے خط لکھنے، اور اس لمبے عرصے میں کسی چیز نے نہیں روکا مگر میری امتحان کی تیاری نے ابتدائی درجات کے لئے۔ پس میں امید کرتا ہوں آپ سے معذرت کی اور ہاں میں نے اللہ کے فضل سے امتحان دیدیا ہے۔ اور اچھی حالت میں دیا ہے۔ اور اس سے فارغ ہوگیا ہوں۔ پس میں آپ کی طرف خط لکھنے میں جلدی کر رہا ہوں اور بے شک میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے معذرت طلب کرتا ہوں۔ اور بے شک میں یہاں ٹھہروں گا ایک ہفتے تک تا کہ نتیجہ آ جائے۔ اور اللہ نے مجھے جواب لکھنے کی توفیق دی پس میں کامیابی کی امید رکھتا ہوں حصہ بنا دے اللہ میری امیدوں کو اور تجھے اور آپ کو اس چیز کی توفیق دے جو وہ پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

اور آخر میں اپنے پیارے بھائی کی طرف سے پاکیزہ سلام قبول کریں اور میں خوش نصیب ہونگا کہ اگر آپ والد گرامی کی خدمت میں سلام پہنچا دیں اور اپنے پیارے بھائیوں کی طرف۔ والسلام

اَلتَّمرِیْنُ (۷۳) (مشق نمبر۷۳)

دَعَاكَ صَدِيْقٌ لِزِيَارَتِهٖ فِي مَدِيْنَةِ لَكْنُؤَ

(ثُمَّ طَرَأَ مَايَمْنَعُكَ فَاكْتُبْ اِلَيْه تَعْتَذِرُ)

تجھے تیرے دوست نے اپنی زیارت کے لئے لکھنؤ شہر میں آنے کی دعوت دی

(پھر تم کو اچانک کوئی عذر پیش آ گیا تو آپ اس کی طرف اپنا عذر لکھیں)

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، رغبته فى الاشارة الى جمال المدينه ومحاسنها العلمية، المانع الذى طرأ، اسفك للتخلف، الختام۔

اَخِیْ الْمُحِبُّ وَصَدِیْقِی الْحَمِیْمُ! تَحِیَّةً وَسَلَامًا۔

بَعْدَ تَحِیَّةٍ وَسَلَامٍ فَقَدْ وَصَلَنِی خَطُّكَ فِی الْاُسْبُوْعِ الْمَاضِیَةِ وَكُنْتُ مَشْغُوْلاً فِی اَمْرٍ اَهَمَّ۔ اَلْیَوْمَ بَعْدَ الْفُطُوْرِ قَرَأْتُهٗ وَسُرِرْتُ وَفَرِحْتُ بِهٖ جِدًّا لِاَنَّكَ دَعَوْتَنِی اِلٰی مَدِیْنَتِكَ لَكْنَؤ لِزِیَارَتِكَ فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ۔

یَا صَدِیْقِیْ صَدِّقْ عَلٰی حُرُوفِی وَكَلَامِی كُنْتُ مُسْتَعِدًّا لَمَّا عَلٰی سَفَرٍ اِلٰی مَدِیْنَةِ لِكْنَوء وَلٰكِنْ لَمَّا اسْتَاْذَنْتُ عَنْ اَبِیْ وَاُمِّی۔ قَالَا لِیَ مَالَكَ یَازَاهِدُ لِمَ لَاتَذْهَبُ اِلٰی اُخْتِكَ الصَّغِیْرَةِ اِلٰی لَاهُوْرَ هٰذَا اَمْرٌ اَهَمُّ فَاعْتَذِرْهُ الْآنَ یَااَخِی اَنَا اَسْتَعْذِرُ مِنْكَ لِاَنِّی لَاَقْدِرُ عَلٰی سَفَرٍ لِزِیَارَتِكَ فَتَقَبَّلِ مِنِّی هٰذَا الْعُذْرَ۔ وَاَعِدُ بِكَ اَنْ اٰتِیْكَ فِی السَّنَةِ الآتِیَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ وَالصَّدِیْقُ الْحَمِیْمُ۔

بعد سلام مسنون کے آپ کا خط مجھے گزشتہ ہفتہ میں وصول ہوا اور میں کسی اہم کام میں مصروف تھا۔ آج ناشتے کے بعد میں نے اس کو پڑھا اور مجھے اس سے مسرت اور بہت فرحت ہوئی اس لئے آپ نے مجھے اپنے شہر لکھنؤ کی زیارت کے لئے ان دنوں میں آنے کی دعوت دی ہے۔

اے میرے دوست! آپ میرے حروف اور کلام پر یقین کریں۔ میں آپ کے شہر لکھنؤ کی طرف سفر کے لئے بالکل تیار تھا لیکن جب میں نے اپنے والدین سے اجازت طلب کی تو ان دونوں نے مجھے کہا اے زاہد تو اپنی چھوٹی بہن صغیرہ کے پاس لاہور کیوں نہیں جاتا۔ یہ اہم کام ہے جس کا میں آپ سے عذر پیش کر رہا ہوں اے میرے بھائی میں آپ سے معذرت طلب کرتا ہوں اس لئے میں آپ کی زیارت کیلئے سفر کرنے پر قادر نہیں ہوں پس میری طرف سے یہ عذر قبول کریں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ سال انشاء اللہ آپ کے پاس آؤنگا۔

تَهْنِئَةُ مَرِيْضٍ عُوْفِي

مریض کو صحت یاب ہو جانے پر مبارکباد دیں

العناصر: الديباجه، الافتتاح، الغرض، لالتهنئة، سروره و سرور الاخوان، الختام، تمنى الخير و السعادة۔

اَخِي الْمُحِبُّ وصَدِيْقِي الْكَرِيْمِ.......... اَمْتَعَنِي اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِكَ تَسَلَّمْتُ الْيَوْمَ رِسَالَةً مِنْ اَخِيْكَ الصَغِيْرِ وَهِيَ تَحْمِلُ لِي الْبُشْرىٰ بِاَنَّ اللّٰهَ قد مَنَّ عَلَيْك بِالشَفَاءَ وَاَلْبَسَكَ حُلَلَ الصِحَةِ وَالْعَافِيَةِ فَلَهُ عَظِيْمُ الشُكْرِ عَلٰى هٰذِهِ الْمَنَّةِ۔

اَخِي وَصَدِيْقِي! قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْاَنْبَاءَ بِخُطُوْرَةِ الْحَالِ وَجَفَاءَ الدَهْرِ الغَشُومِ فَكُنْتُ اَتَقَلَّبُ عَلٰى اَحَرَّ مِنَ الْجَمَرِ وَاَبِيْتُ اَتَضَرَّعُ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْهِ اَنْ يُعِيْدَ عَلَيْكَ صِحُتَكَ وَيَسْبِغَ عَلَيْك ثَوْبَ الْعَافِيَةِ، فَمَا اَنْ سَمِعْتُ تِلْكَ الْبُشْرىٰ مِنْ اِبْلَالِكَ مِنْ مَرْضِكَ حَتّٰى كَدَتُ اَطِيْرُ فَرْحًا وَلَوْ كُنْتَ بَيْنَنَا مَعْشَرَ الْاَخْوَانِ لَشَهِدْتَ وُجُوْهًا عَلَيْهَا نَضْرَةَ الْفَرْحِ وَعُيُوْنًا تَلْمَعُ بِضِيَاءِ السُّرُوْرِ وَقُلُوْبًا تَفِيْضُ بِالْغِبْطَةِ وَلَالْاِبْتِهَاجِ وَكَيْفَ لَاتَهَزَنَا هٰذِهِ الْبُشْرٰى وَاَنْتَ زَهْرَةُ مَجْلِسِنَا كُلٌّ يُحِبُّكَ لِكَرِيْمِ سَجَايَاكَ وَطَهَارَةِ خَلْقِكَ وَحُبِّكَ لِلدِّيْنِ وَالْحَمِيَّةِ لَهُ۔

اَخِي الْوَفِي! اِنَّ صَدِيْقٌ اُجِدُ فِيْهِ لِنَفْسِيْ حُسْنَ الْمَوَاسَاةِ وَجَمِيْلَ السَّلْوٰى فِي كُلِّ نَازِلَةٍ فَاَحْرِصُ عَلٰى حَيَاتِكَ وَاَضُنُّ بِطُوْلِ بَقَائِكَ وَاَفْرَحُ بِصُحْبَتِكَ وَاَخُوَتِكَ۔ فَنَشْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى هٰذِهِ النِعْمَةِ الَّتِي وَهِبَهَالَكَ وَاَسْاَلُهُ اَنم يَحْفِظَكَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

میرے پیارے بھائی اور معزز دوست۔ اللہ آپ کی لمبی زندگی سے مجھے نفع دے۔ میں نے آج آپ کے چھوٹے بھائی سے خط وصول کیا اور وہ میرے لئے خوشخبری لئے ہوئے تھا۔ کہ اللہ نے آپ پر شفاء کے ذریعے احسان فرمایا اور آپ کو صحت اور عافیت کا لباس پہنچایا۔ پس اس لئے اس احسان پر شکر عظیم ادا کرنا چاہئے۔

میرے بھائی اور میرے دوست۔ یقیناً میں حال کی بلندی اور ظالم زمانے کی جفا کی وجہ سے خبر سن چکا تھا۔ پس میں گویا کہ گرم انگاروں پر الٹ پلٹ ہونے لگا اور اللہ کے حضور آہ وزاری کرنے لگا اور اسی لئے عاجزی انکساری کرنے لگا کہ وہ آپ پر آپ کی صحت کو لوٹا دے اور آپ کو عافیت کی چادر اوڑھا دے پس جب میں نے آپ کی بیماری سے صحت یاب ہونے کی خبر سنی تو میں خوشی کی وجہ سے پھولے نہ سمایا۔ اگرچہ ہمارے درمیان بھائیوں جیسا تعلق ہے، البتہ تو چہروں کو دیکھے کہ ان پر خوشی کی رونق اور آنکھیں مسرت کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھے گا اور دلوں کو رشک کے ساتھ خوشی سے بھرا ہوا پاتا ہے۔ ہم اس خوشخبری کو کیسے روند سکتے ہیں اور تو ہماری مجلس کا پھول ہے۔ ہر ایک تجھ سے تیری طبیعت کی نرمی اور تیرے گروہ کی پاکیزگی اور تیری دین کی محبت اور مروت کا دم بھرتا ہے۔

میرے وفادار بھائی بے شک تو ایک دوست ہے کہ میں جس میں اپنے مدد کرنے کی خوبی اور ہر اترنے والی چیزیں شہد جیسی خوبصورتی دیکھتا ہوں پس میں تیری زندگی پر حرص کرتا ہوں اور لمبی زندگی کی خصوصی دعا کرتا ہوں میں تیری صحبت اور بھائی چارے سے خوش ہوں اور اللہ کا اس نعمت پر جو اس نے تجھے عطا کی شکر گزار ہوں اور میں اس سے سوال کرتا ہوں تیری حفاظت کا ہر بری چیز سے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۴)(مشق نمبر۷۴)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى صَدِيْقِكَ

(تَهْنِئَةٌ بِنَجَاحِهِ فِى الْاِمْتِحَانِ)

اپنے دوست کی طرف خط لکھیے جس میں اس کو امتحان میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دیں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، سرورہٗ و سرور اهل الاصدقاء، النجاح ثمرة جدّهٖ والستعامة علىٰ الطريق، السوىّ، حثه على العمل فى القابل، والاستعانه، باللّٰه، الختام۔

اَخِى الْمَحْبُوبُ وصَدِيْقِى الْحَمِيْمُ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ بَعْدَ سَلَامٍ مَسْنُوْنٍ۔ اَنَا بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَيْفَ صِحَّتُكُمْ بَعْدَ الْاِمْتِحَانِ والنَتِيْجَةِ قَدْ اَخْبَرَنِى اَبِىْ فى الصَبَاحِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَنَّ صَدِيْقَكَ الْحَمِيْمَ قَدْ نَجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِىّ قَدْ كُنْتُ فَارِحًا وَ مَسْرُوْرًا فَاَخْبَرْتُ عَنْ نَجَاحِكَ لِكُلِّ صَدِيْقٍ فِى مَحَلَّتِى۔ فَكُلُّ فَرْدٍكَانَ مُسْرُوْراً بَسَمْعِ نَجَاحِكَ وَيُهَنِّئُكَ بِحُبِّ الْقَلْبِ۔

يا اَخِى هٰذِهٖ ثَمْرَةُ جُحْدِكَ فِى التَّعْلِيْمِ وَسَعْىِ اَسَاتِذَتِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ لَايُضِيْعُ جُهْدَ الرَّجُلِ الْمُجْتَهِدِ بَلْ يَفْتَحُ لَهٗ اَبْوَابَ النَجَاح وَالْفَوْزِ۔

كُلُّ صَدِيْقٍ مِنا يُهَنِّئَكَ عَلٰى نَجَاحِكَ الْعَظِيْمُ لَقَد مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَنًّا خَاصًا۔

اَنَا اُوْصِيْكَ اَنْ تَسْتَقِيْمَ عَلَى الطَّرِيْقِ السَّوِيِّ وَاجْتَهِدْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِحُصُوْلِ نَجَاحِ الْآخِرَةِ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ فِي كُلِّ عَمَلِكَ۔ حَفِظَكَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ و مُصِيْبَةٍ وَاذْكُرْنَا فِيْ دَعْوَاتِكَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اَنَا اَدْعُوْلَكَ اَيْضًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

صَدِيْقُكَ الْحَمِيْمُ

سلام مسنون کے بعد! الحمد للہ میں خیریت سے ہوں اور آپ کی صحت امتحان اور نتیجے کے بعد کیسی ہے۔ مجھے میرے والد نے صبح فجر کی نماز کے بعد خبر دی کہ آپ کا گہرا دوست سالانہ امتحان میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اور میں بہت خوش اور مسرور ہوا پس میں نے آپ کی کامیابی کی خبر سے متعلق اپنے محلے میں ہر دوست کو دی۔ پس ہر ایک آپ کی کامیابی کی خبر سن کر خوش ہوا اور وہ سب آپ کو دل کی گہرائی مبارکباد دیتے ہیں۔

میرے بھائی یہ آپ کے اساتذہ کی کوشش اور آپ کی اپنی تعلیم میں محنت کا ثمرہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے آدمی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے کامیابی اور کامرانی کا دروازہ کھول دیتا ہے ہم میں سے ہر ایک دوست آپ کو اس عظیم کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے۔ تحقیق اللہ نے آپ پر خاص احسان کیا۔

میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ آپ سیدھے راستے پر ڈٹے رہیں اور دن رات آخرت کی کامیابی کے حصول کیلئے محنت کریں اور اللہ سے اپنے ہر عمل میں مدد طلب کریں۔ اللہ آپ کی ہر آفت اور مصیبت سے حفاظت فرمائے اور آپ ہمیں ہر نماز کے بعد اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں میں بھی آپ کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔

آپ کا گہرا دوست

تَعْزِيَةُ صَدِيْقٍ مَاتَ وَالِدُهٗ

اپنے دوست کو والد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا خط لکھیں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، مشاركته فى الألم، و تسليته و تخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة، للفقيد، الختام۔

اَخِىْ الْمُحِبُّ وَصَدِيْقِى الْحَمِيْمُ! تَحِيَّةً وَسَلَامًا

بَلَغَنِىْ خَبَرَ وَفَاةِ وَالِدِكَ فَكَانَ كَسَهْمٍ صَائِبٍ وَقَعَ فِى الْقَلْبِ فَاسْوَدَّتِ الدُنْيَا فِى عَيْنَىَّ، هٰذِهِ الْمُصِيْبَةُ فَالرُّزْءُ فَادِحٌ وَالْخَطْبُ عَظِيْمٌ

اَخِىْ اِنِّى اُعَزِّيْكَ اَجْمَلُ الْعِزَآءِ وأشَاطِرُكَ فِى هَمِّكَ الْاَحْزَانِ وَأَرْجُوْاَن تَعْتَصِمُ بِالصَبْرِ وَتَسْتَعِيْنَ بالصَّلوٰةِ۔ وَهٰذَا هُوَ دَأَبُ الْمُوْمِنِ الْحَقِ وَاِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَدْمَةِ الْاُوْلٰى كَمَا قَالَهٗ النَبِىُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاشَكَ فِى اَنَّ هٰذِهِ الْفَاجِعَةً قَدْ اَنْهَكَتْكَ وَنَقَلَتْكَ مِنْ طُوْرٍ اِلٰى طُوْرٍ۔ كُنْتَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فِى حِضَانَةِ اَبِيْكَ الْفَقِيْدِ هُوَ يَكْفُلُكَ وَيَقُوْمُ بِاَمْرِكَ۔ وَالْاٰنَ اٰلَ اِلَيْكَ مَسْئُولِيَةُ لِفَقِيْدٍ فَأَنْتُ الْيَوْمَ تَنُوْبُ عَنْ وَالِدِكَ فى تَكَفُّلِ اِخْوَتِكَ الصِّغَارِ وَمَوَاسَاةُ اُمِّكَ الْحَزِيْنَةِ۔ وَاَنْتَ لَهَا بَعْدَ ذَالِكَ تَعْزِيَةٌ وَسَلوٰى۔ فَتَشَجَّعَ اَيُّهَا الْاَخُ الْفَاضِلُ وَاحْتَمِلْ كُلَّ مَا تَلَاقِيْهِ فِى هٰذَا السَبِيْلِ بِجِلْدٍ وَاَنَاةٍ وحَزْمٍ وَعَزْمٍ أَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يُلْهِمَكَ الصَبْرَ وَاَنْ يغْفِرَ لِلْفَقِيْدِ وَيَسْبُلَ عَلَيْهِ سَحَائِبَ رَحْمَتِهٖ وَرِضْوَانِهٖ

اَخُوْكَ الْوَفِىُّ وَ صَدِيْقُكَ الْحَزِيْنُ

مجھے آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی جو کہ ایک سیدھے تیر کی طرح دل پر لگی

پس دنیا میرے سامنے سیاہ ہوگئی اور یہ مصیبت آپ کے لئے بہت بڑی ہے پس یہ درد ناک مصیبت ہے اور بہت بڑے صدمے کی بات ہے۔

میرے دوست ! میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرتا ہوں اور تیرے غم بھرے دکھ میں حصہ دار ہوں، اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ صبر کا دامن پکڑیں گے اور نماز کے ذریعے مدد مانگیں گے۔ اور یہی سچے مومن کی شان ہے۔ بے شک صبر پہلی ہی مصیبت کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مصیبت نے تجھے کمزور کر دیا اور تجھے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کر دیگی میں اس دن سے قبل تو اپنے مرحوم باپ کی پرورش میں تھا وہ آپ کی کفالت کرتے تھے اور تیرے معاملہ کو پورا کرتے تھے اور ان کی جدائی کی وجہ سے یہ کچھ تری طرف نوٹ آیا۔ پس تو آج کے دن سے اپنے والد کی طرف سے چھوٹے بھائیوں کی کفالت کرنے پر ثواب دیا جائے گا اور اپنی غمگین ماں کے المیہ کے بدلے اور تو ہی اس کے لئے اس کے بعد تسلی کا ذریعہ ہے بس آپ دلیر بنیں (مت گھبرائیں) اے میرے صاحب مرتبہ بھائی اور اس راستے میں جو بھی تکلیف پہنچے برداشت کرے اور بردباری اور صبر کے ساتھ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صبر کی توفیق دے اور آپ کے مرحوم باپ کی مغفرت کرے اور اس پر اپنی رحمت اور رضا کے بادل برسائے (بارش برسائے)۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۷۵)اَلتَّمْرِیْنُ (۷۵)

لَكَ صَدِيْقٌ تُوُفِّيَتْ وَالِدَتُهٗ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ

(تَعَزِّيْهِ وَتُشَارِكُهٗ فِيْ حُزْنِهٖ وَتَسْلِيَهٖ)

آپ کے ایک دوست کی والدہ وفات پا گئی ہے اس کی طرف تعزیت

اوراس کے غم میں شریک ہونے اور تسلی دینے کا خط لکھیے

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح، الغرض، (علمك بوفاة والدته، الملك عجزك عن الذهاب اليه، الحث على اصبر، طلب الرحمة، للمرحومة، الختام

اَخِی الْمُحِبُّ وَصَدِيْقِى الْمُخْلِصُ!

تَحِيَّةً وَسَلَامًا بِصَمِيْمِ الْقَلْبِ۔ بَعْدَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ قَدْ اَسَفْتُ كَثِيْرًا عَلٰى هٰذَا اِذْ اَخْبَرَنِى خَالِى اَنَّ اُمَّ صَدِيْقِكَ نَعِيْمٍ قَدْ مَاتَتْ قَبْلَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ مَرَضٍ طَوِيْلٍ كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ لِىْ كَالْكَهْرُبَاءِ الْحَارِقَهِ قَدِ اكْتَئَبَ قَلْبِىْ بِهٰذَا الْخَبَرِ وَكِدْتُ اَنْ اَبْكِىْ عَلٰى مَوْتِ اُمِّكَ الْعَزِيْزَةِ وَكُنْتُ مَحْزُوْنًا اِذَا دَخَلْتُ فِى بَيْتِى فَسَئَلَتْنِىْ اُمِّىْ عَنْ كَيْفِيَتِىْ الْحَاضِرَةِ۔ مَالَكَ يَاابْنِى۔ فَاَخْبَرْتُهَا عَنْ هٰذا الْحُزْنِ۔

اَخِیْ الْعَزِيْزُ هٰذَا الْهَمُّ وَالْحُزْنُ لَيْسَ بِمُنْتَهَيٍ۔ وَلٰكِنْ اَلصَّبْرُ شَيْئٌ عَظِيْمٌ۔ اَنَا اُعَزِّيكَ وَ اُسَلِّيْكَ عَلٰى وَفَاةِ اُمِّك هٰذَا الْاَلَمُ عَجِيْبٌ لَابَدْلُ لَهٗ فِى هٰذِهِ الدُّنْيَا۔ اَنَا شَرِيْكٌ فى حَمِّك وَحُزْنِكَ عَلٰى وَفَاةِ اُمِّكَ الْمَحْبُوْبَةِ الْمَرْحُوْمَةِ۔

بَرَّدَ اللّٰهَ قَبْرَهَا وَجَعَلَ جَنَّةٌ مَثْوَاهَا

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ

دل کی گہرائیوں سے سلام قبول ہو۔ بعد سلام کے یقیناً میں اس پر بہت افسوس ہوا کہ جب میرے خالو نے مجھے خبر دی کہ تیرے دوست نعیم کی والدہ فوت ہوگئی ہے۔ دو دن قبل طویل بیماری کے بعد۔ یہ خبر میرے لئے جلا دینے والی بجلی کی طرح تھی۔ میرا دل بھر آیا اس خبر کے ساتھ اور قریب تھا کہ میں آپ کی پیاری والدہ کی موت پر رونے لگوں

اور میں غمگین حال میں گھر میں داخل ہوا تو میری ماں نے مجھ سے میری موجودہ حالت سے متعلق پوچھا اے میرے بیٹے تجھے کیا ہوا تو میں نے انہیں اس غم کی خبر دے دی۔

میرے پیارے بھائی یہ دکھ اور غم ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اور لیکن صبر بڑی عظیم چیز ہے۔ میں آپ سے تعزیت کرتا ہوں اور آپ کو آپ کی والدہ کی وفات پر تسلی دیتا ہوں۔ یہ ایک عجیب صدمہ ہے جس کا اس دنیا میں کوئی بدل نہیں میں آپ کے دکھ اور غم میں والدہ مرحومہ کی موت پر برابر کا شریک ہوں۔

اللہ اس کی قبر کو ٹھنڈا کرے اور جنت کو اس کا ٹھکانا بنائے۔

آپ کا مخلص بھائی

رِسَالَةُ شُكْرٍ

(لِصَدِيْقٍ اَهْدٰى اِلَيْكَ كِتَابًا فِى الْاِنْشَاءِ)

(ایک دوست کی طرف شکریہ کا خط لکھئے جس نے آپ کی طرف انشاء
سے متعلق کتاب ہدیہ بھیجی)

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (اثر الهدية فى النفس و بيا مزاياها الشكر) الخنام (تمنى الخير والسعادة۔

حَضْرَةُ الْاَخِ الْفَاضِلُ..........

سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرِضْوَانُهٗ عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ فِى خَيْرٍ مَاوَدُّلَكَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ صِحَةِ الْجِسْمِ وسَعَادَةِ الرُّوْحِ وَعَافِيَةِ الْبَالِ وَبَعْدَ۔

يَسُّرُنِى جِدًا اَنْ اَبْعَثَ لَكَ كَلِمَةَ الشُّكْرِ وَالْاِمْتِنَانِ عَلٰى هَدِيَتِكَ الطَرِيْفَةِ كتاب " النحو الواضح" وَالْحَقُّ اَنَّكَ بَعَمَلِكَ هٰذا اَسْدَيْتَ اِلَى سَائِرِ طَلَبَةِ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَةِ فِى الْهِنْدِيْدًا الَاتُنْسِى وَلَايَسَعُهُمْ الْاِسْتِغْنَاءُ عَنْهُ۔

وَلَايُدْرِكُ خَطَرَ هٰذَا الْمَجْهُوْدِ اِلَّا مَنْ عَرَفَ عَرَاقِيْلَ هٰذَا الطَّرِيْقِ وَعَالَجَ بِنَفْسِهٖ فَتَحَ هٰذَ الْبَابَ وَحَاوَلَ اَنْ يُنْشِئَ فِي الطَّلَبَةِ ذَوْقَ الْاَدَبِ الصَّحِيْحِ وَيُدَرِّبُهُمْ عَلَى التَّرْجَمَةِ وَالْاِنْشَاءِ فَلَمْ يَجِدْ بَيْنَ يَدَيْهِ رَسْمًا يَتْبَعُهٗ وَلَا مِثَالًا يَقْتَدِيْهِ وَلَا مُعَلِّمًا يَهْدِيْهِ فَجَاءَ كِتَابُ الْاَخِ الْفَاضِلِ سَدًّا لِهٰذَا الْفَرَاغِ وَقَضَاءً لِتِلْكَ الْحَاجَةِ، وَاَدَاءً بِذٰلِكَ الْوَاجِبِ

هٰذَا وَقَدْ تَصَفَّحْتُ الْكِتَابَ وَ وَقَفْتُ عَلٰى كُلِّ فَصْلٍ مِنْهُ فَوَجَدْتُهٗ وَافِيًا فِي الْمَوْضُوْعِ، وَاَحْسَنَ مَاكُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَرَاهُ وَرَاَيْتُ اَنَّ هٰذَا الْاُسْلُوْبَ يَرْسُمُ لِلتِّلْمِيْذِ طُرُقَ الْاِنْشَاءِ وَيُوْضِحُ لَهُمْ مَنَاهِجَهٗ وَيُرْشِدُهُمْ اِلٰى صِحَّةِ التَّعْبِيْرِ وَالتَّرْجَمَةِ وَيَأْخُذُبِهِمْ اِلَى الْمُسْتَوَى الْمَطْلُوْبِ فِي اَقْرَبِ وَقْتٍ وَاَسْهَلِ طَرِيْقٍ وَيَحْفَظُهُمْ مِنَ الْاَخْطَاءِ الْغَاشِيَةِ وَيَجْعَلُهُمْ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَعَوْنِهٖ يَتَذَوَّقُوْنَ حَلَاوَةَ الْاَدَبِ الْعَرَبِيِّ وَيُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ كَلَامٍ عَامِّيٍّ مُتَبَذِّلٍ، وَبَيْنَ كَلَامٍ عَالٍ بَلِيْغٍ وَيَنْتَهِيْ بِهِمْ اِلٰى فَهْمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَمَعْرِفَةِ الْاِعْجَازِ فِيْ بَلَاغَتِهٖ وَ وَاُسْلُوْبِهٖ وَتِلْكَ هِيَ الْغَايَةُ الْمَنْشُوْدَةُ الَّتِيْ لِاَجْلِهَا تَدْرُسُ الْعَرَبِيَّةَ فِي الْبِلَادِ النَّائِيَةِ عَنِ النَّاطِقِيْنَ بِالضَّادِ..

هٰذَا وَاَعُوْدُ اَشْكُرُ الصَّدِيْقَ الْفَاضِلَ عَلٰى عَمَلِهٖ وَاِهْدَاءِهٖ نُسْخَةً مِنَ الْكِتَابِ۔ فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تَنِمُّ عَنْ اِخْلَاصِهٖ وَصِدْقِهٖ وَوَفَائِهٖ بِالْاِخْوَانِ كَمَا اَنَّ عَمَلَهٗ يَدُلُّ عَلٰى سِعَةِ دَرْسِهٖ وَطُوْلِ مُمَارَسَتِهٖ بِالْكِتَابَةِ وَبَذْلِ جُهْدِهِ الْجَهِيْدِ فِي الْاَدَبِ الْعَرَبِيِّ۔ وَخِتَامًا اَسْأَلُ اللّٰهَ لَكَ كُلَّ تَوْفِيْقٍ وَسَدَادٍ۔ وَتَفَضَّلْ اَخِيْ بِقَبُوْلِ اَصْدَقَ اٰيَاتِ التَّقْدِيْرِ وَالْوِدَادِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مُثْنٍ عَلٰى فَضْلِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

صَدِيْقُكَ الْمُخْلِصُ

اللہ کی آپ پر سلامتی اور اس کی رضا ہو امید ہے کہ آپ ایسی خیریت سے ہوں گے کہ جس کو میں آپ کے لئے جسمانی اور روحانی اور مصیبت سے عافیت کے لحاظ پسند کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ کی طرف شکر اور احسان کے کلمات آپ کے عمدہ ہدیہ کتاب النحو الواضح کے عوض لکھ بھیجوں اور حق بات یہ ہے کہ بے شک آپ نے اپنے اس عمل کے ساتھ تمام مدارس عربیہ کے طلبا کی طرف جو ھندوستان میں ہیں نقد جو احسان کیا ہے تو نہیں بھولا اور ان کو اس سے استغناء ضرورت نہیں رہی اور کوئی نہیں جانتا۔ اس مشقت کی بلندی کو مگر وہ جس نے اسے راستے کی مصیبتوں کو پہچان لیا۔ اور اپنے نفس کا علاج کرلیا یہ دروازہ کھول دیا اور ارادہ کرلیا کہ طلباء میں صحیح ادب کا ذوق اور اصلاح ترجمہ اور انشاء پر کریں۔ پس کسی نے اس کے درمیان کوئی طریقہ نہ پایا کہ اس کی اتباع کرے اور نہ کوئی مثال کہ اس کی اقتداء کرے اور نہ کوئی استاذ کہ اس کی رہنمائی حاصل کرے پس عظیم المرتبہ بھائی کتاب آ گئی۔ اس فراغت کو ختم (مصروف) کرنے کے لئے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے۔

اس کتاب کو یقیناً میں صفحہ صفحہ کر کے اور ہر فصل پر میں نے نظر دوڑائی پس میں نے اس کو موضوع کافی وافی پایا۔ اور آپ۔ نے بہت اچھا کیا جو چیز مجھے پسند تھی کہ میں اس کو دیکھوں اور میں نے دیکھا کہ یہ اسلوب لکھنے کا طالبعلم کے لئے انشاء کے طریقہ کو سیکھنے اور ان کیلئے اس کے طریقوں کی وضاحت کرتا ہے اور صحیح تعبیر اور ترجمہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کو درست سیدھے مطلوب کی جانب تھوڑے سے وقت میں اور آسان طریقے سے لے جاتا ہے اور ہر ڈھانک لینے والی غلطی سے محفوظ رکھتا ہے اور ان اللہ کی بے رخی اور مشیت کے مطابق ڈھال دیتا ہے جو عربی ادب کی مٹھاس کا ذوق رکھتے ہیں جو کہ عام عربی کلام بولنے والوں اور بلند مرتبہ بلیغ عربی بولنے والوں کے درمیان امتیاز کرسکتے ہیں اور ان کو قرآن کے سمجھنے اور اس کی بلاغت میں موجود اعجاز کو پہچاننے اور اس کے اسلوب کو سمجھتے ہیں اور یہی گمشدہ مقصود ہے جس کی وجہ عربی پڑھی جاتی ہے دور

کے ممالک میں ضاد کا نطق کرتے ہیں۔

میں دوسرا اس پر اپنے عظیم دوست کا اس کے اس عمل کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس کتاب کے نسخہ کو میری طرف ہدیہ کرنے پر بے شک ہدیہ بھائیوں کو اخلاص، سچائی اور وفاداری کو ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح کہ اس کا عمل اس کے سبق کی کوشش اور لکھنے سے متعلق لمبی محنت اور عربی ادب میں بہت زیادہ محنت کرنے پر اور آخر میں میں اللہ سے ہر توفیق اور اصلاح کا سوال کرتا ہوں اور برائے مہربانی میرے بھائی۔ تقدیر کی سچی نشانیوں کو قبول کیجئے۔

آپ کا مخلص دوست

اَلتَّمْرِيْنُ (٧٦) (مشق نمبر ٧٦)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى صَدِيْقٍ اَهْدٰى اِلَيْكَ قَلَمًا رَشِيْقًا

(تَشَكَّرْهُ عَلٰى حُبِّهٖ وَعَلٰى هَدِيَتِهٖ اِلَيْكَ)

دوست کی طرف ایک خط لکھئے جس نے آپ کی طرف ایک خوبصورت قلم ہدیہ بھیجا
اس میں اس کی محبت اور آپ کی طرف سے ہدیہ بھیجنے پر شکریہ ادا کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (قيمة الهدية واثرها فى النفس، الشكر، بيان فضل الهدى، وما جبل بِه على الوفاء) الختام

صَدِيْقِي الْعَزِيْزُ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا!

قَدْ وَصَلَتْنِيْ هَدِيَتُكَ مَا اَهْدَتْ اِلَيَّ بِحُبِّ قَلْبِكَ۔ قَدْ كُنْتُ مَسْرُوْرًا اِذَا حَصَلْتُ هَدِيَتَكَ مِنْ سَاعِي الْبَرِيْدِ۔ مَاكَانَ اِنْتِهَاءُ مَسَرَّتِي اِذَا فَتَحْتُ عُلْبَةِ هَدِيَتِكَ كَانَ فِيْهَا قَلَمًا رَشِيْقًا۔ صَدِّقْ يَا صَدِيْقِي قَدْ وَضَعْتُهُ عَلٰى مَقَامِ قَلْبِيْ لِاَظْهَارِ الْحُبِّ لَكَ فِي قَلْبِي۔ لَيْسَ هٰذَ الْقَلَمُ رَخِيْصًا بَلْ

هُوَ غَالٍ وَثَمِيْنٌ قَدْ اَثَّرَتْ هَدْيَتُكَ فِي نَفْسِي جِدًّا۔ اَنَا مَشْكُوْرٌ لَكَ جِدًا عَلٰى اِظْهَارِ حُبِّكَ بِالْهَدْيَتِه۔ وَفَضْلُ الْمُهْدِى هَذَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَفِظَهٗ مِن كُلِّ بَلَاءٍ وَمُصِيْبَةٍ بِدُعَاءِ مُهْدَى اِلَيْه اَنَا اَدْعُولَكَ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرة بَارَكَ اللّٰهُ فِي رِزْقِكَ، وَعِلْمِكَ وَعُمَرِكَ اَنْتَ الصَّدِيْقُ مِنْ الْمُخْلِصِيْنَ وَالْمُحِبِيْنَ لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا۔ حَفِظَكَ اللّٰه مِن كُلِّ شَرٍ وَسَتَرَكُلَّ عَيْبِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَة۔

اَخُوْكَ الْمُخْلِصُ حَمْزَةُ

آپ کا ہدیہ میرے پاس پہنچا جو آپ نے میری طرف اپنے دل کی محبت سے بھیجا۔ یقیناً میں بہت خوش ہوا جب آپ کا ہدیہ ڈاکیا سے میں نے حاصل کیا۔ تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جب میں نے تیرے ہدیہ کے ڈبے کو کھولا تو اس میں ایک عمدہ قلم تھا۔ یقین کریں میرے دوست، میں نے اس کو اپنے دل کی جگہ پر رکھا اپنے دل میں آپ کی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ قلم کوئی سستا نہیں بلکہ یہ بہت مہنگا اور قیمتی ہے آپ کے ہدیہ نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اس ہدیہ کے ذریعہ محبت کا اظہار کرنے پر اور ہدیہ کرنے والے کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ اس کو ہر بلاء اور مصیبت سے محفوظ رکھتے ہیں مہدیٰ الیہ کی دعا کی وجہ سے میں آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دعا مانگتا ہوں اللہ آپ کے رزق اور علم اور عمر میں برکت دے آپ مخلص اور محبت کرنے والے دنیا میں سچے دوستوں میں سے ہیں اللہ آپ کی حفاظت کرے ہر شر سے اور آپ کے ہر عیب کو قیامت تک چھپائے۔

آپ کا مخلص دوست حمزہ

اَلتَّمْرِيْنُ (۷۷) (مشق نمبر ۷۷)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى عَمِّكَ تَشْكُرُهٗ فِيْهَا

(عَلٰى سَاعَةٍ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ)

اپنے چچا کی طرف ایک خط لکھیے جس میں اس کا شکریہ ادا کریں آپ کی طرف ایک گھڑی ہدیہ بھیجنے پر

العناصر:

الدیباجه، الافتتاح۔ الغرض، (ما اثر العم، فائدة الساعة لك من نظم الاوقات وتأدية الصلوات على اوقاتها، شكرك علىٰ ذالك الختام۔

عَمِّی الشَّفِیْقُ حَفِظَكَ اللّٰهِ فِی الدَّارَیْنِ

تَحِیَةً وَّسَلَامًا انَا بِخَیْرٍ مَعَ اُسْرَتِیْ فِیْ بَیْتِی مِنْ كُلِّ اِعْتِبَارٍ هٰذِهٖ الرِّسَالَةُ فِی اِظْهَارِ تَشَكُّرٍ عَلٰی هَدِیْتِكَ۔ الَّتِی وَصَلَتْنِی فی شَكْلِ السَّاعَةِ۔ یَاعَمِّی صَدِّقْ انَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِهَدْیَتِكَ اُشَاهِدُهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلَا اِنْتِهَا ءَ سُرُوْرِیْ فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ بِالسَّاعَةِ۔ لَیْسَت هٰذِهِ السَّاعَةُ بَلْ هِیْ اِظْهَارُ حُبِّ قَلْبِكَ لِیْ۔ هٰذِهٖ هَدْیَةٌ ثَمِیْنَةٌ وَلِیَ فِیْهَا فَوَائِدُ كَثِیْرَةٌ مَثَلاً هِیَ تُسْعِدُنِی فِی نَظْمِ الْاَوْقَاتِ وَتَأْدِیَةِ الصَّلوَاتِ عَلَی اَوْقَاتِهَا وَعَلٰی الذِهَابِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ عَلَی الْوَقْتِ الْمُعَیَّنِ۔

مَرَّةً اُخْرٰی اَنَا اَشْكُرُكَ جِدًّا عَلٰی اِعْطَاءِ السَّاعَةِ۔ اَنَا اَدْعُو اللّٰه، لَكَ فِی كُلِّ صلوٰةٍ اِنْشَاءَ اللّٰهُ۔

اِبْنُ اَخِیْكَ الْعَزِیْزُ۔ حنظله

بعد سلام مسنون میں اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں ہر اعتبار سے خیریت سے ہوں یہ خط آپ کے اس ہدیہ کے اظہار تشکر سے متعلق ہے جو مجھے گھڑی کی صورت میں وصول ہوا۔ اے میرے چچا یقین کریں میں بہت خوش ہوں آپ کے ہدیہ کی وجہ سے میں بار بار اس کو ہر طرف سے الٹ پلٹ کر دیکھتا ہوں۔ اس گھڑی کی وجہ سے ان دنوں میری خوشی کی انتہاء نہیں ہے یہ محض ایک گھڑی نہیں ہے بلکہ میرے لئے آپ کی دل کی محبت کا اظہار ہے کہ یہ ایک قیمتی ہدیہ ہے اور میرے لئے اس میں بہت سے فوائد

ہیں۔ مثلاً وہ میرے اوقات کے نظام میں میری مدد کرے گی اور نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کا پابند بنائے گی اور مقررہ وقت پر مدرسے میں جانے کے لیے خبردار رکھے گی۔

ایک دفعہ دوبارہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گھڑی کے ہدیہ کرنے پر۔ میں آپ کے لئے ہر نماز کے بعد اللہ سے دعا کروں گا۔ انشاء اللہ

آپ کا بھتیجا حنظلہ

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَةٍ اِسْلَامِيَةٍ

(ایک عربی اسلامی رسالے کے مدیر (ایڈیٹر) کی طرف خط لکھیں)

تُرِيْدُ الْاِشْتِرَاكَ فِيْهَا

(جس میں آپ شرکت کرنا چاہتے ہیں)

العناصر = الديباجه، الافتتاح، الغرض (ذكر العلاقة الدينية و وجهه الافكار۔ ذكر مزية المجلة والثناء عَلٰى اُسْلُوبِهَا۔ اِرْسَال النقود لفبدل الاشتراك السنوى الختام۔

حَضْرَةُ الْفَاضِلُ الْجَلِيْلُ مُدِيْرُ مَجَلَّةٍ .... الغَرَّاء

اُحَيِّيْكُمْ بِتَحِيَةِ الْاِسْلَامِ وَ اَدْعُوْلَكُمْ بِكُلِّ نَجَاحٍ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَلٰى عَاتِقِكُمْ مِنْ اَعْبَاءِ الْاُمَّةِ الْاِسْلَامِيَةِ مِنْ اِصْلَاحِهَا وَ اِرْشَادِهَا اِلٰى غَايَاتٍ عَالِيَةٍ وَ اَغْرَاضٍ نَبِيْلَةٍ۔

نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ اِنْ تَنَاءَتْ دِيَارُنَا وَ تَبَاعَدَتْ مَوَاطِنُنَا مُتَقَارِبُوْنَ وَ قَدْ وَصَلَتْنَا بِكُمْ صِلَةُ الْاِسْلَامِ وَ رَبَطْنَا وَ اِيَّاكُمْ أَوَامِرُ الدِّيْنِ۔ وَ فَوقَ ذَالِكَ مَا يُوَحِّدُنَا مِنْ جِهَةِ الْاَفْكَارِ فِى اِصْلَاحِ

الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَنَّهُمْ لَا يَتَقَدَّمُوْنَ وَ لَا يَصْلَحُوْنَ اِلَّا اِذَا تَمَسَّكُوْا بِاٰدَابِ الْاِسْلَامِ وَاعْتَصَمُوْا بِحَبْلِهٖ وَ جَعَلُوْا تَعَالِيْمَ الْاِسْلَامِ نَصْبَ اَعْيُنِهِمْ وَ مَرْمِیَ اَبْصَارِهِمْ وَ قَدْ قَرَأْنَا بَعْضَ أَعْدَادَ مَجَلَّتِكُمُ الْغَرَّاءِ فَاَعْجَبَنَا صِدْقُ لَهْجَتِهَا وَ صَفَاءُ دِيْبَاجَتِهَا وَ حَلَاوَةُ لُغَتِهَا وَ مَا امْتَازَ بِهٖ قَلَمُ جَنَابِكُمْ مِنْ اُسْلُوْبٍ رَائِعٍ وَ عِلْمٍ جَمٍّ، فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَشْتَرِكَ فِيْهَا وَ هَا نَحْنُ مُرْسِلُوْنَ اِلَيْكُمْ بَدَلَ الْاِشْتِرَاكِ لِسَنَةٍ كَامِلَةٍ بَيْدَ اَنَّنَا لَمْ نَعْلَمْ مَعَ بَذْلِ الْجُهْدِ مِقْدَارَ النُّقُوْدِ لِخَارِجِ الْبِلَادِ فَرُبَمَا يَكُوْنُ الْمِقْدَارُ اَقَلَّ مِمَّا عَيَّنْتُمُوْهُ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَنَرْجُوْ مِنْ سَمَاحَتِكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنَا نُبَادِرُ اِلٰى اِرْسَالِ الْبَقِيَّةِ اِلَيْكُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

وَ تَفَضَّلُوْا فِي الْاَخِيْرِ بِقَبُوْلِ لَائِقِ التَّحِيَّةِ وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ

اَخُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ

جناب ایڈیٹر رسالہ عربیہ!

میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں ہر کامیابی کی ہر اس بوجھ پر جو کہ آپ نے امت اسلامیہ کی اصلاح اور اس کی راہنمائی کے لیے بحالی مقاصد اور اچھی اغراض کے لیے اپنے کندھوں پر اٹھایا۔

ہم مسلمان اگرچہ گھر کے اعتبار سے دور اور وطنوں کے لحاظ فاصلوں پر لیکن ایمان کی وجہ سے قریب ہیں اور یقیناً اسلام کی چمک آپ کے ذریعے پہنچی اور ہم کو اور آپ کو دین کے کاموں کے ساتھ جوڑ دیا، اس سے بڑھ کر کہ جو چیز ہم کو مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق افکار میں ایک بنائے ہوئے ہے وہ اسلام ہے، اس لیے کہ وہ نہ ترقی کر سکتے ہیں نہ بہتر ہو سکتے ہیں مگر جب انہوں نے اسلام کے آداب کو تھام لیا اور اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اسلام کی تعلیم

حاصل کرنے لگے۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں اور تحقیق ہم نے آپ کے روشن رسالے کے بعض شماروں کو پڑھا ہم کو تعجب میں ڈال دیا انکے لہجے اور دیباچے کی خوبیوں اور زبان کی مٹھاس نے، پس ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں اس میں شریک ہو جائیں اور ہم آپ کی طرف مکمل سال کا بدلے اشتراک نقد بھیج رہے ہیں بے شک ہم جانتے ہیں باوجود مشقت کے قیمت کی مقدار کو شہر سے باہر والوں کے لیے، پس اکثر مقدار اس سے کم ہوتی ہے جو آپ نے مقرر کی ہے پس اُمید رکھتے ہیں اس میں ہم آپ کی عنائت و سخاوت سے آپ ہمیں بتائیں گے تاکہ آپ کو باقی رقم جلدی بھیج دیں۔

التمرين ۷۸ (مشق نمبر ۷۸)

تُرِيْدُ الْاِشْتِرَاكَ فِي مجلّةٍ اُرْدِيَةٍ دِيْنِيَةٍ فَاكْتُبْ اِلٰى مُدِيْرِ الْمُجَلَّةِ مُسْتَعِيْنًا بِالْمَوْضُوْعِ السَّابِقِ فِي اسْتِخْرَاجِ عَنَاصِرِهٖ

آپ اردو کے ایک دینی رسالے میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں
پس رسالے کے مدیر کی طرف خط لکھیں

حُضْرَةُ الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مُدِيْرُ مَجَلَّةٍ

تَحِيَةً وَ سَلَامًا عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ فِي خَيْرٍ مَا اَوَدُّلَكَ مِنْ خَيْرِ صِحَةِ الْجِسْمِ وَ سَعَادَةِ الرُّوْحِ وَ عَافِيَةِ الْبَالِ وَ بَعْدُ :۔

قَدْ اَخْبَرَنِى اَبِى عَنْكَ "اَنَّهٗ مَشْغُوْلٌ فِى هٰذِهِ الْاَيَامِ فِى خِدْمَةِ الدِّيْنِ وَالْاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْمَجَلَّةِ الْاُرْدِيَّةِ وَ بَعْدَ اِخْبَارِ اَبِى جَاءَ نِى صَدِيْقِي سَلْمَانُ كَانَتْ فِى يَدِهٖ مَجَلَةٌ اُرْدِيَةٌ وَ جَلَسَ فِى قُرْبِى وَ وَضَعَ مُجَلَّةً عَلٰى

الْمِنْضَدَةِ فَاَخَذْتُهَا وَ قَرَاْتُ فِيْهَا اِسَمَ الْمُدِيْرِ فَكَانَ الْاِسْمُ هُوَ اِسْمُكَ فَقَدْ تَحَيَّرْتُ وَ فَرِحْتُ بِهَا لِاَنَّكَ مَشْغُوْلٌ فِي اَمْرٍ عَظِيْمٍ لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ قَدْ قَرَاْتُ مِنْ بَعْضِ مَقَامَاتِ مَجَلَّتِكَ فَاَعْجَبَنِي لِهْجَتُهَا وَ صَفَاءُ دِيْبَاجَتِهَا وَ حَلَاوَةُ مَوَاعِظِهَا۔ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَشْتَرِكَ فِيْهَا وَ هَا اَنَا مُرْسِلٌ اِلَيْكَ بَدْلَ الْاِشْتِرَاكِ لِسَنَةٍ كَامِلَةٍ بِيَدِ اَنِّي لَمْ اَعْلَمْ مَعَ بَذْلِ الْجُهْدِ مِقْدَارَ النُّقُوْدِ لِخَارِجَ الْبِلَادِ فَرُبَّمَا يَكُوْنَ الْمِقْدَارُ اَقَلُّ مِمَّا عَيَّنْتَهُ۔ فَاِذَا كَانَ كَذَالِكَ فَاَرْجُوْ مِنْ سَمَاحَتِكَ اَنْ تَعْلَمَنِي اُبَادِرُ اِلٰى اِرْسَالِ الْبَقِيَةِ اِلَيْكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

وَ تَفَضَّلْ فِي الْاَخِيْرِ بِقَبُوْلِ لَائِقِ التَحِيَةِ وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ

فقط

اَخُوْكَ فِي الدِّيْنِ

بعد تحیات و تسلیمات کے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے جو میں پسند کرتا ہوں، تمہاری کی صحت اور روح کی تازگی اور مصیبت سے عافیت والی خیریت۔

اس کے بعد عرض ہے کہ میرے والد نے مجھے آپ کے متعلق خبر دی کہ وہ ان دنوں دین کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اردو کے رسالے میں مصروف ہے اس کے بعد میرے پاس میرا دوست سلمان آیا، اس کے ہاتھ میں اردو کا رسالہ تھا میرے پاس وہ بیٹھا اور اس نے میز پر رسالہ رکھا پس میں نے اس کو اٹھایا تو اس پر مدیر کا نام پڑھا تو وہ آپ ہی کا نام تھا، پس میں حیران ہوا اور بہت خوش ہوا اس لیے کہ آپ مسلمانوں کی اصلاح کے عظیم کام میں مشغول ہیں اور یقیناً میں نے آپ کے رسالے کے بعض مقامات کو پڑھا، پس مجھے اس کے لہجے اور دیباچہ کی خوبیوں اور نصیحتوں کی مٹھاس نے تعجب میں ڈال دیا، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں اور ہاں میں

آپ کی طرف ایک مکمل سال کا بدل اشتراک بھیج رہا ہوں یقیناً میں شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے اس مشقت کے خرچ کے باوجود قیمت کی مقدار کو نہیں جانتا اکثر کی مقدار اس سے کم ہوگی جو آپ نے مقرر کی۔ پس اگر معاملہ اسی طرح ہے میں امید رکھتا ہوں آپ کی سخاوت سے کہ آپ مجھے بتائیں گے کہ میں آپ کو بقیہ رقم جلدی بھیج دوں۔ انشاء اللہ

رِسَالَةٌ اِلٰى عَالِمٍ جَلِيْلٍ وَ بَاحِثٍ اِسْلَامِيٍّ

ایک جلیل القدر اور مفکر اسلام عالم کی طرف خط

(يَسْعٰى لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رَفْعَ شَانِهَا بِنَضْثِ قَلَمِهٖ)

جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کی کوشش کرتا ہے اور اس شان کی بلندی اس کے زور قلم سے ہے

(تَشْكُرُ عَلٰى مَسَاعِيْهِ وَ تَطْلُبُ مِنْهُ مُؤَلَّفَاتِهٖ)

اس کی کوششوں پر شکریہ ادا کریں اور اس سے اس کی تصانیف طلب کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (التَهْنِئة عَلٰى مساعيه الجميلة و سعيه المشكور فى احياء دين اللّٰه) الختام (تمنى الخير و السعادة)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْاَ تَحِيَةً وَسَلَاماً

اَبْقَاكُمُ اللّٰهُ حِرْزًا لِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ سَيْفًا مَسْنُوْلاً عَلَى الْبَاطِلِ تَمْحُوْنَ بِهٖ ظَلَامُ الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ۔ فِى عَيْشٍ رَغِيْدٍ وَ ظِلٍ ظَلِيْلٍ، وَ عِزٍّ وَ شَرَفٍ وَ تَكْلَؤُكُمْ عَيْنُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ يَنْصُرُكُمْ بِتَأْيِيْدِهٖ۔

لَيْسَ لِىْ بِكُمْ قَدِيْمُ تَعَارُفٍ وَ لَا سَالِفٍ لِقَاءً وَ لٰكِنْ مَنْشُوْرَاتُكُمُ الْمُمْتِعَةُ وَ مُؤَلَّفَاتُكُمُ الْجَلِيْلَةُ قَدْ طَالَعْتُ مِنْهَا الْبَعْضَ فَوَجَدْتُ فِيْهِ

تَعَالِيْمَ الْاِسْلَامِ الصَّحِيْحَةِ وَالرَّدِ عَلَى الْمُنكَرِ وَ مَفَاسِدِ هٰذَا الزَمَانِ مِنَ الزِنْدَقَةِ وَالْاِلْحَادِ۔ مِمَّا اَكْبَرْتُهٗ فِى زَمَانٍ عَزَّ النَصْرَ فِيْهِ لِلْاِسْلَامِ وَ تَعَالِيْمِهٖ۔ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُهَنِّئَكُمْ بِحَمِيَتِكُمُ الْاِسْلَامِيَةِ مِمَّا اَقْدَمْتُمْ عَلَيْهِ مِنَ السَّعْيِ فِى الْاِصْلَاحِ الدِّيْنِى وَاِعْلَاءِ كَلِمَةِ الْحَقِّ وَ رَفْعِ شَأنِهٖ فِى بِلَادٍ نَائِيَةٍ عَنْ مَهْدِ الْعُرُوبَةِ وَالْاِسْلَامِ، كَمَا اُهَنِّئُكُمْ بِجُهُوْدِكُمُ الْمُبَارَكَةِ فِى صِقْلِ اَفْكَارِ شَبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ تَقْوِيْمِ اٰرَائِهِمُ الزَائِغَةِ وَ اِنْقَاذِهِمْ مِنْ مَهَاوِى الْمَدِيْنَةِ الْخَلَاعَةِ الدَاعِرَةِ فَحَيَّاكُمُ اللّٰهُ وَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۔ وَ اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِى جَمِيْعَ مُؤَلَّفَاتِكُمْ وَ مَا اَخْرَجَتْهُ اِدَارَتُكُمْ مِنَ الْمَنْشُوْرَاتِ الْمُمْتِعَةِ، وَ هَا اَنَا مُرْسِلٌ اِلَيْكُمْ خَمْسِيْنَ رُوْبِيَةً وَالْبَقِيَةُ اَدْفَعُ عِنْدَ اِسْتِسْلَامِ الْبَرِيْدِ وَ تَقَبَّلُوْا فِى الْخِتَامِ فَائِقَ التَحِيَةِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اَخُوْكُمُ الصَغِيْرُ فِى الْاِسْلَامِ

اللہ آپ کو سلامت اور مسلمانوں کے لیے تا دیر باقی رکھے اور باطل پر لٹکتی ہوئی تلوار جسکے ذریعے فسق و فجور کے اندھیرے مٹ جائیں خوشحال زندگی اور ہمیشہ باقی رہنے والا سایہ اور عزت اور شرف بخشے اور اللہ تمہاری حفاظت کرے اور اس کی تائید کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔

میرے لیے آپ کا تعارف کوئی پرانا نہیں اور نہ کوئی گزری ہوئی ملاقات لیکن آپ کے منشورات اور عظیم تالیفات میں سے بعض کا میں نے مطالعہ کیا پس میں اسلام کی صحیح تعلیم اور منکرین پر رد اور اس زمانے کے زندقہ اور الحاد کے مفاسد کو پایا۔

پس میں نے پسند کیا کہ آپ کو اس اسلامی حمیت پر مبارکباد دوں جن میں آپ نے کوشش کی دینی اصلاح اور کلمہ حق کی بلندی اور دور کے ممالک میں اس کی شان کو بلند کرنے اسلام اور عربوں اور اسلام کی گھر سے جیسا کہ آپ کی ان مبارک کوششوں کی جو کہ آپ مسلمانوں کے جوانوں افکار کو صیقل کرنے کے لئے کی اور ان کی کمزور آراء کو قوی بنانے اور شہری گھائیوں سے جن میں آوارگی دیوانگی نے گھیر لیا تھا سے نکالنے میں، پس اللہ آپ کو تادیر زندہ رکھے اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے، اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی تمام تالیفات جو کہ آپ کے ادارے نے کئی طرف سے نشر ہو چکی ہیں ان کو خرید لوں اور ہاں میں ایک طرف پچاس بھیج رہا ہوں اور باقی میں ڈاک وصول ہوتے وقت ادا کر دوں گا۔ آخر میں مجھ سے محبت اور احترام بھرا اسلام قبول کریں۔

☆☆☆

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلٰى مُدِيْرِ لُجْنَةٍ (لِلتَّالِيْفِ وَالنَّشْرِ) تَعْنِى بِنَشْرِ الثَّقَافَةِ الْإِسْلَامِيَةِ، تَهَنِئْهُ وَ تَطْلُبُ مِنْهُ بَعْضَ الْمَطْبُوْعَاتِ

ایک پارٹی (جماعت) کے مدیر کی طرف تالیف اور طباعت کی غرض سے خط لکھیں تا کہ اسلامی تہذیب کا پرچار ہو، اس کو مبارکباد دیں اور اس کے کچھ مطبوعات طلب کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (التهنئة بكلمة و جيزة و تمنى الخير للقائمين بهذهِ اللجنة طلب بعض المؤلفات) الختام (تمن الخير والسعادة)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الجلیلِ مُدِیرُ "الْحَمَاسِ" تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا

حَفِظَکُمُ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ عُدُوٍّ وَ قَبِلَ سَعْیَکُمْ فِی خِدْمَةِ الدِّیْنِ وَالْمُسْلِمِیْنَ۔ آمین

وَ مَقَاصِدُ اَھْلِ اللُّجْنَةِ کَثِیْرُوْنَ وَ کُلُّھَا مُفِیْدَةٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔ وَ لٰکِنْ اَتَفکَّرُ اَنْ نَنْشُرَ رَسَائِلَ وَالْمَجَلَاةَ وَالْجَرَائِدَ لِاَنَّ بِھٰذِهِ الْوَسَائِلِ نَحْنُ نُرْسِلُ اَحْکَامَنَا وَ دَعْوَتَنَا لَا فِی بَلَدِنَا بَلْ فِی جَمِیْعِ الْعَالَمِ۔

قَدْ اَلَّفْتُ وَ رَتَّبْتُ بَعْضَ مَقَالَاتٍ وَ اَشْمَلْتُ فِیْھَا بَعْضَ اٰیَاتِ الْقُرْآنِ وَالْاَحَادِیْثِ۔ اَلْآنَ اَنَا اُرْسِلُ اِلَیْکُمْ کُلَّ الْمُسْوَدَّاتِ بِالْاِخْلَاصِ۔ تَکَرَّمُوْا وَانْشُرُوْھَا فِی ھٰذَا الْاُسْبُوْعِ۔ اَنَا اَدْعُوْلَکُمْ فِی حَیَاتِیْ۔ وَاَرْسِلُوْا بَعْضَ الْکُتُبِ التَّارِیْخِیَةِ مَا عِنْدَکُمْ اَنَا اَعِدُ بِکُمْ اَنْ اَرُدَّکُمْ۔

قابل قدر صد احترام مدیر حماس! السلام علیکم

اللہ آپ کی ہر دشمن سے حفاظت فرمائے اور آپ کی کوشش کو دین کی خدمت اور مسلمانوں کی خدمت قبول کرے۔ آمین

پارٹی والوں کے مقاصد بہت زیادہ ہیں اور وہ سب کے سب ہر مسلمان کے لیے فائدہ مند ہیں اور لیکن میں سوچتا ہوں کہ ہم خط رسالے اور اخبار شائع کریں اس لیے کہ ہم ان وسائل کے ذریعے اپنے احکام اور دعوت نہ صرف اپنے ملک میں پہنچا سکتے ہیں پورے عالم میں بھیج سکتے ہیں۔ تو میں نے کچھ مقالات کی تالیف اور ترتیب کا کام کیا ہے جن میں سے نے بعض قرآن کی آیات اور بعض احادیث کو شامل کیا ہے اب میں آپ کو سارے مسودات بھیج رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ ان کو اسی ہفتے میں شائع کرائیں میں آپ کو زندگی بھر دعا دوں گا اور

آپ مجھے بعض تاریخی کتب بھیجیں جو آپ کے پاس موجود ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو لوٹا دوں گا۔

رِسَالَةُ تِلْمِيْذِ اِلٰى نَاظِرِ الْمَدْرَسَةِ يَرْجُوْ فِيْهَا مَنْحَةَ الْمَجَانِيَةِ

(ایک طالب علم کا ایک مدرسے کے نگران کی طرف خط جس میں مدرسے کی طرف سے امداد کی امید ظاہر کرتا ہے)

العناصر:

الديباجه، الاتفتتاح، الغرض (عجزه عن اداء التفقات بمعوتِ ابيه، طلب المجانية، الاتصاف بمكام الاخلاق، الجد و الاجتهاد، الختام۔

حَضْرَةُ الْمُرَبّی الْكَبِيْرِ نَاظِرُ مَدْرَسَةٍ اسْلَامِيَةٍ

اَتَقَدَمُ اِلٰی مُقَامِكُمْ السَّامِی بِكُلِّ تَعْظِيْمٍ وَ تَبْجِيْلٍ مُلْتَمِسًا اَنْ تَشْمَلُوْا رَجَائِی بِحُسْنِ رِعَايَتِكُمْ وَ جَمِيْلِ عَنَايَتِكُمْ وَ بَعْدُ۔

فَلَقَدْ كَانَ لِوَالِدِی اٰثَارَهٗ مِنَ الثَّرْوَةِ ذَهَبَتْ۔ وَبَقِيَّةٌ مِنَ الْمَالِ نَفَرَتْ فَسَاءَتِ الْحَالُ، وَ اَظْلَمَ الْمَآلُ، وَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ عِجْزِی عَنْ دَفْعِ الْمَصْرُوْفَاتِ سَبَبًا فِی اِنْقِطَاعِی عَنِ الْمَدْرَسَةِ، فَلَجَاءْتُ اِلٰی رِحَابِكُمْ رَاجِيًا اَنْ تَكُوْنُوْا عَوْنًا لِیْ عَلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ وَاِتْمَامِ الدِرَاسَةِ اِعْفَائِی مِنْ النَفَقَاتِ الَّتِی مَاوُسْعَةٌ فِی قُدْرَتِنَا عَلٰی دَفْعِهَا۔

وَ مِمَا يَجْعَلُنِیْ وَاثِقًا مِنْ اِجَابَةِ مُلْتَمِسِی مُطْمِئنًا اِلٰی تَحْقِيْقِ رَجَائِی اِنّی كُنْتُ طِوَالُ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ قَضَيْتُهَا بِالْمَدْرَسَةِ مِنْ اَحْسَنِ التَلَامِيْذِ اَخْلَاقًا مَجْدًا فِی دُرُوْسِی، يَشْهَدُ ذَالِكَ حَضْرَاتُ الْأَسَاتِذَةِ

الْأَجلاءِ تُؤَيِّدُنِي فِيْهِ نَتَائِجُ الْاِمْتِحان، اِذْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِي كَثِيْرٍ مِنْهَا لَا زِلْتُ يَا سَيِّدِي مَنَاطَ الرَّجَاءِ وَ مَعْقَدَ الآمَالِ وَ تَفَضَّلْ بِقَبُوْلِ اِسْمِي تَحِيَاتِي وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ۔

فی تلمیذ الوفی

۱۷/۱۰/۱۴۳۰ھ بالسنة اَلدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ

میں آپ کی خدمت میں پوری تعظیم اور عزت کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ آپ میری امیدوں کو اپنی اچھی رعایتوں اور خوبصورت عنائت میں شامل کریں اس کے بعد یقیناً میرے لیے میرے والد کے مال و دولت میں سے کافی مال تھا، جو کہ چلا گیا اور باقی مال ختم ہو گیا اور حالات برے ہو گئے اور آخر کار اندھیرے گھر آئے اور میں خوف کرتا ہوں کہ اخراجات سے عاجز آجانا میرے لیے مدرسے سے منقطع ہو جانے کا سبب نہ بن جائے پس میں آپ کی خدمت میں التجاء کرتا ہوں کہ آپ میرے اسباق کے پورا کرنے اور تعلیم کے حاصل کرنے میں مدد کریں اور مدرسے کے اخراجات میں سے جو کہ ان کا ادا کرنا میری قدرت میں نہیں معاف کر دیں گے۔

اور ان چیزوں میں سے جو میری التماس کو قبولیت سے مطمئن کر دے میری امید کے مطابق بے شک میں نے کافی عرصہ اس مدرسے گزارا ہے اور اپنے اسباق میں اخلاقی اعتبار سے اچھا طالب علم رہا ہوں۔ تمام بڑے اساتذہ اس بات پر گواہ ہیں میری تائید اس بارے میں امتحان کے نتیجے کرتے ہیں۔ اس لیے کہ میں ان میں سے اکثر میں اول رہا ہوں۔ اے میرے سردار میں ہمیشہ امیدوں کا دامن تھامے رکھوں گا۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۰ (مشق نمبر ۸۰)

تَوَدُّاَنْ تَقْضِيَ عُطَلَةَ رَمْضَانَ عِنْدَ اَحَدِ اُسْتَاذِكَ لِتَقْرَاءَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَ تَسْتَفِيْدَ مِنْ عِلْمِهِ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ رِسَالَةً وَ تَطْلُبُ مِنْهُ اَنْ يَدْعُوْكَ

آپ چھٹیاں اپنے کسی استاد کے ہاں گزارنا چاہتے ہیں تاکہ اس کو قرآن سنائیں اور اس کے علم سے استفادہ کریں ان کو خط لکھ کر اجازت طلب کریں تاکہ وہ آپ کو بلائیں۔

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (اظهار القود د والاخلاص لهٗ ميلك الى الاستفادة منه فى علوم القرآن، رغبك فى انتهاز الفرصة فى عطلة رمضان، هذا الشهر المبارك خير وأن ليعلم القرآن و درسه، الختام)

حضرة المربى و محسنى الاستاذ الكريم!

السلام عليكم و رحمة الله بركاته: وَ بَعْد! اَنَا بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَادْعُوْ لِصَّحِيْكُمُ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ زَمَانٍ۔

يَا اُسْتَاذِي الْكَرِيْمَ قَدْ طَرُبَتْ عُطُلُتُنَا السَنَوِيَّةُ لِاَنَّ شَهَرَ رَمَضَانَ قَرِيْبٌ وَ اَنَا اَتَمَنّٰى فِي هٰذِهِ الْفُرْصَةِ اَنْ اَقْضِيْ عُطْلَةَ رَمْضَانَ عِنْدَكُمْ لِاَقْرَاءَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فِي صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ وَ اَسْتَفِيْدُ مِنْكَ تَفْسِيْرَ الْقُرْآنِ۔

اَلانَ اَنَا اَكْتُبُ الرِسَالَةَ فِي حُضُوْرِكَ لِاِسْتِيْذَانِ مجيئتِي عِنْدَبِكَ۔ وَ اَرْجُوْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ شَفْقَتِكَ اَنْ تُرَخِّصُنِي لِاَسْتِفَادَتِي اَنَا

اَعِدُبكَ اَنْ لَا نِسْی مَنَّكَ اِلٰی آخِرِ حَیَاتِیْ۔

جَزَاکُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ

فقط

تِلْمِیْذُکُمُ المطیع

ارشاد علی

میں خیریت سے ہوں اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں تمہاری صحت کے لیے اللہ سے ہر جگہ اوہ ہر وقت دعا گوں ہوں۔

میرے معزز اُستاذ تحقیق ہماری سالانہ تعطیلات قریب آ گئی ہیں او، اتنی وجہ سے ماہ رمضان بھی قریب اور میری اس فارغ وقت میں خواہش ہے میں رمضان کی تعطیلات آپ کے پاس گزاروں تاکہ میں تراویح کی نماز میں آپ کو قرآن سناؤ اور آپ کے تفسیر قرآن کے علم سے استفادہ کروں۔ اب میں آپ کی خدمت میں خط آپ کے پاس آنے کی اجازت کے لیے لکھ رہا ہوں اور اللہ کی رحمت اور آپ کی شفقت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے استفادہ کی اجازت دیں گے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی زندگی کے آخر تک آپ کا احسان نہ بھولوں گا۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

فِي مَوْضُوْعَاتٍ بِعَنَاصِرِهَا

(پانچواں باب ایسے موضوعات کے بارے میں جن کے اجزاء مذکور ہیں)

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۱ (مشق نمبر ۸۱)

خَرَجْتَ مَعَ اَبِيْكَ اِلَى السُّوْقِ فَاشْتَرَيْتَ حِذَاءً صِفْ ذَالِكَ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ سَطْرًا

آپ اپنے باپ کے ساتھ بازار گئے آپ نے جوتا خریدا اس حال کو پندرہ سطروں میں بیان کریں۔

العناصر:

الخروج من البيت، ركوب السياره اولترام أو مركب آخر، فى السوق۔ الركاكين و منظرها، من النظافة و حسن الترتيب فى الاكان۔ المساومة، الشراء و دفع الثمن۔

قضاء حاجات اُخرىٰ۔ الرجوع

ذَهَبْتُ مَعَ اَبِي اِلٰى مَسْجِدِ الْجَامِعِ فِي يَوْمِ جُمُعَةِ الْوِدَاعِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَعْنَا اَحْذِيَتَنَاوَ وَضَعْنَا خَلْفَ مِصْرَاعِ بَابِ الْمَسْجِدِ۔ اِذَا فَرَغْنَا مِنْ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ وَ رَأَيْنَا اَحْذِيَتَنَا خَلْفَ الْبَابِ كَانَتْ اَحْذِيَتُنَا غَائِبَةً۔ فَسَئَلْنَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ فَقَالَ لَنَا هٰهُنَا السَّارِقُوْنَ كَثِيْرُوْنَ۔ فَقَدْ سُرِقَتْ اَحْذِيَتُكُمْ۔ فَرَجَعنَا اِلَى الْبَيْتِ فَاَخَذْنَا اَحْذِيَتَنَا اُخْرٰى وَ اَرَدْنَا اِلَى السُّوْقِ لِاشْتِرَاءِ الْخِذَاءِ وَكَانَ السُّوْقُ بَعِيْدًا مِنْ بَيْتِنَا۔ فَاكْتَرَيْنَا

السَّيَارَةَ وَ ذَهَبنَا بِالسَّيَّارَةِ اِلَى السُّوْقِ بَعْدَ سَاعَةٍ نِصْفٍ وَ صَلْنَا فِي السُّوْقِ وَ نزَلْنَا عَنِ السَّيَّارَةِ وَ دَخَلْنَا فِي السُّوْقِ وَ شَاهَدْنَا الدَّكَاكِيْنَ الْمُخْتَلِفَةَ وَرَأَيْنَا مَنَاظِرًا عَجِيْبَةً وَ تَاَثَّرْنَا مِنْ نِظَافَةِ الدَّكَاكِيْنَ وَ حُسْنِ تَرْتِيبِهَا جِدًّا فَدَخَلْنَا فِي الدُّكَانِ الْكَبِيْرِ وَ شَاهَدْنَا اَحْذِيَةً مُخْتَلِفَةً مَوْضُوْعَةً فِي الْخِزَانَاتِ الزُّجَاجِيَّةِ۔ فَاَخْتَرْتُ حِذَاءً وَ سَاوَمْنَا بِصَاحِبِ الدُّكَانِ وَ اَدَّيْنَاهُ مِائَةَ رُوْبِيَاتٍ وَ رَجَعْنَا اِلٰي بَيْتِنَا عِنْدَ وَقْتِ الْعَصْرِ۔

میں اپنے والد کے ساتھ رمضان کے جمعۃ الوداع کے دن جامع مسجد میں گیا اور ہم نے اپنے جوتے مسجد کے دروازے کواڑ کے پیچھے رکھ دیے۔ جب ہم نماز کی ادائیگی سے فارغ ہوئے اور ہم نے اپنے جوتے دروازے کے پیچھے دیکھے تو ہمارے جوتے غائب تھے پس ہم نے مؤذن سے پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ یہاں چور بہت ہیں۔ بس آپ کے جوتے چوری ہو گئے۔ پھر ہم گھر کی طرف لوٹے تو ہم نے دوسرے جوتے لیے اور ہم نے بازار سے جوتے خریدنے کا ارادہ کیا۔ بازار ہمارے گھر سے دور تھا پس ہم نے گاڑی کرائے پر لی اور گاڑی کے ذریعے ہم بازار کی طرف گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد بازار پہنچ گئے۔ اور ہم گاڑی سے اترے اور بازار میں داخل ہو گئے اور ہم نے مختلف دکانیں دیکھیں اور عجیب عناظر دیکھے اور دکانوں کی صفائی اور ان کی اچھی ترتیب سے بہت متاثر ہوئے پھر ہم بڑی دکان میں داخل ہوئے اور شیشے کی الماریوں میں رکھے ہوئے مختلف جوتے دیکھے۔ پس میں نے ایک جوتا پسند کیا اور اس کا ریٹ طے کیا دکان والے کے ساتھ پس ہم نے خرید لیا 100 روپے میں اور ہم نے اس کو سو روپیہ ادا کیا اور اپنے گھر کی طرف عصر کے نزدیک واپس آ گئے۔

اَلتَّمْرِیْنُ ۸۲ (مشق نمبر ۸۲)

وَصْفُ سَفَرٍ بِالْقِطَارِ

(ریل گاڑی کے ذریعے سفر کا حال)

العناصر:

الاستعداد للسفر والذهاب الی المحطة، شراء التذكرة وركوب القطار، تحريكه رويدا رويدا ثم إسراعه، الركاب (ملاسهم ولغاتهم عاداتهم) اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف القرى التی یمر بها القطار، وصف المحطات التی یقف بها القطار (وصفاً اجمالیًا) الوصول

اِجْتَمَعَ كُلُّ اَصْدِقَائِی فِی الْمَدْرَسَةِ یَوْمَ الْخَمِیْسِ۔ فَشَاوَرْنَا اَنْ نَزُوْرَ مَدِیْنَةَ لَاهُوْرَ۔ وَ شَاوَرْنَا بِاَیِّ مَرْكَبٍ نُسَافِرُ اِلٰی لَاهُوْرَ فَاتَّفَقْنَا عَلٰی اَنْ نُسَافِرَ بِالْقِطَارِ كَانَ هٰذَا السَّفَرُ لَنَا مَرَّةً اُوْلٰی۔ وَ صَلْنَا یَوْمَ الْجُمْعَةِ قَبْلَ وَقْتِ الْقِطَارِ عَلَی الْمَحَطَّةِ۔ فَاشْتَرَیْنَا التَّذَاكِرَةَ وَرَكِبْنَا عَلَی الْقِطَارِ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ تَحَرَّكَ الْقِطَارُ وَكُنَّا مَسْرُوْرِیْنَ بِسَفَرِ الْقِطَارِ فَاَخَذَ الْقِطَارُ سُرْعَةً جِدًّا۔ فَتَحْنَا شَبَابِیْكَ الْقِطَارِ اَنْ نَزُوْرَ وَ نُشَاهِدَ مَنْظَرَ الْخَارِجِ۔ فَرَاَیْنَا الْحُصُوْلَ وَالْمَزَارِعَ وَالْاَشْجَارَ الطَّوِیْلَةِ وَالْحَیْوَانَاتِ الْمُخْتَلِفَةَ وَ لَقِیْنَا فِی الْقِطَارِ بِالنَّاسِ كَانَ مَلَابِسُهُمْ وَ لُغَاتُهُمْ وَ عَادَاتُهُمْ مُخْتَلِفَةً۔ وَرَاَیْنَا مِنَ الْقِطَارِ الْقُرَی الَّتِی یَمُرُّبِهَا الْقِطَارُ ظَنَنَّا هَا اَنَّهَا تَهْرُبُ بِالْقِطَارِ وَلٰكِنْ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ فَقَدَتْ عَنَّا وَ رَاَیْنَا الْمَحَطَاتِ الْكَثِیْرَةَ الَّتِی یَقِفُ بِهَا الْقِطَارُ لِنَزُوْلِ الْمُسَافِرِیْنَ وَ لِرُكُوْبِهِمْ۔ قَدْ فَرِحْنَا وَ سُرِرْنَا بِهٰذَا السَّفَرِ

بِالْقِطَارِ بَعْدَ السَّاعَتَيْنِ الْكَامِلَتَيْنِ وَ صَلْنَا عَلٰی مَحَطَّةِ لَاهُوْرَ۔

خمیس کے دن میرے تمام دوست مدرسے میں جمع ہوئے۔ تو ہم نے مشورہ کیا کہ ہم لاہور شہر کی سیر کریں اور ہم نے یہ مشورہ کیا کہ کس سواری سے لاہور کی طرف سفر کریں پس سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ریل کے ذریعے سفر کریں گے۔ یہ سفر ہمارے لیے پہلی مرتبہ تھا۔ اور ہم جمعہ کے دن گاڑی کے وقت سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے پس ہم نے ٹکٹیں خریدیں اور ریل گاڑی پر سوار ہوئے، تھوڑی دیر بعد ریل گاڑی نے حرکت کی اور ہم گاڑی کے ذریعے سفر کرنے پر بہت خوش تھے۔ پھر ریل گاڑی نے بہت تیز ہونا شروع کیا۔ ہم نے ریل گاڑی کی کھڑکیاں کھول لیں تاکہ ہم باہر کے منظر کا مشاہدہ کریں پس ہم نے کھیتوں اور فصلوں اور لمبے درختوں اور مختلف جانوروں کو دیکھا، اور ہم ریل گاڑی میں لوگوں سے ملے جن کے لباس زبانیں اور طور طریقے مختلف تھے۔ اور ہم نے ریل گاڑی سے باہر بستیوں کو دیکھا جن سے گاڑی گزر رہی تھی ہم ان کو گمان کرتے تھے کہ وہ گاڑی کے ساتھ بھاگ رہے ہیں لیکن تھوڑے سے وقت کے بعد وہ ہم سے گم ہو جاتے۔ ہم نے بہت سے ریلوے اسٹیشن دیکھے جہاں پر ریل گاڑی ٹھہرتی، لوگوں کو اتارنے اور ان کو سوار کرنے کے لیے اور ہم خوش ہوئے اور مسرور ہوئے ریل گاڑی کے اس سفر سے ہم پورے دو گھنٹوں کے بعد لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔

اَلتَّمْرِیْنُ ۸۳ (مشق نمبر ۸۳)

خَرَجْتَ لِشِرَاءِ بَعْضِ الْاَشْيَاءِ فَسَقَطَ كِيْسُ نُقُوْدِكَ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلَيْكَ صَبِيٌّ (صِفْ ذَالِكَ وَاشْكُرْ لِلصَّبِيِّ اَمَانَتَهٗ)

آپ کچھ چیزیں خریدنے نکلے تو آپ کی رقم کی تھیلی گم ہوگئی پھر آپ کو کسی بچے

نے واپس کر دی بچے کا شکریہ ادا کرنے اور اس کے امین ہونے کو بیان کریں۔

العناصر:

الخروج للشراء و ما صادفتِ فی اثناء سیرك تفقدا کیس بعد الشراء و الشعور بضیاعه، أَلَمك و ماجال بنفسك من الخواطر والافطکار۔ البحث عن الکیس و ما عمله الصبی الامین۔ سرورك و تقدیر صفة الامانة فی الصبّی وشکرك له، سبب امتیاز هذا الصبّی و تاثیر تربیة اَمه الصالحة۔ تقدیمك بعض النقود الی الصبی و رفضه احتسابًا۔

خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی السُّوْقِ وَکُنْتُ عَلَی الدَّرَاجَةِ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ وَ صَلْتُ عَلٰی دَارِ السُّوْقِ فَوَضَعْتُ دَرَاجَتِی عِنْدَ الْمُحَافِظِ وَ دَخَلْتُ فِی السُّوْقِ وَاشْتَرَیْتُ بَعْضَ الْاَشْیَاءِ اِذَا اَخَذْتَ الْاَشْیَاءَ مِنْ صَاحِبِ الدُّکَانِ فِی قَبَضِی فَاَدْخَلْتُ یَدِی فِی مِحْفَظِی اَنْ اُخْرِجَ مِنْهَا کِیْسَ النَّقُوْدِ وَ لٰکِنْ لَمْ اَجِدْ کِیْسَ النُّقُوْدِ قَدْ کُنْتُ مُتَحَیِّرًا عَلٰی هٰذِهِ الْکَیْفِیَةِ فَتَفَکَّرْتُ وَ تَدَبَّرْتُ مَاذَا اَفْعَلُ الْآنَ اِذًا جَاءَنِی الصَّبْیّ وَ کَانَ فِی یَدِهٖ کِیْسُ نَقُوْدٍ۔ وَ سَئَلَنِیْ اَ هٰذَا لَکَ قُلْتَ لَهٗ نعَمْ۔ فَشَاهَدْتُ کِیَسَ النَّقُوْدِ۔ کَانَتِ النَّقُوْدُ مَوْجُوْدَةً فَفَرِحْتُ وَ سُرِرْتُ عَلٰی عَمَلِ هٰذَا الصَبیّ وَ شَکَرْتُ لَهٗ کَثِیْرًا۔ وَ اَقْدَمْتُ لَهٗ بَعْضَ النَّقُوْدِ وَ لٰکِنَّهٗ لَمْ یَاْخُذِ النَّقُوْدَ وَ سَلَّمَ عَلَیَّ وَ ذَهَبَ اِلٰی بَیْتِهٖ۔

میں گھر سے بازار کی طرف نکلا اور میں سائیکل پر تھا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد میں بازار کے دروازے پر پہنچا۔ پس میں نے سائیکل چوکیدار کے پاس رکھی اور بازار میں داخل ہو گیا۔ اور میں نے بعض چیزیں خریدیں اور دکان والے سے چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور میں نے اپنے تھیلے میں اپنا ہاتھ ڈالا تا کہ اس

میں سے پیسوں والی تھیلی نکالوں لیکن مجھے پیسوں والی تھیلی نہ ملی۔ میں اس حالت پر حیران تھا پس میں نے سوچا اور غور وفکر کیا۔ کہ اب میں کیا کروں کہ اچانک ایک بچہ میری طرف آیا اور اس کے ہاتھ میں پیسوں کی تھیلی تھی۔ اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا یہ آپ کی ہے میں نے اس کو کہا ہاں پس میں نے پیسوں کی تھیلی دیکھی تو اس میں پیسے موجود تھے۔ پس میں خوش ہوا، مجھے اس بچے کے عمل پر مسرت ہوئی اور اس کا بہت شکریہ ادا کیا اور میں نے اس کو کچھ پیسے دیئے لیکن اس نے نہ لیے اور مجھے سلام کیا اور اپنے گھر چلا گیا۔

اَلتَّمْرِیْنُ ۸۴ (مشق نمبر ۸۴)

تِلْمِیْذٌ مُسَافِرٌ نَزَلَ فِی غَیْرِ الْمُحَطَةِ الَّتِی یَنْتَظِرُہٗ اَھْلُہٗ فِیْھَا (تَحَدَّثْ بِلِسَانِہٖ مُبَیِّنًا حَالَہٗ)

ایک مسافر طالب علم کسی دوسرے پلیٹ فارم پر جا اترا جب کہ اسکے گھر والے انتظار کرتے رہے (اس کی زبانی اس کا حال بیان کریں۔)

العناصر:

الفراغ من الامتحان و غرمه علی السفر۔ ارسال البرقیة الی ابیه، رکوبه القطار، انومه فیه، قیامه مذعورًا من النوم، نزول فی غیر محطته۔ مرور القطار بالمحطة التی ینتظره اهله فیها۔ المهم لتاخره سفره فی السیارة، وصول الی المنزل، فرح اهله به و شکرهم اللّٰه تعالیٰ۔

فَرَغَ تِلْمِیْذٌ مِنَ الْاِمْتِحَانِ وَ عَزَمَ عَلَی السَّفَرِ اِلَی الْمَنْزِلِ بِالْقِطَارِ وَ اَرْسَلَ الْبَرْقِیَةَ اِلٰی اَبِیْہِ قَبْلَ اِبْتِدَاءِ سَفَرِہٖ۔ لِاَنِّی اَنْزِلُ عَلٰی مُحَطَّةِ فُلَانٍ فَانْتَظِرْ لِی عَلَی الْمُحَطَّةِ۔ بَعْدَ اِرْسَالِ الْبَرْقِیَةِ اِلٰی اَبِیْہِ ذَھَبَ اِلَی الْمَحَطَّةِ فَاشْتَرٰی تَذْکِرَتَہٗ وَانْتَظَرَ لِلْقِطَارِ فَجَاءَ الْقِطَارُ

عَلٰی مَوْعِدِهٖ فَرَكِبَ تِلْمِيْذٌ عَلَى الْقِطَارِ۔ وَ نَامَ فِي الْقِطَارِ بِتَعْبِهٖ فَمَرَّ الْقِطَارُ بِمَحَطَّةِ نُزُوْلِهٖ اِذَا الْقِطَارُ عَلَى الْمَحَطَّةِ الْاَخِيْرَةِ فَنَزَلَ عَنِ الْقِطَارِ فَرَاَى الْمُحَطَةَ الآخَرَةَ وَ كَانَ اَبُوْهُ يَنْتَظِرُ لَهٗ وَ يَتَفَكَّرُ بِتَاْخِيْرِهٖ۔ فَاكْتَرَى السَّيَارَةَ ثُمَّ سَافَرَ اِلَى الْمَنْزَلِ اِذَا وَصَلَ فِي بَيْتِهٖ كَانَ اَبُوْهُ وَ اُمُّهٗ مُتَفَكِّرَانِ عَنْهُ بِتَاخِيْرِهٖ۔ اِذَا رَاَى اَبُوْهُ اِبْنَهٗ فَفَرِحَ وَ شَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی ۔

ایک طالب علم امتحان سے فارغ ہوا اور اس نے ریل کے ذریعے گھر کی طرف سفر کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے باپ کو تار بھیج دی کہ میں فلاں اسٹیشن پر اتروں گا پس آپ میرا اسٹیشن پر انتظار کریں، باپ کی طرف تار بھیجنے کے بعد وہ ریلوے اسٹیشن گیا اور اس نے اپنا ٹکٹ خریدا اور ریل کا انتظار کیا پس ریل اپنے وقت پر آ گئی۔ پس طالب علم ریل پر سوار ہوا اور اپنی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ ریل میں سو گیا۔ پس اس ریل کے اترنے والے اسٹیشن سے گزر گئی جب ریل آخری اسٹیشن پر ٹھہری تو وہ ریل سے نیچے اترا تو اس نے کوئی دوسرا اسٹیشن دیکھا اور اس کا باپ اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کے لیٹ ہونے کے بارے میں متفکر تھا۔ پس اس نے گاڑی کرائے پر لی اور پھر گھر کی طرف سفر شروع کیا جب وہ گھر پہنچا تو اس کا باپ اور ماں اس کے بارے میں لیٹ ہونے کی وجہ سے متفکر تھے جب اس کے باپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو خوش ہوا اور اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۵ (مشق نمبر ۸۵)

رَجُلٌ كَانَ مُبْصِرًا فَعَمِيَ (صِفْ حَالَهٗ و خواطره)

ایک آدمی آنکھوں سے دیکھنے والا تھا پس وہ نابینا ہو گیا (اس کے حال اور اس

کی پریشانیوں کو بیان کریں)

العناصر:

رؤیة الاشیاء و تمتعه بالمناظر الجمیلة وضع اللّٰه و هو مبصر القراء ة الکتابة والاستفاده من مطالعة الکتب والصحف وتلاوة القران ویودی الاعمال ویکسب رزقه۔ و یقوم بواجبه فی الحیاة، فقد البصر و تحسره، حرمانه رؤیة الاشیاء، عجزه عن اداء الاعمال، حاجته الی غیره صبره و احتسابه و طلبه الاجر من اللّٰه تعالٰی حیث قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان اللّٰه عزوجل قال اذا بتلیت عبدی کی بحبیبه فصبر، عوضته منها الجنة۔

كَانَ رَجُلٌ يَسْكُنُ فِي قَرْيَةٍ كَانَتْ بَصَارَتُهٗ كَامِلَةً فِي شَبَابِهٖ۔ وَ كَانَ يَتَمَتَّعُ بِالْمَنَاظِرِ الْجَمِيْلَةِ وَ صُنْعِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ وَ يَبْصُرُ الْقِرَأَةَ وَالْكِتَابَةَ وَالْاِسْتِفَادَةَ مِنْ مُطَالِعَةِ الْكُتُبِ وَالصُّحُفِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ۔ وَ كَانَ يُؤَدِّي الْاَعْمَالَ وَ يَكْسِبُ رِزْقَهٗ وَ يَقُوْمُ بِوَاجِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ۔ فَاِذَا فَقَدَ الْبَصَرُ فَكَانَ يَتَحَيَّرُ وَ يَتَحَسَّرُ عَلٰى فَقْدِ بَصَرِهٖ عَلٰى حَالِهٖ وَطَلَبَ عَلَيْهِ الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبِهٖ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهَا الْجَنَّةَ۔

کسی بستی میں ایک آدمی رہتا تھا اس کی نظر اس کی جوانی میں پوری تھی اور وہ خوبصورت مناظر سے اور اللہ کی کاریگری سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ اور دیکھ کر پڑھتا لکھتا اور رسالوں کے مطالعہ سے اور قرآن کی تلاوت سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ اور اعمال کو پورا کرتا رہا۔ اور اپنی روزی کماتا رہا اور زندگی اپنے فرض ادا کرتا رہا پس

اچانک اس کی نظر ختم ہوگئی اور وہ حیران ہوا اور اس نے اپنی نظر کے ختم ہونے پر افسوس کیا۔ پس اس نے اپنے حال پر صبر کیا اور اس پر اللہ سے اجر طلب کیا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا، جب میں اپنی کسی محبوب بندے کو آزماتا ہوں پس وہ اس صبر کرے تو میں اس کو اس صبر کی وجہ سے جنت عطا کرتا ہوں۔

اَلتَّمْرِيْن ۸٦ (مشق نمبر ۸٦)

صِفْ جَوْلَةً دِيْنِيَّةً فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْهِنْدِ

ھندوستان کی بستیوں میں سے کسی بستی میں دینی گشت کو بیان کریں۔

العناصر:

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر كيف استقبلنا اهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد الحديث۔ الطواف على البيوت و المجالس، التحدث رجال القرية فى حفلة عمومية، القاء محاضرة واستماعهم خلاصة المحاضرة۔

كُلُّ رِحْلَةٍ لَيْسَتْ بِخَالِيَةٍ عَنِ الْفَائِدَةِ۔ وَ لٰكِنَّ الرِّحْلَةَ لِاَغْرَاضِ الدِّيْنِ وَ لِاِصْلَاحَ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ مِنْ كُلِّ رِحْلَةٍ۔ صَلَّيْنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَ جَمَعْتُ كُلَّ زُمَلَائِى فِى الْمَسْجِدِ وَ قُلْتُ لَهُمْ لِمَ لَا نَتَفَكَّرُ لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لِى بَعْضُهُمْ۔ ”فِكْرُكَ عَظِيْمٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: كَيْفَ نَجِدُّ لِاِخْوَانِنَا وَ كَيْفَ نَدْعُوْا جِيْرَانَنَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا الْعَمَلُ لَيْسَ بِمُشْكِلٍ لَنَا فَشَاوَرْنَا عَلَى هٰذَا الْفِكْرِ ”كَيْفَ نَدْعُوْهُمْ اِلٰى تَعْلِيمِ الدِّيْنِ۔ فَتَوَافَقْنَا عَلٰى اَنْ تَذْهَبَ عَلٰى بَابٍ وَ بَابٍ وَ نَدْعُوْ صَاحِبَ الْمَكَانِ وَ نَقُوْلُ لَهٗ نَحْنُ

كُلُّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْعَمَلُ عَلٰى تَعْلِيْمِ الدِّيْنِ وَاجِبٌ عَلَيْنَا تَفَضَّلُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَاسْتَمِعُوْا حَدِيْثَ الدِّيْنِ فَفَعَلْنَا كَمَا شَاوَرْنَا۔ فَبَعْدَ اَيَّامٍ قَلِيْلَةٍ شَرَعَ اَهْلُ الْقُرٰى يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يَشْتَرِكُوْنَ فِي الْحَفَلَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَيُرْسِلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ لِتَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالْمَسَائِلِ۔ كَانَ هٰذَا الْفَضْلُ بِسَعْيِنَا وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا۔

کوئی سفر فائدے سے خالی نہیں ہے اور دین کی غرض سے سفر کرنا اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے نکلنا ہر سفر سے افضل ہے۔ ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو مسجد میں جمع کیا اور میں نے ان کو کہا ہم مسلمانوں کی اصلاح کی فکر کیوں نہیں کرتے۔ تو ان میں سے بعض نے مجھے کہا تیری ہر مسلمان کے لیے بڑی سوچ ہے اور بعض نے کہا ہم اپنے بھائیوں کے لیے کیسے محنت کریں۔ اور اپنے پڑوسیوں کو مسجد کی طرف کس طرح بلائیں اور بعض نے کہا یہ کام ہمارے لیے مشکل نہیں ہے۔ پس ہم اس فکر پر مشورہ کیا کہ کیسے ان کو دین کی تعلیم کی طرف بلائیں پس ہم تمام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ہر دروازے پر ہم جائیں اور مکان والے مالک کو بلائیں اور اس کو کہیں ہم سارے مسلمان ہیں اور دین کی تعلیم پر عمل ہم پر فرض ہے آپ مسجد میں تشریف لائیے اور دین کی بات سنیں پس ہم نے ایسے ہی کیا جس طرح نے مشورہ کیا پس کچھ دنوں بعد گاؤں والے نماز پڑھنے لگے اور دینی تقریبوں میں شریک ہونے لگے اور اپنے بچوں کو مسجد میں دین کی تعلیم اور مسائل سیکھنے کے لیے بھیجنے لگے، یہ مہربانی ہماری کوشش اور اللہ کی رحمت سے تھی۔

اَلتَّمْرِيْنُ ۸۷ (مشق نمبر ۸۷)

اَعْظَمُ سُرُوْرِيْ حَصَلَ لِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

(میری زندگی میں بڑا سرور جو مجھے حاصل ہوا)

العناصر:

وصف جار فقير، كيف ركبة الديون الفادحة الدائنون يرفعون عليه القضية، قدوم الشرطة، الجار يساق الى السجن قسوة الاغنياء وتفرج الأصدقاء اهله يبكون و يصرخون، يرق قلبى و ابكى، فكرة تملكى، حديثى لنفسى، ابيع دراجة واصمم على انأمشى الى المدرسة راجلا كل يوم اودى ديونه، يرجع الى البيت شكر الجار و سرور اهله سرورى بهذا المنظر و حمدى على هذا التوفيق۔

كَانَ لِىْ جَارٌ فَقِيْرًا وَ كَانَ اَوْلَادُهٗ صَغِيْرِيْنَ وَ كَانَتْ زَوْجَتُهٗ ضَعِيْفَةً وَ كَانَ اِيْرَادُهٗ قَلِيْلاً وَ نَفَقَقُهٗ كَثِيْرًا۔ فَاسْتَقْرَضَ مِنَ النَّاسِ لِاسْتِيْفَاءِ حَاجَاتِهٖ وَ بَعْدَ مُدَةٍ قَلِيْلَةٍ رَكِبَتْ عَلَيْهِ الدُّيُوْنَ الْقَادِحَةُ وَاَخَذَ الدَائِنُوْنَ يُطَالِبُوْنَ الْقَرْضَ وَلٰكِنَّهٗ لَا يَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُؤَدِّىَ قَرْضَهُمْ۔ يَرْفَعُ الدَائِنُوْنَ عَلَيْهِ الْقَضِيَةَ وَ جَاءُوْا اِلَيْهِ بِالْشُرْطَةِ وَ ذَهَبُوْا بِهٖ اِلَى السِّجْنِ اَسَاقُوْهُ اِلَى السِّجْنِ وَ قَسَى الْاَغْنِيَاءُ وَ تَفَرَّجَ الْاَصْدِقَاءُ فَاَخَذَ اَهَلُهٗ يَبْكُوْنَ وَ يَصْرِخُوْنَ اِذَا شَاهَدْتُ حَالَ اَهْلِهٖ فَتَفَكَّرْتُ فِى نَفْسِىْ "كَيْفَ اَرْفَعُ مُصِيْبَةَ جَارِىْ۔ فَحَصَلَ فِى ذِهْنِىْ تَدْبِيْرٌ "اَنْ اَبِيْعَ دَرَّاجَتِىْ وَ اُؤَدِّى دُيُوْنَهٗ وَ اُخَلِّصُهٗ مِنَ السِّجْنِ۔ فَفَعَلْتَ كَمَا تَفَكَّرْتُ فَاِذَا رَجَعَ جَارِى اِلٰى بَيْتِهٖ فَسَرَّ اَهْلُهٗ وَ شَكَرَنِىْ عَلٰى هٰذِهٖ النُّصْرَةِ۔ فَحَصَلَ لِىْ سُرُوْرٌ اَعْظَمُ فِى حَيَاتِىْ فَشَكَرْتُ وَ حَمِدْتُ اللّٰه حَمْدًا كَثِيْرًا عَلَى هٰذَا التَّوْفِيْقِ۔

میرا ایک غریب پڑوسی تھا اور اس کے بچے چھوٹے تھے۔ اور اس کی بیوی کمزور

(بوڑھی) تھی اور اس کی آمدنی کم تھی اور اس کا خرچ زیادہ تھا۔ پس اس نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لوگوں سے قرض لینا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے بعد اس پر بہت زیادہ قرض چڑھ گیا اور قرض خواہ قرضے کا مطالبہ کرنے لگے اور لیکن وہ ان کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ تھا۔ قرض خواہوں نے اس پر مقدمہ کر دیا اور اس کے لیے پولیس لائے اور اس کو جیل میں لے گئے۔ اور مالدار سخت اور دوست دور ہو گئے تو اس کے گھر والوں نے رونا اور چیخنا شروع کر دیا تو جب میں اس کے گھر والوں کا حال دیکھا تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں کسی طرح اپنے پڑوسی کی مصیبت کو دور کر دوں۔ پس میں ذھن میں ایک تدبیر آ گئی کہ میں اپنی سائیکل بیچ دوں اور اس کے قرضوں کو ادا کروں اور اس کو جیل سے رہا کراؤں تو پس میں نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے سوچا۔

پس جب میرا پڑوسی اپنے گھر لوٹا تو اس کے گھر والے خوش ہوئے اور میری اسی مدد پر شکریہ ادا کیا تو پس می اپنی زندگی میں بڑی خوشی حاصل ہوئی تو میں نے اللہ کی شکر ادا کیا اور اس کی تعریف کی اس توفیق کے دینے پر۔

اَلتَّمْرِیْن ۸۸ (مشق نمبر ۸۸)

صِفْ حَالَ صَیَّادٍ ضَلَّ طَرِیْقَہٗ فِی الصَّحْرَاءِ (بَیِّن شُعُوْرَہٗ بَعْدَ نِجَاتِہٖ)

ایک شکاری کے حال کو بیان کریں اس کی نجات کے بعد جس نے صحرا میں اپنا راستہ گم کر دیا۔

العناصر:

رغبته في الصيد، خروجه الى الصحراء، مطاردة الغزلان ضلالة الطريق و التيهان فى الصحراء، ماجال بنفسه من الخواطر الافكار

وهو تائه، دخول الليل وخوفه، نفاد زاده ما أصابه من الجوع والعطش و المشقات، صلوته للّٰه و دعاؤه، شعو اهله عند غيبته ما عملوا للعشور عليه ابلاغُهم الخير للشرطة البحث عنه، العشور عليه و انقاذه فرحه و فرح اهله تصدقهم على المساكين شكرً اللّٰه تعالٰی

کَانَ فِی قَرْیَةٍ صَیَادٌ۔ نَشَاءَتْ رَغْبَةُ الصَّیْدِ فِی قَلْبِہٖ یَوماً فَخَرَجَ مِنَ الْبَیْتِ اِلَی الصَّحْرَاءِ وَ وَصَلَ اِلٰی مَسْکَنِ الْغَزَلَان فَرَایَ هَنَاكَ غَزَالَةٌ فَفَرِحَ جِدًّا اِذًا هَرَبَتْ غَزَالَةٌ بِخَوْفِ الصِّیَادِ۔ فَطَرِدَ الصَیَادُ الْغَزَالَةَ وَ کَانَتِ الْغَزَالَةُ سَرِیْعَةٌ فَاخْتَضَتْ نَفْسَهَا فِی الشُّجَیْرَاتِ وَالْتَمَسَ الصَیَّادُ الْغَزَالَةَ جِدًا وَ لٰکِنْ لَمْ یَنْجَحْ فِی سَعْیِہٖ وَ اَدَارِ اَنْ یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ عِنْدِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔ وَ لٰکِنْ ضَلَّ عَنْہُ طَرِیْقُہٗ وَ کَانَتِ الْصَحَرَآءُ کَبِیْرَةً وَ دَخَلَ اللَّیْلُ وَ خَافَ فِی قَلْبِہٖ جِدًا وَ نَفَدَ زَادُہٗ وَ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَةٌ مِنَ الْجُوْعِ وَالْعَطْشِ وَالْمُشَقَاتِ۔ فَرَجَعَ اِلَی اللّٰہِ وَ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ لِحَاجَتِہٖ وَ دَعَارَبَّہٗ فِی مُصِیْبَتِہٖ۔ فَجَاءٌ رَجَلٌ اِلَیْہِ وَ سَئَلَ عَنِ الصَیَادِ عَنْ اِضْطِرَابِہٖ الْصَیَادِ عَلٰی اِضْطِرَابِہٖ فَاَرْشَدَہٗ الرُّجُلُ اِلَی بَیْتِہٖ فَشَکَرَہٗ الصَیَادُ عَلٰی رُشْدِہٖ وَ وَ صَلَ اِلٰی بَیْتِہٖ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِیْلٍ وَ فَرَحَ اَهْلُہٗ وَ شَکَرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَ تَصَدَّقُوْا عَلَی الْمَسَاکِیْنِ۔

کسی گاؤں میں ایک شکاری رہتا تھا۔ ایک دن اس کے دل میں شکار کی رغبت پیدا ہوئی تو وہ گھر سے صحراء کی طرف نکلا اور ہرنوں کے ٹھکانے پر پہنچا پس اس نے وہاں پر ایک ہرنی کو دیکھا تو بہت خوش ہوا اچانک ہرنی شکاری کے خوف سے بھاگ گئی۔ پس شکاری ہرنی کے پیچھے لگا اور ہرنی تیز تھی پس اس نے اپنے

آپ کو جھاڑیوں میں چھپالیا اور شکاری نے ہرنی کو بہت تلاش کیا مگر اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوا۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ گھر کی طرف لوٹ جائے، سورج کے غروب ہونے کے وقت لیکن اس سے اس کا راستہ گم ہو گیا اور صحرا بہت بڑا تھا۔ اور رات چھا گئی اور وہ اپنے دل میں بہت ڈرا اور اس کو توشہ ختم ہو گیا اور اس کو بھوک پیاس اور تھکاوٹ کی مصیبت پہنچ گئی۔ پس اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھی اور اپنی مصیبت میں اللہ کو پکارا پس ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس نے شکاری سے اس کی بے چینی کے متعلق پوچھا تو اس نے اپنی بے چینی کی خبر دی پس اس آدمی نے اس کے گھر کی طرف راہنمائی کی اور اس کا شکاری نے شکریہ ادا کیا رہنمائی کرنے پر اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے گھر پہنچ گیا اور اس کے گھر والے خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مسکینوں پر صدقہ کیا۔

اَلتَّمْرِیْن ۸۹ (مشق نمبر ۸۹)

لِمَاذَا تَتَعَلَّمُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ

(آپ عربی زبان کس لیے سیکھتے ہیں)

العناصر:

اللغة العربية لغة الاسلام الرسميه۔ اللغة العربية مفتاح الكتاب و السنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية العظيمة و الثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يَتَذَوَّق الانسان القرآن اِلَّا اذا كان راسخا فى اللغة العربية متوسعا فيها۔ لا يهل الرسوخ فى علوم الاسلام و فقهه اِلَّا باللغة العربية۔ اداة تفاهم و تبادل افكار فى العالم الاسلامى لسان الدعوة و بث الافكار

فی العَالم الاسلامی۔

اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ الْاِسْلَامِ الرَّسْمِيَةُ۔ اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَةُ لُغَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ وَالْقُرْآنُ وَالحَدَيْثُ فِی اللُّغَةِ اللْعَرَبِيَةِ وَ كَانَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعَرَبِ۔ وَ كَمَا قِيْلَ اللُّغةُ الْعَرَبِيَةُ مِفْتَاحُ الْكِتَابِ وَالسُنَةِ وَ لِذَا قِيْلَ اللُغَةُ الْعَرَبِيَةُ بَابُ الْمَكْتَبَةِ الْاِسْلَامِيَةِ الْعَظِيْمَةِ وَالثقَافَةِ الْاِسْلَامِيَةِ نَحْنُ لَا نَتَذَوَّقُ الْقُرْآنَ اِلَّا اِذَا كُنَّا رَاسِخِيْنَ فِی اللُّغَةِ الْعَرَبِيَةِ مُتَوَسِّعًا فِيْهَا۔ لِاَنَّا لَانَحْصُلُ الرُّسُوخَ فِی عُلُوْمِ الْاِسْلَامِ وَ فِقْهِهٖ اِلَّا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَةِ لِاَنَّ تَبْلِيغَ الدِّيْنِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ وَ نَحْنُ لَانَتَبَادَلُ الاَفْكَارَ فِی الْعَالَمِ الْاِسْلَامِی اِلَّا بِتَعَلُّمِ اللُغَةِ الْعَرَبِيَةِ۔ فَلِهٰذِهِ الْوُجُوْهَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ اَتَعَلَّمُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَةَ۔

عربی زبان اسلام کی رسمی زبان ہے۔ عربی زبان جنت والوں کی زبان ہے اور قرآن اور حدیث عربی زبان میں ہیں۔ اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب والوں میں سے تھے اور جیسا کہ کہا گیا ہے عربی زبان کتاب وسنت کی چابی ہے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے عربی زبان اسلامی مکتبہ اور اسلامی ثقافت کا بڑا دروازہ ہے، ہمیں قرآن کا ذوق نہیں ہوسکتا مگر یہ ہم عربی زبان میں کافی حد تک رسوخ حاصل کرلیں۔ اس لیے ہم علوم اسلامیہ اور فقہ میں رسوخ حاصل نہیں کرسکتے مگر عربی زبان کے ذریعے اس لیے کہ دین کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے قیامت تک۔ اور ہم اسلامی افکار کا تبادلہء خیال اسلامی دنیا میں نہیں کرسکتے مگر عربی زبان سیکھنے کے ساتھ۔ پس انہی مذکور وجوہات کی بناء پر میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں۔